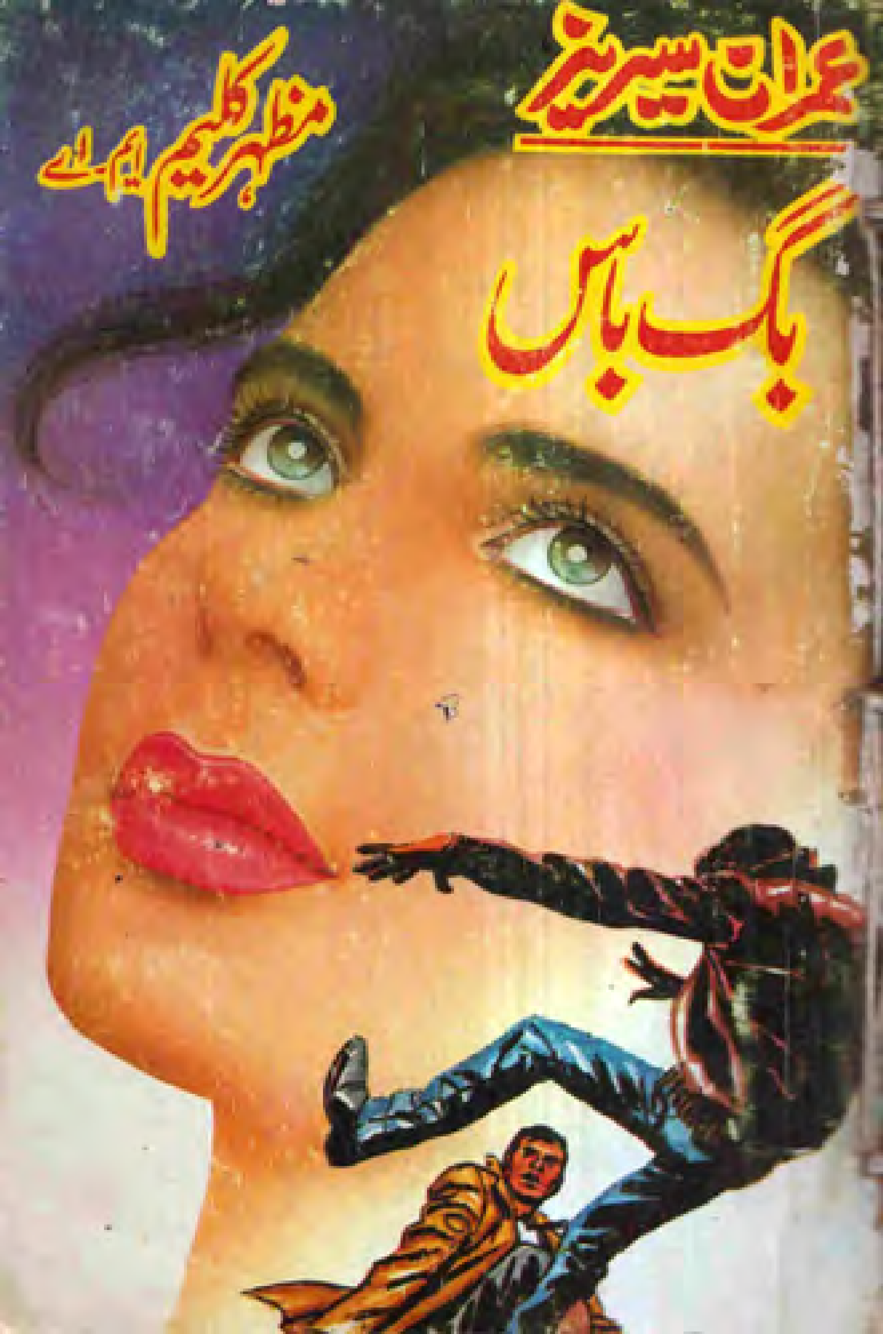
عمران سیریز
مظہر کلیم ایم اے
بگ باس

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوایشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— /27 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول بگ باس آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بگ باس ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم ہے جس نے پاکیشیا کے معروف ترین سائنسدان سرداور کو اغوا کرنے کا پلان بنایا اور پھر بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ٹرومین صرف اس لئے اس تنظیم کے خلاف حرکت میں آگیا کہ اس کا مشن پاکیشیا کے خلاف تھا۔ ٹرومین نے بگ باس کے خلاف اس قدر طوفانی انداز میں کام کیا کہ عمران جیسا شخص بھی اس کی تیز اور ذہانت سے پر کارکردگی پر اُسے خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہوگیا۔ مگر عمران نے ٹرومین کی اس جان لیوا جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرنے کے باوجود اس کے مقابل کام شروع کردیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ٹرومین کے درمیان باقاعدہ مشن کی کامیابی کے لئے ناقابل یقین مقابلہ شروع ہوگیا۔ ٹرومین کی کارکردگی اس قدر تیز اور فعال تھی کہ حقیقتاً ٹرومین عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے سبقت حاصل کرگیا اور اس نے مشن کی کامیابی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تحفے کے طور پر پیش کردی۔ مگر عمران نے ٹرومین کے مقابلے میں کھلی شکست تسلیم کرلینے کے باوجود مشن کی کامیابی تحفے میں لینے سے انکار کردیا۔ کیا عمران ٹرومین سے حسد کرنے لگ گیا تھا۔ یا اس کی کوئی اور وجہ تھی؟ اس کا جواب تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی ملے گا۔ البتہ اس ناول میں ٹرومین کا کردار اور اس کی

صلاحیتیں اس قدر نکھر کر سامنے آئی ہیں کہ عمران کے ساتھ ساتھ آپ بھی یقیناً ٹرومین کو اس کی انتہائی جان لیوا جدوجہد پر خراجِ تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اُترے گا۔ اب آیئے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ٹبہ سلطان پور سے راجہ محمد یٰسین صاحب لکھتے ہیں: "آپ کا ناول لانگ نائٹ پڑھا۔ یقین کیجئے اس ناول میں عمران نے ایک لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنے کیلئے جس قدر جان لیوا جدوجہد کی ہے وہ واقعی قابلِ داد ہے لیکن اس کے باوجود عمران نے جب صرف اپنے زخمی ساتھیوں کو بحفاظت واپس وطن لے جانے کے لئے جس طرح اپنی یقینی کامیابی کا ثمر اپنے دشمنوں کے حوالے کر دیا تو عمران کے کردار کی عظمت کے خدوخال اور بھی زیادہ نکھر آئے۔ طویل جدوجہد کے بعد اپنی کامیابی کو دوسروں کے حوالے کر دینا واقعی دل گردے کا کام ہے اور ناول کے آخر میں عمران نے جس طرح اپنی بے مثال ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے اس نے ثابت کر دیا ہے کہ عمران واقعی سپریم مائینڈ ایجنٹ ہے۔ آپ نے یہ ناول لکھ کر عمران کے خوبصورت کردار کو اور بھی زیادہ خوبصورت بنا دیا ہے۔"

محترم راجہ محمد یٰسین صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ عمران کے جس ایثار کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے وہ واقعی اس کے کردار کا ایک دلکش پہلو ہے حالانکہ اکثر کہا جاتا ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ کامیابی کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالنے کے بعد اس کامیابی سے کسی صورت بھی دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ لیکن بحیثیت مسلمان ہمیں یہی سکھایا گیا ہے کہ ایثار ایک مسلمان کی بنیادی خوبی ہوتی ہے اور عمران کے کردار کا یہ پہلو یقیناً ہم سب کے لئے بھی قابلِ تقلید ہے۔

چشتیاں سے رانا اکمل شہزاد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا باقاعدہ قاری ہوں۔ عمران کا کردار ہم نوجوانوں اور طالب علموں کے لئے واقعی اصلاح کن ثابت ہو رہا ہے۔ عمران کے ساتھیوں کے کردار بھی نوخیز نسل کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہو رہے ہیں۔ ہمیں مسرت ہے کہ آپ اپنی قلمی طاقت سے جہاد بالقلم کر کے نوجوانوں کی کردار سازی کا عظیم فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ہم آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور آپ ہمیں اپنا ذاتی پتہ بھی عنایت کریں"۔

محترم رانا اکمل شہزاد صاحب! خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی ہم آپ جیسے لوگ ہیں لیکن اعلیٰ و پاکیزہ کردار حقیقتاً انسان کو انسان بنا دیتا ہے اس لئے کردار کی پاکیزگی اور بلندی ایک مسلمان کی بنیادی صفت بن جاتی ہے اور یقین کیجئے کہ بلند اور پاکیزہ کردار کے حامل انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں ہر وقت موجود رہتی ہے اور دنیاوی مشکلات اور مسائل اپنی تمام تر ہولناکیوں کے باوجود اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس لئے کردار کی بلندی اور پاکیزگی ہمیشہ ہمارا مطمع نظر رہنا چاہیئے۔ جہاں تک ذاتی ملاقات اور ذاتی پتے کا تعلق ہے تو اس کے لئے میں ذاتی طور پر معذرت خواہ ہوں۔ وجہ بھی یقیناً آپ سمجھتے ہی ہوں گے اس لئے اُسے دوہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اُمید ہے آپ اور باقی قارئین بھی میری اس معذرت کو قبول کر لیں گے۔

تربیلا ڈیم سے محترم مبین کامران صاحب لکھتے ہیں۔ "ٹائیگر کا کردار

میری اولین پسند ہے اور میں آپ کی ہر کہانی اس اُمید پر پڑھتا ہوں کہ اس کہانی میں لازماً ٹائیگر کو سیکرٹ سروس میں شامل کر دیا جائے گا۔ کیونکہ ٹائیگر صلاحیتوں اور کارکردگی کے لحاظ سے کسی طرح بھی سیکرٹ سروس کے اراکین سے کم نہیں ہے۔ آخر آپ اُسے سیکرٹ سروس میں شامل کیوں نہیں کرتے۔"

محترم مبین کامران صاحب! خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک ٹائیگر کا سیکرٹ سروس میں شمولیت کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ٹائیگر جس انداز میں کام کر رہا ہے اس کی اپنی جگہ بے حد اہمیت ہے اور مقصد تو ملک و قوم کے لئے کام کرنا ہے۔ کسی ادارے میں شمولیت یا عدم شمولیت ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس بات کو سمجھ گئے ہوں گے۔

اب مجھے اجازت دیجئے۔

والسّلام
مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اُسے تیزی سے سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ دوسرے لمحے اس نے کھڑکی میں سے سر باہر نکال کر سڑک کی دوسری طرف کھڑی ایک نوجوان اور خوب صورت غیر ملکی لڑکی کی طرف دیکھا۔ جو مٹھی بند کر کے انگوٹھا اٹھائے کھڑی سڑک پر سے گزرنے والی کاروں سے لفٹ مانگ رہی تھی۔ لیکن چونکہ پاکیشیا میں اس طرح لفٹ دینے کا رواج ہی نہ تھا۔ اس لئے شاید کسی کار والے کو اس لڑکی کا انگوٹھا دیکھ کر خیال ہی نہ آیا ہو گا۔ کہ وہ لفٹ مانگ رہی ہے۔ اور اگر کسی کو خیال بھی آیا ہو گا۔ تو تب تک تیز رفتار کار اتنے فاصلے پر پہنچ چکی ہو گی کہ کار چلانے والے نے اُسے روکنے کا ارادہ ہی ترک کر دیا ہو گا۔ کار کو رکتا دیکھ کر لڑکی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تو عمران نے سر کے اشارے سے اُسے کار کی طرف آنے کا اشارہ کیا تو غیر ملکی لڑکی کے چہرے پر

یک لخت اطمینان اور مسرت کے آثار پھیل گئے۔ اس نے ساتھ ہی رکھا ہوا بڑا سا سفری بیگ اٹھایا اور تقریباً دوڑتی ہوئی کار کی طرف آنے لگی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے خطرہ ہو کہ کہیں کار والا اس کے کار تک پہنچنے سے پہلے ہی کار دوڑا کر چلا نہ جائے۔

"تھینک یو" ــــ لڑکی نے قریب آ کر تقریباً ہانپتے ہوئے انداز میں کہا اور پھر اس نے اپنا بڑا سا بیگ عقبی کھڑکی سے خاصی جدوجہد کر کے دھکیل کر اندر عقبی سیٹ پر ڈالا اور پھر کار کے عقب سے ہو کر کار کی دوسری طرف آئی اور دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر اس طرح بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی جیسے طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد کوئی مسافر منزل پر پہنچ کر اطمینان بھرے سانس لیتا ہے۔

"جس رفتار سے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔ اس رفتار سے تو کار بھی نہیں چل سکتی۔ اس لئے اگر تم اس طرح دوڑ سکتی ہو تو بغیر لفٹ کے بھی اپنی منزل تک پہنچ جاتیں" ــــ عمران نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ اوہ۔ دراصل میں گزشتہ ایک گھنٹے سے یہاں کھڑی ہوں سو کوئی لفٹ ہی نہیں دے رہا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کہیں تم بھی ارادہ بدل نہ دو" ــــ لڑکی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ لہجہ انتہائی بے تکلفانہ تھا۔

"تمہیں دیکھنے کے بعد ارادہ تو واقعی بدل سکتا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ــــ کیا مطلب۔ کیا میں بدصورت ہوں یا کوئی چڑیل ہوں"

لڑکی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر بدصورت ہوتیں تو شاید کئی دن کھڑی رہتیں اور اگر چڑیل ہوتیں تو شاید کئی سال بلکہ کئی صدیاں تمہیں یونہی کھڑا رہنا پڑتا۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ تم اس قدر خوب صورت ہو کہ تمہیں دیکھ کر ارادہ تو کیا نیت ہی بدل سکتی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ شکریہ۔ تم نے یہ الفاظ کہہ کر مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ پاکیشیا کے مرد بدذوق نہیں ہو سکتے۔ میرا نام ڈکشا ہے۔ اور میرا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ اور میں ایکریمیا کی ایک فرم میں ملازم ہوں۔ سیاحت میرا شوق ہے" ــــ ڈکشا نے بڑی تفصیل سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تم یہودی ہو" ــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ارے نہیں۔ میں تو سیکولر یعنی بے مذہب ہوں۔ میرے آباؤ اجداد البتہ یہودی تھے۔ لیکن تم نے کیوں پوچھا ہے" ــــ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام سن کر۔ یہ نام یہودی ہی اپنی لڑکیوں کا رکھتے ہیں۔ بہرحال تم جو بھی ہو۔ پاکیشیا میں مہمان ہو۔ میرا نام علی عمران ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اور میں دلیتھ سکوزر ہوں اور خوب صورت اور نوجوان لڑکیوں کو لفٹ دینا میرا شوق ہے" عمران نے بھی بالکل اُسی انداز میں اپنا تعارف کرایا جس انداز میں ڈکشا نے تعارف کرایا تھا۔

"ویلتھ سیکوزر۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ سیکوزر تو نچوڑنے کو کہتے ہیں شاید" ـــــــ ڈکشا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ تم نے درست سمجھا ہے۔ میں دولت نچوڑ ہوں۔ اور جہاں تک دولت کا تعلق ہے۔ میں اس لفظ کو بڑے وسیع معنوں میں لیتا ہوں۔ صرف اسے روپے پیسے تک ہی محدود نہیں سمجھتا۔ جیسے حسن بھی تو ایک دولت ہے" ـــــــ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم ڈاکو ہو۔ اوہ ویری بیڈ....." لڑکی نے یک لخت خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

ظاہر ہے۔ دولت نچوڑنے سے وہ یہی مطلب ہی لے سکتی تھی۔ اور یقیناً اُسے اپنے زادِ راہ کا فکر پڑ گیا ہو گا۔ اس لئے وہ خوف زدہ ہو گئی تھی۔

"تم کہہ سکتی ہو۔ لیکن میں اس کو ویلتھ سیکوزر ہی کہتا ہوں۔ ڈاکو کا لفظ دراصل ہمارے ملک میں وسیع معنوں میں نہیں لیا جاتا۔ ویسے بھی ڈاکو دولت جبراً وصول کرتے ہیں۔ جب کہ میں دوسروں کی دولت ان کی مرضی سے نچوڑتا ہوں" ـــــــ عمران نے سنجیدہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مرضی سے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کون اپنی مرضی سے دولت کسی کو نچوڑنے دیتا ہے" ـــــــ ڈکشا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک خوف کے تاثرات موجود تھے۔

"تمہارے ملک میں ٹیکس وصول کرنے والا محکمہ تو ہو گا" ـــــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہاں۔ بے شمار محکمے ہیں۔ کیوں" ـــــــ لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"تو وہ کیا کرتے ہیں۔ دولت ہی نچوڑتے ہیں۔ اور وہ بھی قانونی طریقے سے" ـــــــ عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اب اس کے چہرے سے خوف کے تاثرات ختم ہو گئے تھے۔

"اوہ۔ میں اب سمجھی ہوں۔ کہ تم حکومت کے کسی محکمے میں ٹیکس آفیسر ہو" ـــــــ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹیکس آفیسر تو واقعی حکومت کے محکمے کے ہوتے ہیں۔ میرا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ اپنی سہولت کے لئے پرائیویٹ ٹیکس کلیکٹر کہہ سکتی ہو" ـــــــ عمران نے کہا۔

"پرائیویٹ۔ مگر پرائیویٹ طور پر ٹیکس کلیکٹ کیسے کیا جا سکتا ہے" ـــــــ لڑکی ایک بار پھر حیران ہو گئی۔

"کیوں نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر تمہارے پاس یقیناً خاصی تعداد میں غیر ملکی کرنسی ہو گی۔ اگر تمہیں کسی ویرانے میں لے جایا جائے۔ اور تمہارا گلہ کسی تیز دھار خنجر سے کاٹ دیا جائے اور تمہاری دولت نچوڑ لی جائے تو تم خود بتاؤ اس سے حکومت کا کیا تعلق" ـــــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ تم ـــــ تم گاڑی روک دو۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک۔ گاڑی روک دو" ـــــــ لڑکی نے یک لخت بُری

طرح ہراساں ہوتے ہوئے قدرے ہذیانی لہجے میں کہا۔

" ابھی تو تم کہہ رہی تھیں کہ تم لامذہب ہو۔ سیکولر ہو۔ لیکن اب تم خود ہی فار گاڈ سیک کہہ رہی ہو۔ تمہارا گاڈ سے کیا تعلق" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔

" پپ ـــ پلیز۔ میں تو غریب سی سیاح ہوں۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ میرے پاس جو رقم ہے وہ لے لو۔ مجھے مت مارو" لڑکی نے کار کی رفتار تیز ہوتے ہی اور زیادہ خوف زدہ لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ اس قدر خوف زدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے تو تمہیں سمجھانے کے لئے صرف مثال دی تھی۔ ویسے تم فکر نہ کرو۔ ہمارے یہاں کے مرد عورتوں سے رقمیں نہیں چھینتے وہ اسے بے غیرتی سمجھتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی نے اس طرح زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ جیسے کسی بھیانک ترین خطرے سے بال بال بچ کر نکل آئی ہو۔

" پھر ـــ پھر یہاں کے مرد کیا کرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے رقم نہیں چھینتے تو اور کیا کرتے ہیں" ـــــ لڑکی نے اس بار قدرے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" خوب صورت لڑکیوں کو رقم دیتے ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

" اب تم یہ بھی بتا دو کہ تم نے جانا کہاں ہے۔ کیونکہ میں تو ایک ایسی جگہ جا رہا ہوں جہاں شاید تم جانا پسند نہ کرو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ واقعی میں نے تو تمہیں بتایا ہی نہیں۔ دولت گڑھ میں نے جانا ہے۔ مجھے دارالحکومت میں معلوم ہوا ہے کہ دولت گڑھ میں انتہائی قدیم زمانے کے کھنڈرات ہیں۔ جن میں سے لوگوں کو اکثر قدیم سکے اور دوسرے نوادرات ملتے رہتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں بھی قسمت آزمائی کر لوں۔ شاید کوئی قدیم سکہ یا کوئی قدیم نوادر مجھے مل جائے تو میری زندگی ہی بدل جائے گی" ـــــ ڈکشا نے چونک کر کہا۔

" زندگی کیسے بدل جائے گی۔ کیا اس سے تمہارے اندر کوئی قدیم روح آ جائے گی" ـــــ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ایک غریب عورت ہوں۔ ملازمت کرتی ہوں۔ اس میں سے بڑی مشکل سے کچھ بچت کرتی رہتی ہوں۔ اس بچت کی رقم اکٹھی کر کے میں اپنا سیاحت کا شوق پورا کرتی ہوں۔ اب تمہیں کیا بتاؤں۔ اس بچت کے لئے اکثر میں دو دو وقت کھانا بھی نہیں کھاتی۔ اگر مجھے کوئی قدیم نوادر مل جائے تو ایکریمیا میں وہ لاکھوں ڈالر میں فروخت ہو جائے گا۔ اور پھر مجھے بھوکا نہ رہنا پڑے گا۔ ان لاکھوں ڈالروں سے میں پوری دنیا کی آسانی سے سیاحت کر سکوں گی" ـــــ لڑکی نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" او کے۔ میں تمہیں دولت گڑھ ڈراپ کر دوں گا۔ وہ راستے

میں ہی پڑتا ہے" ——— عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" مگر تم کہاں جا رہے ہو۔ کیا دولت گڑھ سے بھی آگے جانا ہے تمہیں" ——— لڑکی نے چونک کر پوچھا۔
" ہاں۔ بہت دور۔ اس قدر دور کہ اس کے بعد اس دنیا میں واپسی ناممکن ہوتی ہے" ——— عمران نے ایک طویل مایوسانہ سانس لیتے ہوئے کہا اور لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔
" کیا ——— کیا مطلب۔ ایسی کون سی جگہ ہو سکتی ہے کہ جہاں جا کر آدمی واپس نہ آ سکے گا" ——— لڑکی کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔
" قبرستان" ——— عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو لڑکی چند لمحے تو حیرت سے عمران کو دیکھتی رہی پھر یک لخت ہنس پڑی۔
" اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ تم اپنی بیوی کی قبر پر پھول چڑھانے جا رہے ہو گے" ——— لڑکی نے اپنی طرف سے نکتہ آفرینی کرتے ہوئے کہا۔
" انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ابھی شادی ہوئی نہیں اور بیوی کی قبر پر پہلے ہی پھول چڑھانے کا شگون بھی سن لیا" ——— عمران نے بے اختیار لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی کے چہرے پر یکلخت معذرت کے تاثرات پھیل گئے۔
" اوہ۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ میں نے واقعی غلط اندازہ لگایا تھا۔ تو پھر تم قبرستان کیوں جا رہے ہو۔ کیا کوئی اور تمہارا عزیز دفن

ہے" ——— لڑکی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔
" صرف عزیز نہیں عزیز ترین کہو مس ڈکشا" ——— عمران نے کہا۔
" اوہ اوہ۔ کون ہے وہ۔ مجھے تو بتاؤ" ——— لڑکی نے چونک کر کہا۔ وہ اب عمران کی اس بات میں گہری دلچسپی لے رہی تھیں۔ کیونکہ جس ملک میں وہ رہتی تھی۔ وہاں چونکہ زندہ عزیزوں کا کوئی خیال نہ کرتا تھا۔ جب کہ یہاں مشرق میں لوگ مردہ عزیزوں کی خاطر اتنا وقت نکال لیتے تھے۔ اس لئے اُسے یہ سب کچھ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز لگ رہا تھا۔
" انسان کو اس دنیا میں کیا چیز سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے" عمران نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔
" سب سے عزیز ——— کیا مطلب۔ مجھ سے پوچھ رہے ہو۔ تو میرے خیال میں اپنی ذات سب سے عزیز ہوتی ہے" ——— ڈکشا نے مغربی ماحول کے عین مطابق جواب دیا۔
" بس وہی دفن کرنے جا رہا ہوں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" دفن کرنے۔ کیا مطلب۔ اوہ اوہ۔ تو تم نے کوئی قتل کر دیا ہے۔ اور اب لاش دفن کرنے لے جا رہے ہو" ——— لڑکی ایک بار پھر خوف زدہ ہو گئی۔
" ابھی کیا تو نہیں۔ قبرستان جا کر کروں گا۔ اب تم خود سوچو۔ کس قدر شاندار آئیڈیا ہے کہ قبرستان جا کر قتل کروں اور پھر وہیں دفن کروں۔ نہ لاش لادے لادے پھرنے کا عذاب۔ نہ پولیس

کی چیکنگ کا خطرہ۔ نہ پکڑے جانے کا خوف" ـــــ عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا۔

"تم ـــ تم ـــ قاتل ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم کسے لے جا رہے ہو قتل کر کے دفن کرنے" ـــــ لڑکی نے انتہائی ہراساں لہجے میں کہا

"اپنے آپ کو۔ بقول تمہارے اپنی ذات سے زیادہ عزیز اور کوئی نہیں ہوتا" ـــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔ اور اس بار لڑکی کے چہرے پر ایک نئے انداز کا خوف نظر آنے لگا ـــــ جیسے اُسے یقین ہو گیا ہو۔ کہ اس کا واسطہ کسی پاگل سے پڑ گیا ہے۔

"اپنے آپ کو ـــ کیا مطلب" ـــــ لڑکی نے بڑی مشکل سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"کیوں لوگ خودکشی نہیں کرتے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"تو ـــ تو ـــ تم خودکشی کرنے جا رہے ہو۔ مگر کیوں۔ تم خوبصورت ہو۔ نوجوان ہو۔ وجیہہ ہو۔ تمہارے جسم پر قیمتی لباس ہے نیچے یہ شاندار کار ہے۔ پھر تم کیوں خودکشی کر رہے ہو۔ کیا تم پر قرضہ چڑھ گیا ہے یا تم کسی سینڈیکیٹ سے خوف زدہ ہو" ـــــ ڈکشا نے بالکل مغربی سوچ کے عین مطابق عمران کی خودکشی کی وجوہات جاننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہ میں کسی سینڈیکیٹ سے خوف زدہ ہوں۔ ورنہ صرف میرے اپنے باورچی کے علاوہ اور کسی کا مجھ پر قرضہ ہے۔ میری جیبیں بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ اس کے باوجود میں قبرستان جا رہا ہوں" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ مگر کیوں۔ پھر کیوں تم خودکشی کر رہے ہو" ـــــ ڈکشا اب واقعی مرجانے کی حد تک حیران ہو رہی تھی۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں خودکشی کر رہا ہوں۔ میں نے تو تمہارے سوال کا صرف جواب دیتے ہوئے مثال بیان کی تھی۔ میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ میں قبرستان جا رہا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تم کیوں جا رہے ہو قبرستان" ـــــ ڈکشا اس بار بُری طرح جھنجلا اٹھی۔

"کیا قبرستان جانا جرم ہے" ـــــ عمران نے الٹا سوال کر دیا۔

"جرم ـــ نہیں۔ جرم تو نہیں ہے۔ مگر تم تو لاش۔ دفن۔ نجانے کیا کیا کہہ رہے تھے۔ تم خود ہی تو بات کو الجھا دیتے ہو۔ سیدھی طرح بتا دو کہ تم وہاں کیا کرنے جا رہے ہو" ـــــ ڈکشا واقعی بُری طرح زچ ہو چکی تھی۔

"میں کاروبار کے سلسلے میں جا رہا ہوں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"کاروبار۔ کیا مطلب۔ قبرستان میں کاروبار۔ کیسا کاروبار" ـــــ ڈکشا کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"نوادرات کا" ـــــ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"نوادرات کا۔ کیا تم واقعی پاگل ہو۔ قبرستان میں کس قسم کے نوادرات کا کاروبار ہو سکتا ہے" ـــــ اس بار آخر کار ڈکشا نے جھنجلا کر اُسے پاگل کہہ ہی دیا۔

"تم تو ایک آدھ پرانا سکہ اور یا کوئی ٹوٹے پھوٹے برتن سے اپنی زندگی سنوارنے کا سوچ رہی ہو۔ جب کہ اس دنیا کی سب سے قیمتی چیز انسان ہے۔ اب تم خود سوچو کہ اگر قدیم سکہ یا قدیم ٹوٹا پھوٹا برتن لاکھوں ڈالر میں فروخت ہو سکتا ہے تو قدیم انسانی ڈھانچہ کتنی قیمت پائے گا۔ ہزاروں لاکھوں سال پہلے کے انسان کا ڈھانچہ یا اس کی کھوپڑی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ڈھانچہ یا یہ کھوپڑی انسانوں اور جانوروں کی کوئی درمیانی کڑی ثابت ہو جائے۔ میرا مطلب ہے تمہارے مغربی ملکوں کا ہی یہ خیال ہے کہ پہلے اس دنیا میں جانور ہوتے تھے۔ پھر جانور آہستہ آہستہ انسان بن گئے۔ بندر، بن مانس۔ انہیں مغربی مفکر انسانوں کا جدا مجد سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ مغربی جدا مجد اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ اور انسان بھی ہیں۔ اگر ان مغربی مفکرین کا یہ نظریہ تسلیم کر لیا جائے تو لازماً ان کے درمیان کوئی ایسی نسل ضرور موجود ہو گی جو آدھی بن مانس اور آدھی انسان ہوں۔ اور ہو سکتا ہے اس قدیم ترین قبرستان سے کسی ایسی ہی نسل کا ڈھانچہ دستیاب ہو جائے تو تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ اس کی کتنی قیمت ملے گی۔ لاکھوں نہیں۔ اربوں کھربوں ڈالر" ـــــ عمران نے باقاعدہ تشریح کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈکشا کی آنکھیں

حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر قیمت۔ اوہ۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتی تھی۔ کہ ایسے بھی ہو سکتا ہے" ـــــ ڈکشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"لیکن اس قدر قدیم قبرستان کہاں ہے۔ کس طرح دریافت ہوا ہے" ـــــ ڈکشا نے چند لمحوں بعد حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جہاں تم چاہو وہیں بن سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ قبرستان بن سکتا ہے۔ کیا مطلب؟" ڈکشا اب واقعی بُری طرح الجھ گئی تھی۔

"بڑا سیدھا سا فارمولا ہے۔ کسی آدمی کو قتل کیا اور پھر اس کی لاش کو چونے کی جلتی ہوئی بھٹی میں ڈال دیا۔ گوشت غائب۔ ڈھانچہ برآمد۔ پھر چند مخصوص کیمیکلز کی مدد سے یہ ڈھانچہ سینکڑوں ہزاروں سال قدیم نظر آنے لگتا ہے اور بڑے بڑے ماہرین آثار قدیمہ یہ نہیں پہچان سکتے کہ یہ ڈھانچہ کتنے ہزاروں، لاکھوں سال پہلے کے کسی انسان کا ہے۔ یا موجودہ دور کے کسی ماڈرن سیاح کا" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیاح۔ تو۔ تو۔ تم مجھے۔ اوہ ویری بیڈ۔ اوہ اب میں سمجھ گئی۔ تو تم نے مجھے اسی لئے لفٹ دی تھی" ـــــ ڈکشا کی حالت یکلخت انتہائی خراب ہو گئی۔ وہ سیٹ پر اس طرح ڈھیر ہو گئی جیسے دوسرے لمحے اس کی روح پرواز کر جائے گی۔ شاید اُسے اب ذہنی طور پر

مکمل یقین ہو گیا تھا کہ عمران اُسے قتل کرنے لے جا رہا ہے۔
"ارے ارے۔ تمہیں تو میں نے دولت گڑھ میں ڈراپ کرنا ہے۔ اور دولت گڑھ اب قریب آتا جا رہا ہے۔ میں تو ویسے مثال دے کر بات کر رہا تھا"۔۔۔ عمران نے اس کی حالت دیکھ کر فوراً ہی کہا اور ڈکشا نے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی ہو۔
"تم ۔۔۔ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔ کاش میں تمہاری کار میں نہ بیٹھتی۔ تم ہر لمحہ نئی بات کر کے میرا خون خشک کر دیتے ہو پھر دوسری بات کر کے مجھے حوصلہ دے دیتے ہو۔ پلیز تم مجھے یہیں اتار دو۔ پلیز۔ میں اب پیدل سفر کر لوں گی مگر لفٹ نہیں لوں گی" ڈکشا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔
"ارے نہیں۔ اتنا بھی غصہ اچھا نہیں ہوتا۔ بس اب دولت گڑھ آنے والا ہے۔ اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں بھی دولت گڑھ ہی جا رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ڈکشا نے ایک طویل اطمینان بھرا سانس لیا۔
"مگر تم دولت گڑھ میں کہاں ٹھہرو گی"۔۔۔ چند لمحوں بعد عمران نے پوچھا۔
"کسی ہوٹل میں رہوں گی اور کہاں رہ سکتی ہوں"۔۔۔ ڈکشا نے چونک کر جواب دیا۔
"لیکن دولت گڑھ تو ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں تو ایسا کوئی ہوٹل نہیں ہے۔ جہاں تم جیسی معزز خاتون رہ سکے"۔۔۔ عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"مگر مجھے تو بتایا گیا ہے۔ کہ وہاں انتہائی قدیم کھنڈرات ہیں۔ اور جہاں ایسے کھنڈرات ہوں وہاں تو دنیا بھر کے سیاح کثرت سے آتے جاتے رہتے ہیں تو کیا وہاں سیاحوں کے لئے ہوٹل نہیں بنائے گئے"۔۔۔ ڈکشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہیں کتنے دن ہوئے ہیں پاکیشیا آئے ہوئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"دو روز ہوئے ہیں۔ کیوں"۔۔۔ ڈکشا نے چونک کر پوچھا۔
"اور لازماً تم پہلی بار آئی ہو گی۔ کس نے تمہیں دولت گڑھ کے کھنڈرات کے بارے میں بتایا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ہوٹل رین بو میں ایک ایکریمین مسٹر رچرڈ نے بتایا تھا۔ اس نے مجھے چار سونے کے قدیم سکے بھی دکھائے تھے۔ جو اس نے وہاں سے حاصل کئے تھے۔ بے حد قیمتی سکے تھے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ہو سکتا ہے مجھے اس سے بھی زیادہ سکے مل جائیں۔ اس نے مجھے نقشے کی مدد سے دولت گڑھ کا مقام بھی دکھایا تھا۔ اور یہ بھی بتایا تھا کہ وہاں جانے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں آیا۔ اور قسمت یاوری کر جائے تو پھر وارے نیارے ہو جاتے ہیں"۔۔۔ ڈکشا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔
"اس مسٹر رچرڈ نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ تم دولت گڑھ میں کہاں ٹھہر سکتی ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"ہاں بتایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر مجھے رہائش کے بارے

میں کوئی تکلیف محسوس ہو تو میں وہاں ایک صاحب کے پاس جا سکتی ہوں۔ وہ رچرڈ کا پرانا دوست ہے اور اس علاقے کا لارڈ ہے۔ اس کا نام اس نے ایک کارڈ پر لکھ کر دیا تھا۔ کچھ عجیب سا نام تھا۔ لیکن میں نے سوچا کہ میں پہلے ہوٹل میں ٹھہروں گی۔ کسی اجنبی کے پاس جانے سے ہوٹل میں ٹھہرنا بہتر ہے۔ مگر اب تم کہہ رہے ہو۔ کہ ہوٹل ہی نہیں ہے وہاں" ____ ڈکشا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" وہ کارڈ کہاں ہے جس پر اس لارڈ کا نام لکھا ہوا ہے" ____ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو ڈکشا نے جلدی سے اپنی جیکٹ کی ایک جیب کی زپ کھولی اور اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے کارڈ لیا اور اسے پڑھنے لگا۔ اس پر نواب ارسلان کا نام انگریزی میں لکھا ہوا تھا۔

" یہ تو واقعی لارڈ کا نام لکھا ہوا ہے۔ وہاں ہوٹل تو نہیں ہیں۔ اس لئے تمہیں رہنا تو اسی لارڈ کے پاس ہی ہوگا" ____ عمران نے کارڈ واپس کرتے ہوئے کہا۔

" اگر ہوٹل نہیں ہیں تو پھر مجبوری ہے۔ مگر تم وہاں کہاں جا رہے ہو" ____ ڈکشا نے کارڈ واپس لیتے ہوئے کہا۔

" تم پھر خوف زدہ ہونا شروع ہو جاؤ گی" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو بائیں ہاتھ پر نکلنے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔ کیونکہ یہی سڑک دولت گڑھ کو جاتی تھی۔ جہاں واقعی قدیم کھنڈرات موجود تھے۔ لیکن شاید محکمہ آثار

قدیمہ والوں نے انہیں کوئی اہمیت نہ دی تھی اس لئے ان کھنڈرات کے بارے میں کوئی نہ جانتا تھا۔ اور شاید اسی بات نے عمران کو چونکا دیا تھا کہ ایک غیر ملکی آخر کس طرح ان کھنڈرات کے بارے میں جانتی ہے۔ عمران نے بس صرف ان کے بارے میں سنا تھا۔ خود وہ وہاں کبھی نہ گیا تھا۔ کیونکہ کھنڈرات قصبے سے کافی فاصلے پر تھے۔ نواب ارسلان کا نام بھی اس نے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ دولت گڑھ میں البتہ حکیم عثمانی صاحب رہتے تھے۔ جن کی ساری عمر قدرتی جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرنے میں گزری تھی۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے پوری دنیا گھوم ڈالی تھی۔ اور ان جڑی بوٹیوں پر انتہائی مفید ریسرچ کی وجہ سے انہوں نے ایسی ایسی ادویات ایجاد کی تھیں جو پوری دنیا میں انتہائی مہلک بیماریوں کے خلاف انتہائی کارآمد ثابت ہو رہی تھیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ حکیم عثمانی صاحب جنہیں غیر ملکی پروفیسر عثمانی کے نام سے جانتے تھے پوری دنیا میں ان کی ریسرچ کا شہرہ تھا۔ پروفیسر عثمانی اب بے حد بوڑھے ہو چکے تھے۔ دولت گڑھ ان کا آبائی قصبہ تھا یہاں ان کی تھوڑی سی زمین بھی تھی۔ اس لئے اب وہ گزشتہ کئی سالوں سے یہاں دولت گڑھ میں ہی قیام پذیر تھے۔ عمران جب کبھی فارغ ہوتا تھا تو پروفیسر عثمانی کے پاس چلا جاتا اور پھر جڑی بوٹیوں پر ان کی بے پناہ ریسرچ سے مستفید ہوتا۔ پروفیسر عثمانی بھی اُسے اپنے بیٹوں کی طرح جانتے تھے۔ کیونکہ ان کا ایک بیٹا تھا۔ جوانی میں ہی اپنی والدہ سمیت ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تھا۔

اور تب سے پروفیسر عثمانی اکیلے ہی رہتے تھے۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر جڑی بوٹیوں کی ریسرچ میں ہی غرق کر لیا تھا یہاں اپنے حویلی نما مکان میں بھی وہ اسی ریسرچ میں مصروف رہتے تھے۔ اب چونکہ وہ خود سفر نہ کر سکتے تھے۔ لیکن ان کے رابطے پوری دنیا میں ایسے افراد سے تھے جو جنگلوں سے نئی سے نئی جڑی بوٹیاں لے کر انہیں روانہ کرتے رہتے تھے۔ اور وہ اس کے بدلے میں انہیں باقاعدہ معاوضہ ادا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا کام اس عمر میں بھی سہولت سے جاری رہتا تھا۔ مختلف ادویات جو ان کی ایجاد کردہ تھیں اور یورپ اور ایکریمیا کی بڑی بڑی ادویات ساز کمپنیاں انہیں تیار کرتی تھیں۔ وہ انہیں اس کی رائلٹی ادا کرتی تھیں۔ جو اس قدر کثیر رقم بن جاتی تھی کہ پروفیسر عثمانی امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ سے زندگی گزارتے تھے۔ عمران آج کل بھی فارغ تھا۔ اور صبح اس نے ایک فارن اخبار میں پروفیسر عثمانی کا ایک نیا مضمون پڑھا تھا۔ چنانچہ اس نے پروفیسر عثمانی سے فون پر بات کی اور پھر پروفیسر عثمانی نے اُسے آنے کے لئے کہا تو عمران کار لے کر دولت گڑھ کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہاں راستے میں اس نے ڈکشا کو لفٹ دی تھی۔

"تو ـــــ تو ـــــ تم واقعی قبرستان جا رہے ہو" ـــــ ڈکشا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسے تم قبرستان ہی کہہ سکتی ہو۔ جڑی بوٹیوں کا قبرستان" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھا تھا کہ ڈکشا ایک

سیدھی سادھی اور معصوم سی لڑکی ہے۔ جو جلد ہی انتہائی خوف زدہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس نے اب اس سے اس قسم کا مذاق نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"جڑی بوٹیوں کا قبرستان" ـــــ ڈکشا اور زیادہ حیران ہو گئی۔

"میرے ایک کرم فرما ہیں۔ پروفیسر عثمانی۔ وہ جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرتے ہیں۔ ان کی کوٹھی میں ہر طرف دنیا بھر سے آئی ہوئی عجیب و غریب قسموں کی جڑی بوٹیاں پڑی نظر آتی ہیں۔ جو سوکھ کر بالکل ڈھانچوں کی طرح ہو جاتی ہیں۔ اس لئے میں انہیں جڑی بوٹیوں کا قبرستان کہتا ہوں۔ میں ان سے ملنے جا رہا ہوں۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں ان سے ملوا سکتا ہوں۔ انتہائی شفیق اور مہذب انسان ہیں" عمران نے کہا۔

"جڑی بوٹیوں پر ریسرچ۔ پروفیسر عثمانی۔ اوہ اوہ۔ یہ وہی پروفیسر عثمانی تو نہیں۔ جن کی دوا" امارگ" کینسر کے علاج کے لئے ابھی حال ہی میں متعارف کرائی گئی ہے" ـــــ ڈکشا نے کہا۔ اور عمران ڈکشا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ مگر تم کیسے جانتی ہو" ـــــ اس بار حیران ہونے کی باری عمران کی تھی۔

"میں جس کمپنی میں کام کرتی ہوں۔ وہ یہ دوا بناتی ہے۔ میسرز انٹی ماگ اینڈ کمپنی۔ دنیا بھر میں ادویات بنانے کی بڑی کمپنیوں میں سے ایک ہے۔ میں اس کے ریسرچ شعبے میں ریکارڈ کیپر ہوں۔ اس لئے میں جانتی ہوں کہ یہ دوا کسی پروفیسر عثمانی کی ایجاد کردہ ہے۔

اور ہماری کمپنی نے اس کا نسخہ خریدا ہے۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ پروفیسر عثمانی یہاں پاکیشیا میں یا دولت گڑھ میں رہتے ہیں۔ میں سمجھی ایکریمیا میں رہتے ہوں گے "۔۔۔۔ ڈکشا نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" اوہ۔ پھر تو وہ تم سے مل کر بے حد خوش ہوں گے۔ لیکن وہ تمہارے رچرڈ صاحب کہیں ناراض نہ ہو جائیں کہ تم ان کے لارڈ ارسلان کے پاس کیوں نہیں ٹھہریں "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" رچرڈ تو مجھے بس اتفاقاً مل گیا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا۔ کہ میں لارڈ ارسلان کو اس کا حوالہ دے دوں تو وہ مجھے اپنے پاس ٹھہرا لے گا اور مجھ سے کوئی کرایہ یا خوراک کے پیسے بھی نہ لے گا۔ اور ہاں اس نے مجھے ایک خط بھی دیا تھا۔ کہ میں وہ خط لارڈ ارسلان کو دے دوں۔ اور کے۔ میں بعد میں اس سے مل کر اُسے خط دے دوں گی۔ لیکن پلیز تم مجھے پروفیسر عثمانی سے ملوا دو۔ میں ان سے ملنا چاہتی ہوں۔ کیونکہ ہماری کمپنی کے ریسرچ سکالر پروفیسر عثمانی کے بے حد مداح ہیں۔ میں ایسے عظیم انسان سے مل کر فخر محسوس کروں گی "۔۔۔۔ ڈکشا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹرومین آرام کرسی میں دھنسا ہوا ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔۔۔۔ بلیک ایگل "۔۔۔۔ ٹرومین کا لہجہ بے حد تحکمانہ اور سرد تھا۔

" ڈنسی بول رہا ہوں باس۔ راس فیلڈ سے "۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے "۔۔۔۔ ٹرومین نے اُسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

" باس۔ یہاں ایک خوف ناک گروپ پاکیشیا کے خلاف کسی مشن کی تیاری میں مصروف ہے۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے۔ تو میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں "۔۔۔۔ دوسری طرف سے

کھا گیا اور ٹرڈمین یک لخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا کے خلاف مشن۔ کون سا گروپ ہے" ___ ٹرڈمین نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس۔ یہاں راس فیلڈ میں ایک انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ جسے کلرز کہتے ہیں۔ انتہائی خوفناک مجرموں اور پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے۔ اور بھاری معاوضے پر بڑے کام کرتا ہے۔ اس گروپ کا ایک رکن ماسٹر ٹوڈی ہے۔ اس کا ملازم میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ ماسٹر ٹوڈی کسی مشن کے سلسلے میں گروپ کے ساتھ پاکیشیا جا رہا ہے۔ میں اس کی بات سن کر چونک پڑا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ پاکیشیا کے خیرخواہ ہیں۔ چنانچہ میں نے مزید کریدنے کی کوشش کی مگر اس ملازم کو مزید کچھ معلوم نہ تھا" ___ ڈنسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ ماسٹر ٹوڈی کہاں ہوتا ہے" ___ ٹرڈمین نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"راس فیلڈ میں باس۔ یہاں کا مشہور ترین غنڈہ ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی ہے" ___ ڈنسی نے جواب دیا۔

"تم اس کی نگرانی کرو۔ میں راس فیلڈ پہنچ رہا ہوں۔ تاکہ وہ میرے آنے سے پہلے نہ چلا جائے۔ میں چارٹرڈ طیارے سے دو گھنٹے کے اندر پہنچ رہا ہوں" ___ ٹرڈمین نے کہا۔

"مگر باس یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ اور میں نے یہاں مستقل رہنا ہے۔ اگر انہیں میرے متعلق معلوم ہو گیا تو پھر وہ

ایک لمحہ ہچکچائے بغیر مجھے گولی مار دیں گے" ___ دوسری طرف سے ڈنسی نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا۔ تم صرف مجھے اس ماسٹر ٹوڈی کے بارے میں تفصیلات بتا دو۔ باقی کام میں خود کر لوں گا" ___ ٹرڈمین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ سارا راس فیلڈ اس کے نام سے واقف ہے۔ وہ لکی سٹار گیم ہاؤس کا مالک ہے اور وہیں رہتا ہے۔ وہاں آپ جس سے بھی پوچھیں گے۔ وہ آپ کو اس کے متعلق بتا دے گا۔ راس فیلڈ کا مشہور غنڈہ ہے" ___ ڈنسی نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اب ٹرڈمین کو اطلاع دے کر پچھتا رہا ہے۔

"او کے۔ پھر تم بھول جاؤ کہ تم نے مجھے کوئی اطلاع دی ہے" ___ ٹرڈمین نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

پھر تقریباً تین گھنٹے بعد اس کی ٹیکسی لکی سٹار گیم ہاؤس کی عمارت کے سامنے رکی اور ٹرڈمین باہر آ گیا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا۔ اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا گیم ہاؤس کے صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گیٹ پر دو لحیم شحیم غنڈے کھڑے ہر آنے جانے والے کو بڑی تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔ ٹرڈمین کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا تھری پیس سوٹ تھا۔ آنکھوں پر قیمتی گاگل تھی۔ اور ہاتھ میں انتہائی قیمتی ترکی سگاروں کا ڈبہ۔ وہ اپنے لباس حلیے اور چال ڈھال سے واقعی کوئی لارڈ لگ رہا تھا۔ اس لئے جیسے ہی

وہ گیٹ کے قریب پہنچا دونوں دربانوں نے جھک کر اُسے مؤدبانہ سلام کیا اور ایک نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔ ٹرومین سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اور ایک طرف بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھتا گیا۔ ہال میں جوئے کی جدید مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں۔ اور جوئے کی میزیں بھی ہال کے درمیان لگی ہوئی تھیں۔ اور وہاں جوا کھیلنے والوں کا خاصا رش تھا۔ جن میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ تھی۔ ویسے ہال میں موجود افراد اعلیٰ سوسائٹی کے لگتے تھے۔ ان میں زیر زمین دنیا کے افراد نسبتاً کم تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ گیم ہاؤس اعلیٰ سوسائٹی کے لئے بنایا گیا ہے۔

" ماسٹر ٹوڈی سے کہو۔ ناراک سے الفانسو آیا ہے" ـــــ ٹرومین نے سگار کا کش لیتے ہوئے کاؤنٹر پر کھڑی خوب صورت لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" بائیں طرف راہداری کے آخر میں ان کا دفتر ہے۔ اور وہ دفتر میں موجود ہیں" ـــــ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹرومین سر ہلاتا ہوا دائیں طرف بنی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راس فیلڈ ایکریمیا کی ایک چھوٹی ریاست تھی۔ لیکن اپنے جوئے خانوں کی وجہ سے پورے ایکریمیا میں مشہور تھی۔ اور پورے ایکریمیا سے لوگ جوا کھیلنے راس فیلڈ آتے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ یہاں اس قدر تعداد میں جوئے خانے موجود تھے کہ شاید اتنی تعداد میں پورے ایکریمیا میں نہ ہوں گے۔ جوئے خانوں کی وجہ سے

یہاں شاندار ہوٹل، کلب اور ریستوران بھی جگہ جگہ موجود تھے۔ اور ان جوئے خانوں کی وجہ سے یہ ریاست جرائم میں بھی سرفہرست تھی یہاں کے غنڈے اپنے آپ کو ایکریمیا کے سب سے بڑے غنڈے سمجھتے تھے۔ لیکن ٹرومین جانتا تھا کہ ان غنڈوں کا دائرہ کار صرف راس فیلڈ تک ہی محدود رہتا تھا۔ وہ یہاں آپس میں ہی لڑتے بھڑتے اور ایک دوسرے پر رعب جمانے تک ہی محدود رہتے تھے یہاں ایسی تنظیمیں نہ ہوتی تھیں۔ جن کے جرائم کے جال پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوں۔ یہی وجہ تھی کہ ڈلسی نے جو راس فیلڈ میں اس کا مخبر اور ایک چھوٹا سا غنڈہ تھا۔ اُسے جب یہ اطلاع دی کہ یہاں کا کوئی گروپ پاکیشیا میں کوئی مشن پورا کرنے جا رہا ہے تو وہ بے حد حیران ہوا تھا۔ کہ یہاں راس فیلڈ میں ایسا کون سا گروپ پیدا ہو گیا ہے جو بین الاقوامی سطح پر کام کرنے لگ گیا ہے۔ چونکہ عمران کی وجہ سے اُسے پاکیشیا سے ایک قلبی تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ فوری طور پر ناراک سے یہاں پہنچا تھا۔ تاکہ ان لوگوں سے اصل مشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم کر سکے کہ یہ مشن یہاں کے کس گروپ کو کس نے سونپا ہے۔ دفتر کا دروازہ بند تھا اور دروازے کے باہر ایک مسلح نوجوان بڑے چوکنا انداز میں کھڑا تھا۔ وہ بڑی کینہ توز نظروں سے اپنی طرف بڑھتے ہوئے ٹرومین کو دیکھ رہا تھا۔

" کون ہو تم۔ اور ادھر کیوں آ رہے ہو۔ واپس جاؤ" ـــــ ٹرومین کے قریب پہنچنے پر اس نوجوان نے انتہائی کرخت لہجے میں

ٹرومین سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے۔ پہلے تم سے باقاعدہ تعارف کرانا پڑے گا مجھے "۔۔۔۔ ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

" فوراً واپس چلے جاؤ۔ ورنہ بتیسی باہر نکال دوں گا"۔۔۔۔ نوجوان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر چار قدم دور راہداری میں جا گرا۔ اس کے گال پر پڑنے والے بھرپور تھپڑ کی آواز سے راہداری گونج اٹھی تھی اور ٹرومین نے منہ بناتے ہوئے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

اور ٹرومین اطمینان سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا۔ جسے بیک وقت دفتر اور ڈرائنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑے صوفے پر دو مسلح آدمی بیٹھے شراب پینے اور باتوں میں مصروف تھے۔ جب کہ بڑی اور بھاری میز کے پیچھے ایک گنجے سر اور بڑی بڑی مونچھوں والا ۔۔۔۔ آدمی جس کا جسم گینڈے کی طرح پلا ہوا تھا۔ آرام کرسی پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اس نے دونوں ٹانگیں میز پر رکھی ہوئی تھیں۔ اس گینڈے نما آدمی کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ ٹرومین کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ اُسی لمحے دروازہ کھلا اور باہر موجود نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

" باس۔ باس۔ یہ زبردستی اندر آ گیا ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے اس گینڈے نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہنا شروع ہی کیا تھا کہ یک لخت اس گینڈے نما آدمی نے اپنا دوسرا ہاتھ اٹھایا اور

اس کے ساتھ ہی وہ نوجوان چیختا ہوا عقب میں بند ہوتے دروازے سے ٹکرایا اور پھر نیچے گر کر تڑپنے لگا۔

" ہونہہ۔ جو کسی کو روک نہ سکے اس کے زندہ رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ مورٹی اس کی لاش اٹھا کر باہر پھینک دو"۔۔۔۔ اس گینڈے نما آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔ اور صوفے پر بیٹھا ہوا ایک آدمی تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر جھک کر اس نے اس پھڑکتے ہوئے نوجوان کی گردن پکڑی اور ایک جھٹکے سے اُسے باہر راہداری میں اچھال کر اس نے دھماکے سے دروازہ بند کر دیا۔ نوجوان کے سینے میں گولی لگی تھی۔ اور اس کے سینے سے نکلنے والا خون قالین میں جذب ہو گیا تھا۔ ٹرومین اس دوران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا ایک طرف رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ کر سگار کے کش لینے میں مصروف ہو گیا۔ اس گینڈے نما غنڈے اور اس کے ساتھیوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ ماسٹر ٹوڈی کے ایک ہاتھ میں ریوالور اور دوسرے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ اور اس کی سرخ آنکھیں ٹرومین پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے وہ نظروں ہی نظروں میں ٹرومین کو تول رہا ہو۔ جب کہ ٹرومین چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لئے بڑے اطمینان سے سگار پینے میں اس طرح مصروف تھا جیسے وہ یہاں آیا ہی سگار پینے ہو۔

" ہونہہ۔ کوئی خاص چیز لگتے ہو"۔۔۔۔ یک لخت ماسٹر ٹوڈی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس پر شاید ٹرومین کی اس بے نیازی

نے خاصا اثر چھوڑا تھا۔

" صرف لگتا ہی نہیں بلکہ ہوں بھی سہی۔ ماسٹر ٹوڈی۔ کبھی ناداک کے الفانسو کا نام سنا ہے تم نے" ـــــ ٹرومین نے سگار کا کش لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" الفانسو ـــ ہونہہ ـــ نجانے تم جیسے کتنے الفانسو یہاں سڑکوں پر دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ یہ راس فیلڈ ہے۔ راس فیلڈ" ـــ ماسٹر ٹوڈی نے یک لخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پھیلی ہوئیں اپنی ٹانگیں سمیٹیں اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جسمانی لحاظ سے وہ واقعی خاصا جاندار آدمی لگ رہا تھا۔ اس کے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہی ٹرومین کے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے دونوں آدمی بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اب ان کے ہاتھوں میں بھی ریوالور نظر آنے لگ گئے تھے۔ جو انہوں نے اٹھتے ہوئے سائیڈ ہولسٹروں سے کھینچ کر نکالے تھے۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم کنوئیں کے ایک حقیر سے مینڈک ہو۔ انتہائی حقیر سے۔ جو صرف کنوئیں کے اندر گھوم گھوم کر ٹرّاتا رہتا ہے" ـــ ٹرومین نے سگار کا کش لیتے ہوئے انتہائی تحقیرانہ لہجے میں کہا۔

" تم ـــ تمہاری یہ جرأت" ـــ ماسٹر ٹوڈی یک لخت بھڑک اٹھا۔ مگر دوسرے لمحے کمرہ پے در پے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹرومین کا وہ ہاتھ جو مستقل اس کے کوٹ کے

اندر تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود چھوٹے مگر جدید ماڈل کے مشین پسٹل نے نہ صرف ماسٹر ٹوڈی کے ہاتھ میں موجود ریوالور اڑا دیا تھا بلکہ پلک جھپکنے میں سامنے کھڑے دونوں ریوالور بردار آدمی بھی چیختے ہوئے پشت کے بل صوفے پر گرے اور صوفے سمیت پیچھے الٹ گئے۔ یہ چیخیں ان کے حلق سے نکلی تھیں۔ جب کہ ماسٹر ٹوڈی حیرت سے منہ کھولے بت بنا کھڑے کا کھڑا رہ گیا تھا۔ یہ تمام کارروائی پلک جھپکنے میں مکمل ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین کا ہاتھ دوبارہ اس طرح جیب میں غائب ہو گیا جیسے جیب سے باہر آیا ہی نہ ہو۔ اور ٹرومین پہلے جیسی بے نیازی سے سگار کے کش لینے میں مصروف ہو گیا۔ صوفے سمیت الٹ کر گرنے والے دونوں آدمی چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گئے تھے۔ ٹرومین صوفے پر بیٹھا اسی طرح سگار کے کش لینے میں مصروف تھا۔

" اطمینان سے بیٹھ جاؤ ماسٹر ٹوڈی۔ ورنہ تم پلک بھی نہ جھپکا سکو گے اور گولی تمہارے دل میں سوراخ کر دے گی۔ میں تم سے لڑنے نہیں آیا۔ صرف چند باتیں کرنے آیا ہوں" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بت بنے کھڑے ماسٹر ٹوڈی نے یک لخت ایک طویل سانس لیا۔ اور پھر وہ قدم بڑھاتا آگے بڑھا اور ایک سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر اب سپاٹ پن ابھر آیا تھا۔

" تمہاری یہ حرکت بتا رہی ہے کہ تم واقعی کوئی خاص چیز ہو۔

بہرحال بولو۔ کون ہو تم اور کیوں آئے ہو"____ ماسٹر ٹوڈی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور ٹرو مین بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے۔ کام کے آدمی ہو۔ خواہ مخواہ یہاں کنوئیں میں پڑے اپنی زندگی خراب کر رہے ہو"____ ٹرو مین نے سگار کو قالین پر پھینک کر اُسے بوٹ کی ایڑی سے مسلتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ میری بات سن لو۔ میں تم سے خوف زدہ نہیں ہوں۔ میں صرف تمہاری اصلیت جاننا چاہتا ہوں۔ ورنہ جس طرح تم نے گولیاں چلائی ہیں اس سے زیادہ تیز رفتاری سے میں فائرنگ کر سکتا ہوں"____ ماسٹر ٹوڈی نے ہونٹ بھینچ کر اور ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

"سنو ماسٹر ٹوڈی۔ ہاتھیوں سے گنے چھیننا گیدڑوں کا کام نہیں ہوتا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم اور تمہارے گروپ نے پاکیشیا میں کوئی مشن حاصل کیا ہے۔ جب کہ براعظم ایشیا کا تمام کام صرف الفانسو کے لئے ہی مخصوص ہے۔ مافیا۔ ریڈ ڈریگنز۔ اور بلیک کھنڈر جیسی تنظیمیں بھی پاکیشیا میں الفانسو کی مرضی کے بغیر کوئی بڑا کام نہیں کر سکتیں"____ ٹرو مین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اس نے جن تنظیموں کے نام گنوائے تھے انہیں سن کر ماسٹر ٹوڈی کے چہرے پر پہلی بار قدرے خوف کے تاثرات نمودار ہوئے تھے۔ کیونکہ یہ ایسی تنظیمیں تھیں۔ جن کی شہرت بین الاقوامی تھی۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنا ہے" ماسٹر ٹوڈی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی گھٹیا بات۔ ایسی باتیں تھرڈ کلاس لوگ پوچھا کرتے ہیں" ٹرو مین نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ کرسی پر بیٹھا ہوا ماسٹر ٹوڈی یک لخت بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ٹرو مین پر آیا۔ اس نے اپنے طور پر انتہائی برق رفتاری سے حملہ کیا تھا۔ لیکن ٹرو مین شاید پہلے سے ہی اس کی اس حرکت کے لئے تیار تھا۔ اس لئے جیسے ہی ماسٹر ٹوڈی کے جسم نے حرکت کی ٹرو مین چکنی مچھلی کی طرح اچھل کر نیچے قالین پر گر گیا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ صوفے کی چڑچڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ بھاری بھرکم ماسٹر ٹوڈی صوفے سمیت ہی فرش پر جا گرا۔ اس نے تڑپ کر اٹھنا چاہا ہی تھا۔ کہ ٹرو مین نے دونوں ہاتھ آگے کئے اور پھر جس طرح ویٹ لفٹر وزن اٹھا کر کھڑے ہوتے ہیں اس طرح ٹرو مین بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور گینڈے جیسا بھاری بھرکم ماسٹر ٹوڈی اس کے دونوں ہاتھوں پر اٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک اور زوردار دھماکے اور ماسٹر ٹوڈی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹرو مین نے پوری قوت سے اُسے سامنے والی دیوار سے دے مارا تھا۔ اور ماسٹر ٹوڈی ایک دھماکے سے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹرو مین قدم بڑھا کر اس کی طرف گیا۔ اور پھر کمرہ ماسٹر ٹوڈی کے حلق سے نکلنے والی مسلسل چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹرو مین کی دونوں لاتیں مشین کی سی تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔ اور اچھل اچھل کر باری باری پوری قوت سے

ماسٹر ٹوڈی کے جسم پر ضربیں لگاتا چلا جا رہا تھا۔ ماسٹر ٹوڈی نے اپنے آپ کو بچانے اور ٹرومین کی کوئی ٹانگ پکڑنے کی بے حد کوشش کی لیکن ٹرومین تو پارے میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اور چند لمحوں بعد ہی ماسٹر ٹوڈی کے حلق سے نکلنے والی کراہیں بند ہو گئیں اور اس کا حرکت کرتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کا چہرہ زخموں سے بھر گیا تھا۔

"ہونہہ۔ غنڈے بنے پھرتے ہیں نانسنس" ـــــ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر ایک بار پھر ماسٹر ٹوڈی کو اٹھایا اور لا کر اس نے اسے اس کرسی پر پھینک دیا جس پر حملہ کرنے سے پہلے ماسٹر ٹوڈی بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ تو ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ ٹرومین نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گگ ـــ گگ ـــ کون ـــ کون بول رہا ہے۔ باس کہاں ہیں۔ میں ٹائی سن بول رہا ہوں۔ سپیشل گیم روم سے" ـــــ دوسری طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہارا باس میرے ساتھ انتہائی اہم گفتگو میں مصروف ہے۔ مجھے۔ اس لئے اب ڈسٹرب نہ کرنا" ـــــ ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ پھر اس نے پوری قوت سے ماسٹر ٹوڈی کے چہرے پر لگاتار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ماسٹر ٹوڈی چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بری طرح

کراہنے لگا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی۔

"بیٹھے رہو۔ اگر تم نے اٹھنے کی کوشش کی تو پیشانی میں گولی مار دوں گا۔ پہلے بھی تمہاری وجہ سے میرا کافی وقت ضائع ہو گیا ہے۔ بولو۔ کیا مشن ہے تمہارا پاکیشیا میں۔ کس نے دیا ہے تمہیں مشن" ـــــ ٹرومین نے اس بار مشین پسٹل نکال کر ماسٹر ٹوڈی کی کنپٹی پر رکھ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور شاید پہلی بار ماسٹر ٹوڈی کے کٹے پھٹے اور زخمی چہرے پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"چیف کو معلوم ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم۔ چیف نے مجھے صرف اتنا بتایا تھا کہ پاکیشیا میں کوئی مشن ہے۔ اور میں پاکیشیا جانے کی تیاری کر لوں۔ دو روز بعد ہم نے جانا ہے" ـــــ ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیا۔

"چیف کون ہے تمہارا" ـــــ ٹرومین نے پوچھا۔

"رالف ـــــ رالف چیف ہے کلرز کا۔ رالف بار کا مالک۔ لیکن وہ کسی کو نہیں ملتا۔ اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ کہاں ہوتا ہے۔ بس اس کے فون آتے ہیں" ـــــ ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مشن کیا ہے۔ تم نے پوچھا تو ہو گا" ـــــ ٹرومین نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہم نے کبھی نہیں پوچھا۔ چیف جب مناسب سمجھتا ہے۔ خود ہی بتا دیتا ہے۔ ہمارا کام صرف اس کی ہدایات کی تعمیل کرنا ہوتا ہے۔ اور ہمیں بھاری معاوضہ مل جاتا ہے بس" ـــــ ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے اکیلے جانا تھا یا کیشیا" ـــــ ٹرومین نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تیار رہوں۔ یہ تو وہاں جا کر معلوم ہوتا کہ میں اکیلا ہوں یا کوئی اور ساتھی بھی ہے" ـــــ ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھی تو چیف کو رپورٹ دیتے ہوگے۔ کس طرح دیتے ہو" ـــــ ٹرومین نے پوچھا۔

"وہ خود فون کر کے پوچھتا ہے" ـــــ ٹوڈی نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹوڈی کا جسم بُری طرح پھڑکا اور پھر وہ کرسی پر ہی ڈھلک گیا۔ اس کی کھوپڑی میں سوراخ ہو گئے تھے۔

ٹرومین نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور تیز تیز قدم بڑھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آ گیا۔ اس نوجوان کی لاش باہر موجود نہ تھی جسے ماسٹر ٹوڈی نے گولی مار کر باہر پھنکوا دیا تھا۔ شاید اُسے وہاں سے ہٹا لیا گیا تھا۔ بہرحال ٹرومین اطمینان سے چلتا ہوا ہال میں پہنچا۔ تو وہاں اُسی طرح ہنگامہ جاری تھا۔ ٹرومین خاموشی سے چلتا ہوا گیم ہاؤس سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور ٹیکسی تیزی سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ اور پھر ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ ٹرومین نیچے اترا۔ اور اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال

کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف پھینک دیا۔

"باقی بھی رکھ لو" ـــــ ٹرومین نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے خوشی سے باچھیں پھاڑتے ہوئے اُسے سلام کیا اور ٹیکسی کو بیک کر کے وہ تیزی سے اُسے موڑ کر آگے لے گیا۔ ٹرومین نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ کر اُسے پریس کیا اور پھر اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی سی کھڑکی کھلی اور ایک سات آٹھ سالہ بچی باہر آ گئی۔ اس کے جسم پر میلا اور مسلا ہوا لباس تھا۔ اور بچی کی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نظر نہ آ رہی تھی۔ وہ حیرت سے ٹرومین کو دیکھنے لگی۔

"پارسن تمہارا ڈیڈی ہے" ـــــ ٹرومین نے بچی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس سر۔ مگر ڈیڈی تو بیمار ہیں" ـــــ بچی نے جواب دیا۔

"بیمار ہیں۔ کب سے۔ کہاں ہیں۔ ہسپتال میں ہیں" ـــــ ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"گھر پر ہیں جناب۔ کافی عرصے سے بیمار ہیں۔ آپ کون ہیں" ـــــ بچی نے کہا۔

"میں تمہارا انکل ہوں۔ ناراک میں رہتا ہوں۔ جاؤ ڈیڈی سے کہو کہ انکل ٹرومین آئے ہیں" ـــــ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی تیزی سے مڑ کر اندر چلی گئی۔ یہ ٹرومین کے ایک پرانے دوست پارسن کا گھر تھا۔ پارسن اس کا کلاس فیلو تھا۔ اور وہ ایک ہوٹل میں سپروائزر تھا۔ ٹرومین جب بھی کسی کام سے

راس فیلڈ آمادہ پارسن سے ضرور مل کر جاتا تھا اور اب بھی ماسٹر ٹوڈی کو ختم کر کے وہ سیدھا پارسن کے گھر اس لئے آیا تھا کہ اُسے یقین تھا کہ پارسن لازماً اس رالف کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا ہوگا کیونکہ ایسے لوگوں کی طرز زندگی ہی ایسی ہوتی ہے کہ چاہے اور کوئی ان کے بارے میں کچھ جانتا ہو یا نہیں۔ ہوٹلوں سے متعلقہ افراد ضرور جانتے ہوتے ہیں۔ اور چونکہ اس بار وہ کافی طویل عرصے کے بعد راس فیلڈ آیا تھا۔ اس لئے اُسے معلوم ہی نہ تھا کہ پارسن بیمار پڑا ہوا ہے۔

"آیئے انکل" ——— چند لمحوں بعد بچی نے کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین جھک کر پھاٹک کی اس چھوٹی سی کھڑکی میں داخل ہوا۔ اور بچی کے پیچھے چلتا ہوا اندر ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں ایک عورت اور ایک لڑکا بھی موجود تھے۔ اور بستر پر پارسن تکیے سے پشت لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

"ہیلو جولین" ——— ٹرومین نے پارسن کی بیوی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس نے بھی رسمی طور پر ہیلو کہا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں پارسن" ——— ٹرومین نے اب پارسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیمار ہوں۔ گذشتہ دو ماہ سے۔ آؤ بیٹھو۔ بڑے عرصے بعد آئے ہو۔ خیریت ہے" ——— پارسن نے جبراً مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اللہ کے بندے۔ مجھے فون ہی کر دیا ہوتا۔ میں کوئی غیر تو نہیں ہوں" ——— ٹرومین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم بڑے آدمی ہو ٹرومین۔ میں نے سوچا پتہ نہیں تم ملو یا نہیں بہرحال چھوڑو اس بات کو یہ بتاؤ کہ کیسے آنا ہوا" ——— پارسن نے کہا۔

اس دوران جولین مشروب کی ایک بوتل لئے اندر آئی اور اس نے بوتل ٹرومین کے سامنے رکھی اور خاموشی سے واپس چلی گئی۔ پارسن کا لڑکا اور وہ چھوٹی بچی پہلے ہی باہر چلے گئے تھے۔

"تمہیں بیماری کیا ہے۔ اور تم یہاں گھر میں کیوں پڑے ہو۔ ہسپتال میں کیوں داخل نہیں ہوئے" ——— ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو اس قصے کو۔ لمبی کہانی ہے۔ میری ٹانگوں پر زخم ہیں۔ اور مجھے دھمکی دی گئی تھی کہ اگر میں نے ان کا علاج کرایا تو مجھے ہی نہیں بلکہ میری بیوی بچوں کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور وہ لوگ چونکہ ایسا کر سکتے تھے۔ اس لئے میں گھر پڑا ہوا ہوں۔ اور زخم اب تقریباً خراب ہو چکے ہیں" ——— پارسن نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ کون لوگ ہیں وہ۔ اور انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے۔ کیا تمہارا کسی سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ تم تو ایسے معاملات میں آتے ہی نہیں تھے" ——— ٹرومین نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بس مجھ سے معمولی سی گستاخی ہو گئی تھی۔ جس کی مجھے یہ انتہائی ہلکی سی سزا دی گئی ہے۔ ورنہ وہ لوگ تو انسانوں کو اس

طرح مار دیتے ہیں جیسے مچھر مارے جاتے ہیں۔ بہرحال چھوڑو اسے۔ تم مشروب پیو" ـــــ پارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" لعنت بھیجو مشروب پر۔ تمہاری اس بات نے میرے جسم میں آگ لگا دی ہے۔ تم مجھے بتاؤ۔ کون لوگ ہیں وہ" ـــــ ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا۔

" دیکھو ٹرومین۔ تم نے واپس ناراک چلے جانا ہے۔ جب کہ میں نے اور میری بیوی بچوں نے یہیں رہنا ہے۔ اس لئے پلیز مجھ پر رحم کرو اور اس بات کو یہیں ختم کر دو۔ ورنہ ہم سب مارے جائیں گے" ـــــ پارسن نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" دیکھو پارسن۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے جو کچھ میں پوچھ رہا ہوں۔ شرافت سے اور تفصیل سے بتا دو۔ اور اس بات کی فکر مت کرو۔ کہ تمہیں کچھ ہوگا۔ یہ میری ذمہ داری ہے۔ اور ٹرومین اپنی ذمہ داری نبھانا بھی جانتا ہے" ـــــ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پارسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اب تفصیل پوچھے بغیر نہ جاؤ گے۔ اور میں نے تمہیں یہ بات بتائی بھی اس لئے تھی کہ تم نے بہرحال بیماری کے بارے میں پوچھنا تھا اور میں کیا بتاتا۔ او۔ کے۔ جو میرے ساتھ ہوگا سو ہوگا۔ میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں" پارسن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تم بے فکر ہو کر سب کچھ بتا دو۔ تمہارا بال بھی بیکا نہ ہوگا"۔ ٹرومین نے کہا۔

" یہاں ایک انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ جسے کلرز کہا جاتا ہے۔ اس کا ایک غنڈہ ہے ماسٹر ٹوڈی۔ لکی سٹار گیم ہاؤس کا مالک۔ وہ راس فیلڈ کا انتہائی خطرناک ترین غنڈہ ہے۔ وہ ایک بار میرے ہوٹل گرین ہلز میں آیا۔ اس وقت سیٹ خالی نہ تھی۔ میں نے اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لئے سپیشل سیٹیں لگوائیں۔ لیکن ظاہر ہے اس میں کچھ دیر ہوگئی۔ بس اسی بات پر وہ بگڑ گیا۔ اور اس نے ریوالور نکال کر میری ٹانگوں میں چار گولیاں ماریں۔ اور ساتھ ہی کہا۔ کہ وہ مجھ سے رعایت کر رہا ہے۔ ورنہ یہ گولیاں میرے سینے میں بھی ماری جاسکتی تھیں۔ ساتھ ہی اس نے حکم دیا کہ خبردار اگر تم نے ان زخموں کا علاج کرایا۔ کیونکہ ماسٹر ٹوڈی کے دیئے ہوئے زخموں کا علاج کرانا ماسٹر ٹوڈی کی توہین ہے۔ چنانچہ تب سے میں گھر پر پڑا ہوں۔ نوکری بھی ختم ہوگئی ہے۔ جولین اسی ہوٹل میں ویٹرس تھی۔ اسے بھی ماسٹر ٹوڈی کے خوف کی وجہ سے نکال دیا گیا ہے۔ اب ایک کارخانے میں کام کرتی ہے معمولی معاوضے پر۔ بچہ اخبار بیچتا ہے اور روٹی چل رہی ہے" ـــــ پارسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے۔ میں نے کسی انسان کو نہیں بلکہ ایک درندے کا خاتمہ کیا ہے" ـــــ ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" درندے کا خاتمہ کیا ہے۔ کیا مطلب" ـــــ پارسن نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے تمہارا انتقام لاعلمی میں لے لیا ہے۔ میں لکی سٹار گیم کلب سے ہی آرہا ہوں۔ اور وہاں ماسٹر ٹوڈی اور اس کے تین ساتھیوں کی لاشیں چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے ماسٹر ٹوڈی سے کچھ معلومات حاصل کرنی تھیں۔ اس نے اکڑ دکھانے کی کوشش کی۔ اور تم جانتے ہو کہ ٹرومین کے سامنے اکڑ دکھانے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ چنانچہ وہی نتیجہ لکی سٹار گیم کلب میں بھی نکل آیا" ٹرومین نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ماسٹر ٹوڈی کو تم نے مار ڈالا۔ اوہ گاڈ۔ وہ واقعی درندہ تھا۔ انتہائی سفاک اور ظالم درندہ۔ لیکن ٹرومین تم فوراً ناراک واپس چلے جاؤ۔ کلرز کو جیسے ہی اس ٹوڈی کی موت کا پتہ چلے گا۔ وہ پاگل کتوں کی طرح تمہاری تلاش میں دوڑ پڑیں گے"۔۔۔۔۔ پارسن نے کہا۔

"تم اس بات کی فکر نہ کرو۔ میں تمہارے پاس صرف یہ معلوم کرنے آیا تھا کہ کلرز کا چیف رالف کون ہے۔ کہاں رہتا ہے۔ یا کہاں مل سکتا ہے۔ مجھے اس کے بارے میں تفصیلات چاہئیں" ٹرومین نے کہا۔

"رالف کلرز کا چیف۔ ہاں میں جانتا ہوں اُسے۔ رالف کا نام فرضی ہے۔ اس کا اصل نام جیکب ہے۔ اور وہ راس فیلڈ کا پولیس کمشنر ہے"۔۔۔۔۔ پارسن نے کہا تو ٹرومین بے اختیار اچھل پڑا۔

"پولیس کمشنر اور مجرم تنظیم کا چیف"۔۔۔۔۔ ٹرومین نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور مجھے بھی پتہ نہ چلتا۔ لیکن اس کی ایک گرل فرینڈ ہے جس کے ساتھ وہ ہمارے ہوٹل کے ایک مخصوص کمرے میں آکر رہتا تھا۔ اور اُسے بطور سپروائزر میں ہی سرو کرتا تھا۔ کیونکہ بہرحال وہ پولیس کمشنر تھا اور ایک روز میں نے اتفاق سے اُسے فون کرتے ہوئے سن لیا۔ وہ رالف کے طور پر کسی کو احکامات دے رہا تھا۔ تب مجھے اس کی اصلیت کا پتہ چلا۔ لیکن ظاہر ہے۔ میں کسی کو بتا نہ سکتا تھا۔ آج پہلی بار تمہیں بتا رہا ہوں"۔۔۔۔۔ پارسن نے کہا۔

"اچھا۔ یہ بتاؤ۔ کہ کلرز میں اس ماسٹر ٹوڈی کے علاوہ اور کتنے آدمی ہیں"۔۔۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

"خاص آدمی چار ہیں۔ ایک ماسٹر ٹوڈی۔ جو رالف کے بعد نمبر ٹو تھا۔ دوسرا مارتھم ہے۔ ٹاپ بار کا مالک۔ تیسرا ٹونی ہے۔ گرین گیم کلب کا مالک۔ اور چوتھا رانسن ہے۔ وہ فری لانسر ہے۔ بہرحال اس کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا ٹاپ بار میں ہی رہتا ہے۔ باقی ان کے ماتحت سنجانے کتنے لوگ ہوں گے۔ بہرحال اصل گرگے یہی ہیں"۔۔۔۔۔ پارسن نے کہا۔

"او۔ کے۔ اب تم اپنا علاج کراؤ۔ اس لئے کہ آج شام تک کلرز نام کا گروپ اس صفحہ ہستی سے ختم ہو چکا ہوگا۔ اس لئے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ لو۔ یہ رقم رکھ لو۔ یہ میں دوستی کی وجہ سے دے رہا ہوں۔ خبردار اگر تم نے انکار کیا۔ کل میں

پھر آؤں گا۔ اور تمہیں فائنل خوشخبری سناؤں گا" ـــ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہا۔ اور جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے پارسن کے سرہانے کے نیچے گھسیڑی اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پارسن اُسے آوازیں دیتا رہ گیا۔ لیکن ٹرومین نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اور کمرے سے باہر نکل آیا۔

عمران کار قصبے کی شمالی طرف ایک بڑی حویلی کے کھلے پھاٹک سے اندر لے گیا۔ ڈکشا اس کے ساتھ تھی۔ یہ حویلی نواب ارسلان کی تھی۔ ڈکشا کو عمران پروفیسر عثمانی کے گھر لے گیا تھا۔ اور پروفیسر عثمانی بھی اس معصوم سی سیاح لڑکی سے مل کر بے حد خوش ہوا تھا۔ دوسرے روز ڈکشا پروفیسر عثمانی کے ایک ملازم کے ساتھ ان کھنڈرات کا چکر لگا آئی تھی۔ لیکن واپسی میں اس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ کیونکہ اُسے ان کھنڈرات میں سے کوئی سکہ یا نوادر نہ ملا تھا۔ اور بقول اس کے وہ کھنڈرات ایسے تھے کہ وہاں سے کسی نوادر کے ملنے کا کوئی امکان ہی نہ تھا۔ اور پھر اس نے اس رچرڈ کو کوسنا شروع کر دیا۔ جس کے کہنے پر اس نے خواہ مخواہ اتنا لمبا سفر بھی کیا تھا۔ چنانچہ جب عمران نے اُسے واپس دارالحکومت لے جانے کی آفر کی تو وہ بیحد خوش

ہوئی اور عمران پروفیسر عثمانی سے اجازت لے کر دارالحکومت کی طرف واپسی کے لئے ان کے مکان سے باہر نکلا ہی تھا کہ اُسے اس نواب ارسلان کا خیال آ گیا۔ اور عمران نے کار کا رخ قصبے کی طرف موڑ دیا۔ ایک آدمی سے پوچھ کر وہ نواب ارسلان کی حویلی پہنچ گئے۔ ڈکشا نے پہلے تو اس لارڈ ارسلان کے پاس جانے سے ہی انکار کر دیا۔ کیونکہ نوادرات نہ ملنے کی وجہ سے اب اسے لارڈ ارسلان وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی۔ لیکن عمران نے اُسے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ رچرڈ کا خط دینے کی وجہ سے لارڈ ارسلان اُسے نوادرات تحفے میں دے دے۔ کیونکہ وہ مقامی آدمی ہے۔ اس نے یقیناً کھنڈرات سے نوادرات پہلے ہی اکٹھے کر لئے ہوں گے تو ڈکشا آمادہ ہو گئی تھی۔ ویسے عمران وہ خط پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ وہ ایک سادہ سا خط تھا۔ جس میں صرف اتنا لکھا ہوا تھا کہ مس ڈکشا میری دوست ہے۔ اس کی بھرپور مدد کی جائے۔ اور نیچے رچرڈ نام کے آدمی کے دستخط تھے۔ اور نام لکھا ہوا تھا۔ لیکن عمران کے ذہن میں اس وقت سے جب سے ڈکشا نے یہ بات کی تھی کہ وہ کھنڈرات ایسے ہیں کہ ان میں سے کسی نوادرات کے ملنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے۔ ایک خاص زاویے پر سوچنا شروع کر دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ اس رچرڈ نے اس ڈکشا کو کسی خاص مقصد کے لئے لارڈ ارسلان کے پاس بھیجا تھا۔ اور وہ اب اس مقصد کے بارے میں اپنے ذہنی تجسس کے لئے جاننا چاہتا تھا۔ حویلی میں

کار رک کر عمران نیچے اتر آیا۔ دوسری طرف سے ڈکشا بھی نیچے اتر آئی۔ اُسی لمحے ایک ملازم تیزی سے آگے بڑھا۔ اور اس نے عمران کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" لارڈ صاحب سے کہو کہ دارالحکومت سے ان کے دوست رچرڈ نے ہمیں بھیجا ہے" ــــــ عمران نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آئیے۔ تشریف رکھیئے۔ میں لارڈ صاحب کو اطلاع کرتا ہوں" ــــــ ملازم نے کہا اور پھر وہ انہیں ایک ڈرائنگ روم نما کمرے میں بٹھا کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُسی ملازم نے مشروب کے دو گلاس لا کر انہیں دیئے۔ اور ساتھ ہی یہ اطلاع بھی دے دی کہ لارڈ صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ اور پھر جیسے ہی انہوں نے مشروب ختم کیا۔ دروازے کا پردہ ہٹا اور ایک بھاری جسامت کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر مقامی لباس تھا۔ سر کے بال آدھے سے زیادہ غائب تھے۔ چہرہ بارعب تھا۔ لیکن عمران اس کی آنکھیں دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ اس کی آنکھوں میں کوبرے سانپ جیسی چمک تھی۔

" مجھے لارڈ ارسلان کہتے ہیں" ــــــ اس ادھیڑ عمر آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" مجھ حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ ناچیز کو علی عمران ولد سر رحمان قوم پٹھان کہتے ہیں اور جو کہتے ہیں وہ بالکل سچ ہی کہتے ہیں"

عمران نے اٹھ کر بڑے معصومانہ لہجے میں کہا۔ اور لارڈ ارسلان عمران کا تعارف سن کر حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کو کوئی پاگل نہ سہی بہرحال کریک ضرور سمجھ رہے ہیں۔

"میرا نام ڈکشا ہے۔ میں ایکریمین ٹورسٹ ہوں۔ مسٹر رچرڈ مجھے ہوٹل میں ملے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ یہاں دولت گڑھ کے قریب کھنڈرات میں سونے کے سکے اور قیمتی نوادرات ملتے ہیں۔ میں نوادرات کی شوقین ہوں۔ اس لئے یہاں آگئی۔ یہ صاحب راستے میں ملے ہیں۔ انہوں نے ازراہِ مہربانی مجھے یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ رچرڈ نے یہ خط بھی دیا تھا۔ کہ آپ کو دے دوں۔ اس نے کہا تھا کہ آپ نوادرات کے حصول میں میری مدد کریں گے" ڈکشا نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ خط نکال کر بھی اس نے لارڈ ارسلان کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ اچھا۔ رچرڈ نے بھیجا ہے آپ کو۔ ٹھیک ہے۔ بیٹھیں۔ اور مسٹر علی عمران آپ کی مہربانی آپ نے ہماری مہمان کو یہاں تک پہنچا دیا۔ اب آپ اگر چاہیں تو واپس جا سکتے ہیں۔ مس ڈکشا تو ابھی چند روز یہاں ہماری مہمان رہیں گی"۔۔۔ لارڈ ارسلان نے خشک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں بھی واپس جا رہی ہوں۔ عمران صاحب مجھے واپسی میں دارالحکومت ڈراپ کر دیں گے۔ میں نے کھنڈرات دیکھے ہیں۔ وہاں سے نوادرات ملنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے۔

آپ کے پاس بھی میں اس لئے آگئی تھی کہ چلو یہ خط آپ تک پہنچا دوں" عمران کے بولنے سے پہلے مس ڈکشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ بے فکر رہیں مس ڈکشا۔ کھنڈرات میں واقعی بیحد نوادرات موجود ہیں۔ لیکن ہر شخص انہیں نہیں حاصل کر سکتا۔ آپ ایک دو روز میرے پاس رہیں۔ میں خود آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ اور میرا وعدہ کہ اگر آپ کو وہاں سے نوادرات نہ ملے تو میں آپ کو اپنی ملکیت میں موجود نوادرات میں سے معقول حصہ دوں گا۔ آپ ہماری مہمان ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ ایکریمیا واپس جا کر وہاں پاکیشیا کی مہمان نوازی کا گلہ کریں"۔۔۔ لارڈ ارسلان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر آپ نوادرات مل جانے کی گارنٹی دے رہے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ میں رک جاتی ہوں۔ کیوں عمران صاحب"۔۔۔ ڈکشا نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"بالکل گارنٹی۔ اور ساتھ ہی آنے جانے کا خرچہ بھی دوں گا"۔۔۔ لارڈ ارسلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر مجھے اجازت"۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ عمران صاحب۔ میری وجہ سے آپ کو خاصی تکلیف اٹھانی پڑی"۔۔۔ ڈکشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خوب صورت خواتین کے لئے تکلیف اٹھانا پاکیشیائی مردوں کی روایت رہی ہے۔ کیوں لارڈ ارسلان صاحب"۔۔۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے لارڈ ارسلان سے کہا اور لارڈ ارسلان نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف دانت نکال دیئے۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا باہر آیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار لارڈ ارسلان کی حویلی سے نکل کر تیزی سے دوبارہ قصبے کے اس بازار کی طرف جا رہی تھی جہاں ایک کیفے موجود تھا۔ عمران نے کار کیفے کے باہر روکی۔ اور پھر قدم بڑھاتا وہ کیفے کے ہال میں داخل ہو گیا۔ ہال تقریباً سنسان پڑا ہوا تھا۔ اکا دکا مقامی لوگ وہاں بیٹھے چائے پینے میں مصروف تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔ عمران قدم بڑھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر ایک فون موجود تھا۔

" دارالحکومت ایک کال کرنی ہے" ـــــــ عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان سے کہا۔

" کر لیجئے" ـــــــ نوجوان نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" رانا ہاؤس" ـــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

" جوزف۔ جوانا موجود ہے" ـــــــ عمران نے کہا۔

" اوہ باس آپ۔ جوانا موجود ہے۔ بلاؤں اُسے باس" ـــــــ دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔ شاید صرف عمران کی آواز سن کر ہی اس کا دل مسرت سے بھر گیا تھا۔

" ہاں بلاؤ" ـــــــ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

" ہیلو ماسٹر۔ میں جوانا بول رہا ہوں" ـــــــ چند لمحوں بعد جوانا کی آواز رسیور میں سنائی دی۔

" جوانا۔ جوزف کو ساتھ لے کر دارالحکومت کے قریبی قصبے دولت گڑھ آجاؤ۔ وہاں کسی سے بھی پروفیسر عثمانی کا مکان پوچھ لینا۔ میں وہیں موجود ہوں گا" ـــــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یس ماسٹر" ـــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اور پھر جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس نے کاؤنٹر بوائے کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے خاموشی سے نوٹ اٹھایا اور اُسے کاؤنٹر کے نیچے بنے ہوئے خانے میں ڈال کر کال کی رقم کاٹ کر باقی رقم گننے لگا۔

" رہنے دو۔ باقی تم خود رکھ لینا۔ بس ایک اچھی سی چائے مجھے پلوا دو۔ یہیں کاؤنٹر پر ہی" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ چند لمحے تو وہ اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھتا رہا جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو۔ کہ واقعی یہ فقرہ عمران نے کہا ہے۔ پھر اس کے چہرے پر یک لخت مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

" اوہ اوہ۔ بے حد شکریہ جناب۔ میں آپ کے لئے خود چائے بنوا کر لاتا ہوں" ـــــــ کاؤنٹر بوائے نے انتہائی ممنونانہ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر ایک سائیڈ میں بنی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے سائیڈ پر پڑا ہوا

سٹول کھینچا اور اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا۔

" ابھی آ رہی ہے جناب ۔ آپ پروفیسر صاحب کے مہمان ہیں"۔ نوجوان نے واپس آ کر کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ہاں ۔ پروفیسر صاحب کا فون خراب تھا اس لئے فون کرنے یہاں آیا تھا۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ یہاں کوئی لارڈ ارسلان صاحب رہتے ہیں۔ اور خاصی دلچسپ شخصیت کے مالک ہیں۔ کیا تم انہیں جانتے ہو" ـــــ عمران نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے چائے کے برتن لا کر میز پر رکھے اور واپس چلا گیا۔ نوجوان نے خود ہی چائے بنانی شروع کر دی۔

" جی ہاں ۔ آپ نے درست سنا ہے۔ وہ اس علاقے کے بہت بڑے جاگیردار ہیں۔ کافی وسیع علاقہ ان کی ملکیت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انتہائی مہمان نواز بھی ہیں۔ اکثر غیر ملکی ان کے مہمان رہتے ہیں" ـــــ نوجوان نے چائے بنا کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" غیر ملکی ۔ کیا مطلب ۔ یہاں اس نواحی علاقے میں غیر ملکیوں کی آمد کا کیا تعلق" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" جناب لارڈ ارسلان صاحب سال میں تقریباً آٹھ ماہ غیر ملک میں ہی رہتے ہیں۔ یہاں وہ کم رہتے ہیں۔ اب بھی وہ ایک ماہ پہلے آئے ہیں۔ اس لئے ان کی واقفیت غیر ملکیوں سے زیادہ ہے" ـــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن آپ کو ان کے بارے میں اس قدر تفصیل کیسے معلوم ہوئی" ـــــ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے پوچھا۔

" میرے والد نواب صاحب کی زمینوں پر کاردار ہیں اور ہمارا قیام بھی ان کی حویلی کے ایک حصے میں ہے" ـــــ نوجوان نے جواب دیا اور عمران نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اوہ اچھا ۔ پھر تو آپ ان کے گھر کے فرد ہی ہوئے۔ ویسے نواب صاحب کو کس چیز کا زیادہ شوق ہے۔ میں نے سنا ہے کہ نواب لوگوں کو بڑے عجیب عجیب ٹائپ کے شوق ہوتے ہیں" ـــــ عمران نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے مسکرا کر کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

" جی ہاں ۔ آپ نے درست سنا ہے ۔ ویسے نواب صاحب کو کوئی غیر معمولی یا عجیب قسم کا کوئی شوق نہیں ہے ۔ البتہ وہ نوادرات اکٹھا کرنے کے بے حد شوقین ہیں۔ ان کے پاس دنیا بھر کے عجیب و غریب قسم کے نوادرات ہیں" ـــــ نوجوان نے جواب دیا۔ تو عمران چونک پڑا۔

" کس ٹائپ کے نوادرات ۔ نوادرات کا تو مجھے بھی بے حد شوق ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

" ہر قسم کے نوادرات ۔ سکے ۔ قدیم برتن ۔ قدیم مجسمے ۔ قدیم تعمیراتی سامان ۔ قدیم ہتھیار ۔ اور نجانے کیا کیا ہے ان کے پاس" ـــــ نوجوان نے کہا۔

" اوہ ۔ ویری گڈ ۔ پھر تو ان سے ملاقات ضروری ہے تاکہ ان کے

نوادرات کا ذخیرہ دیکھا جا سکے" ـــــ عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"بس یہی مسئلہ ہے جناب۔ وہ نوادرات کسی کو نہیں دکھاتے۔ انہوں نے حویلی کے نیچے خفیہ تہہ خانے بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں یہ نوادرات موجود ہیں۔ اور وہاں انہوں نے انتہائی زبردست سائنسی حفاظتی اقدامات کر رکھے ہیں۔ میں بچپن میں ایک بار وہاں گیا تھا۔ اس کے بعد آج تک نہیں جا سکا" ـــــ نوجوان نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ چائے واقعی بے حد اچھی تھی" ـــــ عمران نے کہا۔ اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار قصبے سے نکل کر تیز رفتاری سے واپس دارالحکومت کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ اس کا فون ملتے ہی جوزف اور جوانا دونوں دارالحکومت سے چل پڑے ہوں گے۔ اور جوانا کی آٹھ سلنڈر کار کسی جیٹ جہاز کی طرح دولت گڑھ کی طرف بڑھ رہی ہو گی۔ اس لئے لازماً راستے میں ہی ٹکراؤ ہو جائے گا۔ اور وہی ہوا۔ دارالحکومت دارمین روڈ تک پہنچنے سے پہلے ہی اُسے دور سے جوانا کی کار آتی ہوئی دکھائی دی تو عمران نے مخصوص انداز میں ہیڈ لائٹس جلا کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ چند لمحوں بعد ہی جوانا کی کار بھی اس کے قریب آ کر رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا۔ عمران کار سے نیچے اتر آیا تھا۔ اس لئے

جوزف اور جوانا بھی کار سے نیچے اتر آئے تھے۔

"بڑے عرصے بعد آپ نے مجھے کسی کام کے لئے یاد کیا ہے ماسٹر۔ ورنہ اس رانا ہاؤس میں رہ رہ کر مجھے تو حقیقتاً زنگ لگ گیا ہے" جوانا نے کار سے اتر کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جوزف کی طرح خالص فولاد کے بن جاؤ۔ سٹین لیس سٹیل۔ پھر یہ زنگ وغیرہ کا مسئلہ ختم ہو جائے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو جوانا کو افریقہ کے قدیم معبدوں کی سیر کرا آؤں۔ پھر اسے یہاں زنگ لگنے کا خطرہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گا" ـــــ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران اس کی اس خوبصورت بات پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ جب سے تم نے شراب چھوڑی ہے تمہارا ذہن خاصا تیز ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن فی الحال تم افریقہ میں موجود قدیم معبدوں کے کھنڈرات کی بجائے یہاں اسے دولت گڑھ کے قدیم کھنڈرات کی سیر کرا لاؤ۔ ہو سکتا ہے اسے افریقی چڑیلوں کی بجائے کوئی پاکیشیائی چڑیل پسند آ جائے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چڑیل ـــ گگ ـــ گگ ـــ کیا مطلب باس۔ چڑیل بھی یہاں موجود ہے" ـــــ جوزف نے یک لخت خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا جیسے اُسے خطرہ

ہو کہ ابھی کسی درخت کے پیچھے سے کوئی چڑیل نکل کر اس کی طرف جھپٹ پڑے گی۔

"سنو جوانا۔ میں نے تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ یہاں ایک ایکریمین سیاح لڑکی ڈکشا یہاں کے ایک مقامی نواب ارسلان کی حویلی میں میرے ساتھ گئی ہے۔ نواب ارسلان نے اُسے جس طرح روکنے کی کوشش کی ہے اس سے مجھے شک سا پڑ گیا ہے کہ کوئی نہ کوئی خاص بات ایسی ہے جس کی وجہ سے نواب ارسلان اُسے روک رہا ہے۔ تم نے بظاہر یہاں موجود کھنڈرات کی سیر کرنی ہے۔ اور تم بھی سیاح ہو۔ اور یہاں نوادرات کی تلاش میں آئے ہو۔ لیکن تم نے دراصل اس لڑکی ڈکشا کی نگرانی کرنی ہے۔ جب ڈکشا واپس دارالحکومت جائے کسی بھی طرح سے جائے تو تم نے اُسے اس وقت اغوا کرنا ہے جب وہ اکیلی ہو۔ اور پھر اُسے رانا ہاؤس لے آکر بند کر دینا اور مجھے فون کر دینا" ـــــ عمران نے جوانا کو تفصیل سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ڈکشا کے حلیے کے ساتھ ساتھ اُسے نواب ارسلان کا حلیہ اور اس کی حویلی کی بھی تفصیلات سمجھا دیں۔

"یس ماسٹر" ـــــ جوانا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اور عمران واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار ایک بار پھر دارالحکومت کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

اُسے دراصل اس بات پر شک ہوا تھا کہ نواب ارسلان نے آخر ڈکشا کو اس طرح روکنے کی کوشش کیوں کی تھی۔ پھر

رچرڈ کا اس سے ملنا اور اُسے لالچ دے کر دولت کے گڑھ نواب ارسلان کے پاس بھیجنا۔ یہ سب کچھ مشکوک نظر آ رہا تھا۔ حالانکہ بظاہر کوئی خاص بات سامنے نہ تھی۔ اس لئے اس نے جوزف اور جوانا کو یہاں بلایا تھا کہ چلو اگر کوئی بات سامنے نہ بھی آئی۔ تب بھی وہ رانا ہاؤس سے نکل کر کچھ سیر وغیرہ کر لیں گے۔

پولیس کمشنر جیکب کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑا ہوا تھا۔ وہ اس وقت اپنی سرکاری رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ کمرہ اس نے گھر پر سرکاری کام کرنے کی غرض سے دفتر کے انداز میں سجایا ہوا تھا۔ آج صبح سے اُسے مسلسل بُری خبریں مل رہی تھیں۔ گو بحیثیت پولیس کمشنر تو یہ خبریں اس کے لئے خوشگوار تھیں۔ لیکن یہ اس کا دل ہی جانتا تھا۔ کہ یہ خبریں ذاتی حیثیت سے اس کے لئے کس قدر ناخوشگوار ثابت ہو رہی تھیں۔ پہلے اُسے اطلاع دی گئی کہ لکی سٹار گیم ہاؤس میں ماسٹر ٹوڈی اور اس کے دو ساتھیوں کو اس کے دفتر میں کسی نے گولیوں سے اڑا دیا ہے۔ اور وہ پولیس فورس کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ وہاں اسے صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ کوئی معزز آدمی کاؤنٹر پر آیا اور اس نے اپنا نام الفانسو بتایا تھا۔

اور کہا تھا کہ وہ ناراک سے آیا ہے اور کاؤنٹر گرل نے اُسے دفتر بھجوا دیا تھا۔ اس کے بعد اس آدمی کو واپس جاتے ہوئے کسی نے مارک نہ کیا تھا۔ کاؤنٹر گرل سے اس نے اس الفانسو کا جو حلیہ معلوم کیا گیا تھا وہ عام سا تھا۔ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی۔ اس لئے تحقیقات کی گاڑی آگے نہ چل سکی۔ بہرحال پولیس نے قاتل کی تلاش کا کام شروع کر دیا تھا۔ لیکن پھر ابھی چند لمحے پہلے اُسے اطلاع ملی کہ ٹاپ بار کا مالک مارتھم۔ گرین گیم کلب کا مالک ٹونی اور ایک فری لانسر غنڈہ لارنس۔ ان سب کو یکے بعد دیگرے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ چاروں راس فیلڈ کے بڑے غنڈے تھے۔ اس لحاظ سے بحیثیت پولیس کمشنر جیکب کے لئے ان کی ہلاکت خاصی خوش آئند خبر تھی۔ لیکن یہ جیکب کا دل ہی جانتا تھا کہ ان خبروں سے اس کے دل پر کیا گزر رہی تھی۔ وہ کلرز کا چیف تھا۔ اور یہ چاروں افراد بھی کلرز کے اہم اور سرکردہ لوگ تھے۔ اور ان کی اس طرح اچانک ہلاکت سے ایک لحاظ سے گروپ کا ہی خاتمہ ہو گیا تھا۔ اور وہ تمام مشنز جو ان لوگوں کے ذمہ تھے ان سب پر بھی فوری طور پر کارروائی رک گئی تھی۔ اور اب اُسے نئے سرے سے اس گروپ کو بنانا پڑے گا۔ اُسے دراصل غصہ اس بات پر تھا کہ آج ان چاروں کو اس طرح کیوں اور کس نے ہلاک کیا ہو گا۔ صرف ماسٹر ٹوڈی کے قاتل کے بارے میں معلوم ہوا تھا۔ باقی کے متعلق تو کچھ بھی معلوم نہ ہو سکا تھا اور اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ یہ الفانسو کون ہو سکتا ہے۔

کیا یہ راس فیلڈ کے کسی اور گروپ کا آدمی ہے۔ یا پھر واقعی ناراک میں کسی بڑے گروپ نے کسی خاص مقصد کے لئے کلرز کا خاتمہ کیا ہے۔

ابھی وہ غصے کے عالم میں بیٹھا مٹھیاں بھینچ رہا تھا کہ یک لخت دروازہ کھلا اور اس کا ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ تھا۔

"یہ صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں" ____ ملازم نے کارڈ جیکب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس وقت میں کسی سے نہیں مل سکتا۔ جو بھی ہو اُسے کہہ دو کہ صبح دفتر آئے" ____ جیکب نے ملازم کے ہاتھ سے کارڈ لینے کی بجائے اُسے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ کارڈ دیکھ لیجئے۔ میں نے ان صاحب کو پہلے ہی کہا تھا۔ لیکن انہوں نے کہا ہے کہ وہ سنٹرل انٹیلی جنس کے آفیسر ہیں" ____ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کا افسر" ____ جیکب نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر ملازم کے ہاتھ سے کارڈ لے لیا۔

"اوہ سپیشل آفیسر سنٹرل انٹیلی جنس۔ ٹھیک ہے میں آرہا ہوں" ____ جیکب نے ملازم سے کہا اور ملازم خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپیشل آفیسر کیوں ٹپک پڑا ہے" ____

جیکب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر وہ سائیڈ پر موجود ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ وہ گھریلو لباس میں تھا اس لئے سپیشل آفیسر سے ملنے کے لئے اُسے لباس تبدیل کرنا پڑا تھا۔ چند لمحے بعد وہ ڈریسنگ روم سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائنگ روم میں ایک معزز سا آدمی بیٹھا سگار پینے میں مصروف تھا۔ ویسے جسمانی لحاظ سے وہ خاصا مضبوط آدمی نظر آرہا تھا۔

"میرا نام جیکب ہے" ____ جیکب نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے ٹارجر کہتے ہیں۔ میرا کارڈ آپ نے دیکھ ہی لیا ہو گا" ____ اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں فرمائیے۔ کیسے آنا ہوا۔ اور وہ بھی یہاں میری رہائش گاہ پر" ____ جیکب نے رسمی انداز میں مصافحہ کرنے کے بعد صوفے پر بیٹھتے ہوئے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"میں کلرز کے سلسلے میں آیا ہوں" ____ ٹارجر نے کہا تو جیکب بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا تھا۔

"کلرز ____ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" ____ جیکب نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"آپ پولیس کمشنر ہو کر یہاں کے سب سے خطرناک مجرم گروپ کلرز کے بارے میں مطلب پوچھ رہے ہیں" ____ ٹارجر کا لہجہ

خاصا سخت تھا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں اس گروپ کے بارے میں جانتا ہوں۔ لیکن آپ کا اس کلرز کے بارے میں پوچھنے کا کیا مقصد ہے" ــــ جیکب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کو خفیہ طور پر اطلاع ملی ہے کہ مقامی کلرز گروپ نے پاکیشیا میں کوئی خطرناک مشن مکمل کرنا ہے اور یہ خبر ہمارے لئے انتہائی تشویش ناک ہے۔ کیونکہ آج کل ایکریمیا اور پاکیشیا کے درمیان انتہائی دوستانہ تعلقات قائم ہیں اس لئے حکومت یہ بات پسند نہیں کر سکتی کہ ایکریمیا کا کوئی مجرم گروپ وہاں کوئی کارروائی کر کے ان تعلقات میں رخنہ اندازی کرے" ــــ ٹارجر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیکب کو حقیقتاً یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ ٹارجر بات کرنے کی بجائے اس کے جسم میں گولیاں اتار رہا ہو۔ پاکیشیا مشن کے بارے میں ابھی اس نے بحیثیت کلرز چیف، گروپ کے کسی آدمی کو تفصیل نہ بتائی تھی ــــ اس نے ماسٹر ٹوڈی اور ٹونی دونوں کو صرف الرٹ کیا تھا کہ انہیں پاکیشیا مشن پہ جانا ہے۔ اور یہ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپیشل آفیسر اس طرح بات کر رہا تھا جیسے وہ سب کچھ جانتا ہو۔

"اوہ اچھا یہ بات ہے۔ لیکن کلرز گروپ کا تو آج ہی خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس گروپ کے چار سرکردہ افراد تھے۔ اور ان چاروں کو ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے" ــــ جیکب نے اپنے

آپ کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

"ہمیں معلوم ہے۔ لیکن اس گروپ کا چیف رالف ہے۔ میں اس کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں" ــــ ٹارجر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"رالف کا صرف نام ہی سنا جاتا ہے۔ آج تک اُسے ٹریس نہیں کیا جا سکا" ــــ جیکب نے جواب دیا۔

"اس لئے کہ رالف پولیس کمشنر ہے" ــــ ٹارجر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ لیکن جیکب کے ذہن میں اس کا یہ فقرہ قیامت خیز دھماکے کا موجب بن گیا۔

"کیا ــــ کیا مطلب۔ پولیس کمشنر تو میں ہوں" ــــ جیکب نے بُری طرح بوکھلا تے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور تم ہی رالف ہو۔ خبردار اگر کوئی غلط حرکت کی" ــــ دوسرے لمحے ٹارجر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔

"تت ــــ تت ــــ تم" ــــ جیکب بے اختیار بوکھلا کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ یک لخت اس نے اس ٹارجر کو اپنے آپ پر کسی چیتے کی طرح جھپٹتے ہوئے دیکھا اور اس کے [illegible] اس کی ناک پر ایک زوردار [illegible] مگر اس قدر شدید تھی کہ اس کا [illegible] اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اس کے احساسات یک لخت فنا ہو کر رہ گئے۔

عمران دولت گڑھ سے واپسی پر ابھی فلیٹ میں پہنچا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سلیمان فلیٹ میں موجود نہ تھا اس لئے عمران خود ہی تالا کھول کر اندر آیا تھا۔ فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران۔ ایس۔ ایس۔سی۔ ڈی۔ ایس۔سی (آکسن) بآواز خود بول رہا ہوں۔ اور کہا تو یہی جاتا ہے کہ میری آواز بے حد میٹھی ہے۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھیں زیادہ مٹھاس کڑوی معلوم ہونے لگتی ہے۔ اس لئے کم سے کم میری باتیں سنیں۔ تو آپ کے حق میں بہتر ہو گا" ____ عمران کی زبان پوری رفتار سے چل رہی تھی۔

" ٹرومین بول رہا ہوں" ____ دوسری طرف سے ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ سچا آدمی بول رہا ہے۔ سچ تو خود کڑوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس پر بیچاری میری آواز کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ اس لئے بیشک اپنے دونوں کانوں کے والیوم کھول لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے ٹرومین کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

" عمران صاحب۔ پہلے یہ بتائیں کہ کیا پاکیشیا میں کوئی سائنسدان سردار نامی بھی ہیں" ____ دوسری طرف سے ٹرومین نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" سردار ____ ہاں ہیں۔ کیوں" ____ عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ ٹرومین کی طرف سے سردار کے بارے میں پوچھے جانے سے اس کے ذہن میں بے اختیار خطرے کا سائرن بج اٹھا تھا۔

" کیسے سائنسدان ہیں" ____ ٹرومین نے دوسرا سوال کیا۔

" تمہاری طرح سائنس دانوں کے ٹرومین ہیں" ____ عمران نے جواب دیا تو ٹرومین ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" عمران صاحب۔ تو آپ فوراً سردار کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کر لیجئے۔ کیونکہ انہیں اغوا کئے جانے کا مشن یہاں ایکریمیا میں بنایا جا رہا ہے۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں" ____ دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا اور پھر اس نے راس فیلڈ سے اپنے آدمی ڈلسی کی کال سے لے کر راس فیلڈ جانے اور وہاں کلرز کے خاتمے کے بعد اس پولیس کمشنر جیکب تک پہنچنے کی پوری تفصیل

بتا دی۔

"اس پولیس کمشنر جیکب نے میرے انتہائی سخت تشدد کے بعد زبان کھولی تھی۔ بحیثیت کلرز چیف اُسے یہ مشن دیا گیا تھا کہ وہ اپنے قاتل پاکیشیا بھیجے۔ اور وہاں ایک غیر ملکی گروپ کو انہوں نے قتل کرنا تھا۔ اور اس غیر ملکی گروپ نے پاکیشیا کے سائنسدان سر داور کو اغوا کر کے ایکریمیا بھجوانا تھا۔ مطلب ہے جب سر داور کو یہ گروپ اغوا کر کے ایکریمیا بھجوا دے تو کلرز اس گروپ کا خاتمہ کر دیں۔ انہیں اس گروپ کی نشاندہی وہیں پاکیشیا میں ہی کرائی جانی تھی۔ اور اُسے یہ کہا گیا تھا کہ وہ پہلے گروپ کو الرٹ رکھے۔ کسی بھی وقت انہیں پاکیشیا پہنچنے کا اشارہ دیا جا سکتا تھا۔ اور یہ مشن اُسے ایکریمیا کی کسی خفیہ تنظیم نے جس کا نام وہ نہ جانتا تھا سونپا تھا۔ یہ مشن اُسے رانگٹن کے ایک آدمی کے ذریعے ملا تھا۔ میں اس جیکب کی کوٹھی سے ہی آپ کو فون کر رہا ہوں۔ میں نے اُسے بھی ہلاک کر دیا ہے۔ اور اب میرا پروگرام ہے کہ میں رانگٹن جاؤں اور وہاں اس آدمی کو ٹریس کروں۔ جس نے یہ مشن جیکب کے سپرد کیا تھا۔ باقی تفصیلات وہیں سے ہی معلوم ہو سکتی ہیں"۔۔۔۔ ٹرڈمین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی سر داور کو اغوا نہیں کیا جا سکا۔ ورنہ وہ لوگ کلرز کو پاکیشیا پہنچنے کا کہہ دیتے۔ ٹھیک ہے۔ میں اب سنبھال لوں گا۔ تم اپنی اس کارکردگی پر میری اور پاکیشیا

دونوں کی طرف سے شکریہ قبول کرو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں عمران صاحب۔ آپ کی وجہ سے تو اب پاکیشیا بھی مجھے اپنا وطن لگتا ہے۔ بہرحال میں اس سارے سیٹ اپ کو ٹریس کر کے آپ کو پھر کال کروں گا۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ سر داور کو اغوا کئے جانے کا سن کر عمران کو واقعی ذہنی دھچکا پہنچا تھا۔ کیونکہ وہ سر داور کی پاکیشیا کے لئے اہمیت سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سر داور سے بات کرائیے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں ڈاکٹر نذیر بول رہا ہوں۔ سر داور نے دو روز بعد پاکیشیا میں ہونے والی ایک بین الاقوامی سائنس کانگریس میں ایک خصوصی ریسرچ مقالہ پڑھنا ہے۔ اس لئے وہ گذشتہ ایک ہفتے سے چھٹی پر ہیں۔ تاکہ اطمینان سے اپنے ریسرچ مقالے پر کام کر سکیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر نذیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لیتا ہوں۔ شکریہ"۔۔۔۔ عمران

نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب سرداور کی کوٹھی پر فون کر رہا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ سرداور کوٹھی میں ہی ہوں گے۔

"کون صاحب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کے ذاتی ملازم کی آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سرداور سے بات کراؤ" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ صاحب تو لیبارٹری میں ہیں یہاں کوٹھی پر تو نہیں آئے" ——— دوسری طرف سے ملازم نے کہا۔ اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن لیبارٹری سے تو وہ ایک ہفتہ ہوا چھٹی پر ہیں۔ انہوں نے کوئی ریسرچ مضمون لکھنا تھا۔ اس لئے انہوں نے چھٹی کی ہے۔ اگر وہ کوٹھی پر نہیں ہیں تو کہاں جا سکتے ہیں" ——— عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ پھر وہ یقیناً دامان گئے ہوں گے۔ کیونکہ جب بھی انہوں نے لکھنے پڑھنے کا کوئی طویل کام کرنا ہوتا ہے وہ دامان ہی جاتے ہیں۔ وہاں چنار ہاؤس نامی کوٹھی ان کی ذاتی ہے۔ زیرو پوائنٹ پر" ——— ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں فون ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ایک منٹ رکیئے۔ میرے پاس لکھا ہوا ہے۔ میں دیکھ کر بتاتا ہوں" ——— دوسری طرف سے ملازم نے کہا اور

ریسیور پر خاموشی طاری ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ملازم کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس نے عمران کے جواب دیتے پر فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبایا اور پہلے انکوائری کو رنگ کر کے اس نے دامان کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر وہ رابطہ نمبر ملا کر اس نے سرداور کے ملازم کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ریسیور اٹھا لیا گیا۔

"چنار ہاؤس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں دارالحکومت سے علی عمران بول رہا ہوں۔ سرداور کا بھتیجا۔ ان سے بات کرائیں" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ جناب۔ صاحب تو پرسوں واپس دارالحکومت چلے گئے ہیں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"انہوں نے تو ابھی وہیں رہنا تھا۔ پھر کیسے چلے گئے ہیں" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی۔ ان کا رہنے کا پروگرام تو تھا۔ لیکن پرسوں یہاں ہیلی کاپٹر پر اچانک کوئی سرکاری آدمی آئے تھے۔ وہ صاحب کے ساتھ خاص کمرے میں کافی دیر باتیں کرتے رہے۔ پھر صاحب ان کے ساتھ ہی اُسی ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر چلے گئے۔ جاتے ہوئے صاحب نے مجھے کہا کہ وہ ایک ضروری کام کی وجہ سے واپس دارالحکومت جا رہے ہیں" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تمہیں کیسے پتہ کہ وہ سرکاری آدمی تھے" ——— عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ انہوں نے خود مجھے بتا دیا تھا کہ وہ سرکاری آدمی ہیں۔ اور صاحب سے انہوں نے فوری ملنا ہے۔ میں نے صاحب سے جا کر کہا تو صاحب نے انہیں کمرے میں بلا لیا تھا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلی کاپٹر کس قسم کا تھا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر فوجی تھا جناب۔ لیکن وہ دونوں صاحبان فوجی وردی میں نہ تھے۔ سوٹوں میں تھے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کے حلیے بتاؤ۔ یہ ضروری ہے۔ صحیح صحیح بتانا۔ کیونکہ خطرہ ہے کہ سرداور کو کہیں اغوا نہ کر لیا گیا ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ صاحب۔ اغوا نہیں کیا گیا۔ میرے سامنے وہ خود اپنی مرضی سے گئے ہیں"۔۔۔ ملازم نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے حلیے بتا دیئے۔ لیکن وہ عام سے حلیے تھے۔ باوجود عمران کے پوچھنے کے کوئی خاص بات وہ ملازم نہ بتا سکا تھا۔ اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ سرداور کو اغوا کیا جا چکا ہے۔ وہ کچھ دیر صوفے پر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔اے۔ ٹو سیکرٹری خارجہ"۔۔۔ دوسری طرف سے سرسلطان کے پی۔اے کی آواز سنائی دی۔

"میں عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران

نے خلافِ معمول انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ خیریت"۔۔۔ سرسلطان نے پوچھا۔

"جناب۔ مجھے ایکریمیا سے ایک ایجنٹ نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کوئی گروپ پاکیشیا کے سائنس دان سرداور کو اغوا کرنے کا سوچ رہا ہے۔ چنانچہ ان کی حفاظت کا انتظام کر لیا جائے۔ اس پر میں نے لیبارٹری فون کیا تو معلوم ہوا کہ دو روز بعد پاکیشیا میں کوئی بین الاقوامی سائنس کانگریس ہو رہی ہے۔ جس میں سرداور نے کوئی خصوصی ریسرچ پیپر پڑھنا ہے۔ اس لئے وہ ایک ہفتے سے چھٹی پر ہیں۔ تاکہ ریسرچ پیپر تیار کر سکیں۔ اس پر میں نے کوٹھی فون کیا تو پتہ چلا کہ وہاں وہ سرے سے آئے ہی نہیں۔ ملازم نے البتہ مجھے داماں کے چنار ہاؤس کا پتہ بتایا جو سرداور کی ملکیت ہے۔ اور سرداور وہاں لکھنے پڑھنے کا کام کرتے ہیں۔ اس پر میں نے وہاں فون کیا تو وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ دو آدمی کسی فوجی ہیلی کاپٹر پر دو روز پہلے وہاں پہنچے اور سرداور کو اس ہیلی کاپٹر میں بٹھا کر لے گئے ہیں۔ سرداور نے جاتے ہوئے ملازم سے کہا کہ وہ واپس دارالحکومت جا رہے ہیں۔ اس کا یہی مطلب نکلتا ہے۔ کہ سرداور کو اغوا کر لیا گیا ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ سرداور تو پاکیشیا کے انتہائی اہم سائنسدان

ہیں۔ انہیں تو ہر صورت میں برآمد ہونا چاہیئے۔ پھر تم نے کیا کیا ہے" سر سلطان نے انتہائی پریشان لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں تو بہرحال ان کی برآمدگی پر کام کروں گا۔ آپ کو میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ دامان سے جس ہیلی کاپٹر سے انہیں لے جایا گیا ہے۔ وہ فوجی ہیلی کاپٹر بتایا گیا ہے۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو اپنے طور پر جس قدر ضروری سمجھیں بریف کر کے اس ہیلی کاپٹر کا سراغ لگانے کا حکم دے دیں۔ کیونکہ یہ ان لوگوں کی مخصوص فیلڈ ہے۔ جلدی اس کا سراغ لگا لیں گے۔ پھر آپ مجھے بتا دیں گے" ——— عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں ابھی بات کرتا ہوں۔ یہ تو انتہائی اہم اور سیریس مسئلہ بن گیا ہے" ——— دوسری طرف سے سر سلطان نے پریشان لہجے میں کہا۔ اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

صورت حال واقعی بے حد الجھی ہوئی تھی۔ کیونکہ سر داور کو دو روز قبل دامان سے اغوا کیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے تو اب تک انہیں پاکیشیا سے باہر لے جایا گیا ہوگا۔ لیکن ادھر ٹرومین کی کال سے یہی پتہ چلتا تھا کہ سر داور کو ابھی اغوا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اُسے اغوا کرنے والے گروپ کے خاتمے کے لئے کلرز کو پاکیشیا جانے کا ابھی اشارہ نہیں دیا گیا تھا۔ اس لئے وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کرے۔ پھر کافی دیر تک سوچنے کے بعد آخر کار اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ ٹرومین کو کال کر کے اُسے بتا دے کہ سر داور

کو اغوا کیا جا چکا ہے۔ تاکہ وہ وہاں اپنا کام تیزی سے مکمل کر سکے۔ اُسے ٹرومین کی صلاحیتوں کا علم تھا۔ کہ اگر سر داور کو ایکریمیا پہنچا دیا گیا ہے۔ تو ٹرومین بہرحال انہیں ٹریس کرے گا۔ چنانچہ وہ اٹھا اور خصوصی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ ٹرومین کو سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کر سکے۔

اسٹر کام کی گھنٹی بجتے ہی ساتھ بیٹھے ہوئے ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔۔ ٹرومین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ کنگ ٹام بول رہا ہوں۔ گرن کا سراغ لگا لیا گیا ہے۔ وہ نواحی قصبے آرجمنڈ میں ایک چھوٹی سی بار کا مالک ہے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ تو ٹرومین چونک کر کرسی پر سیدھا ہو گیا۔

"کیا اس بات کا یقین کر لیا گیا ہے کہ یہ وہی گرن ہے جس نے کلرز کے چیف رالف کو پاکیشیا والا کیس ریفر کیا تھا" ۔۔۔۔ ٹرومین نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس باس۔ اس کا پتہ چلنے پر اس کے خلاف مکمل انکوائری کی گئی ہے۔ گرن پہلے راس فیلڈ میں ہی رہتا تھا۔ جیکب کے ساتھ اس کا گہرا دوستانہ تعلق رہا ہے۔ اور اب بھی یہ راس فیلڈ آتا جاتا

رہتا ہے۔ اور جیکب کے گھر ہی ٹھہرتا رہا ہے۔ راونگٹن میں اس کے زیر زمین گروپس سے انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ اور وہ مڈل مین کا کردار ادا کرتا ہے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے جواب دیا گیا۔

"او کے۔ اسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ میں وہیں آ رہا ہوں" ۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یک لخت اس کے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی سے کلائی پر ضربیں لگنی شروع ہو گئیں۔ تو وہ بے اختیار چونک کر مڑا۔ اور پھر عقبی دیوار میں ایک دروازہ کھول کر وہ ملحقہ کمرے میں آ گیا۔ اس نے جلدی سے وہاں موجود ایک الماری کھولی اور اس میں موجود ایک جدید ماڈل کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا۔ تو اس کی کلائی پر ضربیں لگنی بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ایک آواز نکلنے لگی اور ٹرومین چونک پڑا۔ کیونکہ کال عمران کی طرف سے کی جا رہی تھی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ اوور" ۔۔۔۔ مسلسل یہی کال دی جا رہی تھی۔ اور ٹرومین نے جلدی سے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ ٹرومین اٹنڈنگ یو اوور" ۔۔۔۔ ٹرومین نے بٹن دبا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹرومین۔ تم کہاں سے کال ریسیو کر رہے ہو اوور" ۔۔۔۔ عمران

نے پوچھا۔

"واشنگٹن سے۔ کیوں اوور" ـــــ ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہاری اطلاع کے بعد میں نے یہاں پڑتال کی ہے۔ سائنسدان سر داور کو دو روز قبل اغوا کر لیا گیا ہے اوور" ـــــ عمران نے کہا تو ٹرومین بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیسے۔ ابھی تو ان کا منصوبہ بن رہا تھا اوور" ـــــ ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے عمران نے اُسے سر داور کی لیبارٹری سے چھٹی اور پھر دارالحکومت سے فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعہ ان کے اغوا کی پوری تفصیل بتا دی۔

"ابھی آپ کی کال آنے سے پہلے میرے آدمی نے مجھے کال کی ہے کہ اس نے اس درمیانی واسطے کو ٹریس کر لیا ہے۔ جس نے کلرز کے چیف کو پاکیشیا والا مشن دیا تھا۔ اور میں اس سے پوچھ گچھ کے لئے جا ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ بہرحال اب میں اس پوائنٹ کو سامنے رکھ کر بھی اس سے معلومات حاصل کر دوں گا اور اگر سر داور کو ایکریمیا لایا گیا ہے تو آپ بے فکر رہیں۔ میں انہیں ٹریس کر لوں گا اوور" ـــــ ٹرومین نے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹرومین۔ سر داور پاکیشیا کے انتہائی اہم ترین سائنسدان ہیں۔ یوں سمجھو کہ وہ پاکیشیا کی ناک ہیں۔ ویسے بھی ذاتی طور پر وہ میرے استاد بھی ہیں اور بزرگ بھی۔ اس لئے میں ان کے اغوا کو میرے سے برداشت ہی نہیں کر پا رہا۔ مجھے چاہے پوری دنیا میں قیامت

کیوں نہ برپا کرنی پڑے۔ میں سر داور کی زندگی اور ان کی برآمدگی کے لئے ایسی قیامت توڑنے سے بھی دریغ نہ کروں گا۔ تم صرف مجھے اتنی معلومات مہیا کر دو کہ سر داور کو پاکیشیا سے اغوا کر کے کہاں لے جایا گیا ہے۔ اس کے بعد میں باقی کام خود ہی کر لوں گا اوور" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ مجھ پر اعتماد کریں عمران صاحب۔ میں جلد ہی سر داور کا اتہ پتہ معلوم کر لوں گا اوور" ـــــ ٹرومین نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہاری کال کا شدت سے منتظر رہوں گا اوور اینڈ آل" دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

ٹرومین نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اُسے اٹھا کر دوبارہ الماری میں رکھ کر اس نے الماری بند کی اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے جس انداز میں سر داور کا ذکر کیا تھا اس سے اُسے یہ بات حتمی طور پر سمجھ آ گئی تھی۔ کہ سر داور پاکیشیا کے لئے کس قدر اہم آدمی ہے۔ اور اُسے یقین تھا کہ عمران کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ سر داور کو کہاں رکھا گیا ہے۔ وہ قیامت بن کر وہاں ٹوٹ پڑے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن کے مطابق عمران پر اپنی صلاحیتوں کو ثابت کرنے کا اُسے یہ بہترین موقع ملا تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہوئے سر داور کو خود ہی برآمد کر کے پاکیشیا پہنچا دے گا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار واشنگٹن کی وسیع اور فراخ سڑکوں پر

دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ رانگٹن میں اس کی نئی تنظیم بلیک ایگل کا باقاعدہ سیکشن موجود تھا اور کنگ ٹام اس سیکشن کا انچارج تھا۔ اور چونکہ جیکب نے درمیانی آدمی کا نام گمرن بتایا تھا اور اس کی رہائش گاہ کے سلسلے میں رانگٹن کا ہی پتہ دیا تھا۔ اس لئے ٹرومین راس فیلڈ سے براہِ راست رانگٹن ہی پہنچا تھا۔ لیکن جیکب کا بتایا ہوا پتہ بے سود ثابت ہوا تھا۔ کیونکہ گمرن وہاں نہ رہتا تھا۔ اور نہ ہی اس علاقے کے لوگ گمرن نام کے کسی آدمی سے واقف تھے۔ چنانچہ ٹرومین نے کنگ ٹام کے ذمے لگایا تھا کہ وہ فوری طور پر اس گمرن کا کھوج لگائے اور اب کنگ ٹام نے ہی اُسے بتایا تھا کہ اس نے گمرن کا کھوج لگا لیا ہے۔ اور عمران کی کال نے اُسے بہرحال یہ فائدہ ضرور دیا تھا کہ وہ اب گمرن سے مکمل تفصیلات حاصل کر سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔

" وہ گمرن آ گیا ہے " ——— ٹرومین نے سیکشن چیف کنگ ٹام سے جو ایک درمیانے قد لیکن پھرتیلے جسم کا مالک نوجوان تھا وہاں پہنچتے ہی پوچھا۔

" یس باس۔ ابھی چند منٹ پہلے ہی پہنچا ہے۔ میں نے اُسے ڈارک روم میں پہنچا دیا ہے " ——— کنگ ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین سر ہلاتا ہوا ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں تشدد کے جدید ترین آلات کے ساتھ ساتھ قدیم آلات بھی موجود تھے۔ ایک لحاظ سے یہ مکمل ٹارچر سیل ہی نظر آ رہا تھا۔ کمرے کے درمیان فرش میں نصب لوہے کی مخصوص کرسی پہ

ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور جسم راڈز سے جکڑا ہوا تھا۔

" اسے ہوش میں لے آؤ " ——— ٹرومین نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کنگ ٹام سے کہا اور کنگ ٹام نے ڈارک روم میں موجود ایک پہلوان نما آدمی کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے کرسی کی طرف بڑھا اور اس نے جاتے ہی اس بے ہوش آدمی کے چہرے پہ زوردار تھپڑوں کی بارش کر دی۔ چند تھپڑ کھانے کے بعد اس آدمی کے حلق سے کراہ نکلی اور وہ ہوش میں آ گیا۔ وہ پہلوان نما آدمی پیچھے ہٹ گیا۔ اس آدمی کا چہرہ لمبوترا اور ٹھوڑی آگے کو نکلی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں سرخی تھی۔ اس کے چہرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ فطری طور پر انتہائی لالچی آدمی ہے۔ دولت کے لئے اپنے آپ کو بھی فروخت کر دینے سے دریغ نہ کرے گا۔

" کک ـــ کک ـــ کون ہو تم۔ میں کہاں ہوں " ——— اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی حیرت سے سامنے کھڑے ٹرومین اس کے پیچھے کھڑے کنگ ٹام اور سائیڈ پہ کھڑے اس پہلوان نما آدمی اور کمرے کی ساخت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام گمرن ہے اور تم راس فیلڈ کے کلرز چیف رالف عرف جیکب کے دوست ہو " ——— ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" میرا نام واقعی گمرن ہے۔ لیکن یہ رالف۔ جیکب۔ کلرز۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرا ان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے " ——— گمرن نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اور سیف سے دس لاکھ ڈالر نکال لاؤ" ___ ٹرومین نے کنگ ٹام کو اس کا نام لئے بغیر ہدایت دیتے ہوئے کہا اور کنگ ٹام خاموشی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"دس لاکھ ڈالر۔ کیا مطلب۔ یہ رقم تم نے کیوں منگوائی ہے۔ تم کون ہو" ___ گمرن نے اور زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے منگوائی ہے۔ مجھے چند معلومات چاہئیں اور بالکل درست معلومات۔ اور میں یہ معلومات باقاعدہ خریدنا چاہتا ہوں۔ اگر تم یہ معلومات فروخت کرو گے تو دس لاکھ ڈالر تمہیں مل جائیں گے اور تمہیں یہاں سے زندہ واپس بھی بھجوا دیا جائے گا۔ دوسری صورت میں تم یہاں موجود آلات تو دیکھ ہی رہے ہو۔ تمہاری روح بھی ان آلات کی وجہ سے معلومات مہیا کرنے پر مجبور ہو گی لیکن اس صورت میں نہ ہی تمہیں دولت مل سکے گی اور نہ زندگی۔ جب کہ انتہائی ہولناک عذاب بھی تمہیں بھگتنا پڑے گا" ___ ٹرومین نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کنگ ٹام واپس آیا تو اس نے دونوں ہاتھوں میں بڑی مالیت کے نوٹوں کی دس گڈیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔

"ایک گڈی گمرن کے قریب لے جاؤ۔ یہ ہوشیار آدمی ہے۔ دیکھ کر ہی سمجھ جائے گا کہ یہ اصلی نوٹ ہیں" ___ ٹرومین نے کہا اور کنگ ٹام گڈیاں اٹھائے گمرن کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ اصلی ہیں بالکل اصلی ہیں۔ تم کیسی معلومات چاہتے ہو" ___ گمرن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"یہ گڈیاں اس کے سامنے فرش پر رکھ دو" ___ ٹرومین نے

گمرن کو جواب دینے کی بجائے کنگ ٹام سے مخاطب ہو کر کہا اور کنگ ٹام نے گڈیاں فرش پر گمرن کے سامنے رکھ دیں اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔

"سنو۔ میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ اور وقت بچانے کے لئے ہی تمہیں اتنی کثیر دولت بھی دے رہا ہوں۔ ورنہ تم ہمارے قبضے میں ہو۔ ہم تشدد کر کے بھی تم سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس طرح کچھ وقت لگ جائے گا۔ اس لئے اسے میری طرف سے مہربانی سمجھو اور یہ بھی سن لو کہ میں نہ ہی فضول سوالات سننے کا عادی ہوں اور نہ اپنی بات دوہرانے کا۔ اس لئے پہلے میری بات کو غور سے سن لو۔ اس کے بعد جواب دے دو۔ ورنہ پھر یہ دولت والی آفر ختم ہو جائے گی۔ اور ہولناک تشدد کا آغاز ہو جائے گا" ___ ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

"یقین کرو۔ اگر مجھے معلوم ہو گا تو میں ضرور بتا دوں گا" ___ گمرن نے کہا۔ اور اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔

"درمیان میں مت بولنا اور نہ کوئی سوال کرنا۔ سنو تم نے کسی تنظیم کی طرف سے مڈل مین کا کردار ادا کرتے ہوئے پولیس کمشنر جکیب کو کلرز کے لئے ایک مشن دیا ہے۔ کہ کلرز نے پاکیشیا میں جا کر اس گروپ کو قتل کرنا ہے۔ جو وہاں سے ایک سائنس دان کو اغوا کرے گا۔ جکیب ہلاک ہو چکا ہے۔ اور اس نے تمہاری نشاندہی کر دی ہے۔ اور جکیب کے ساتھ ساتھ کلرز کا بھی خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ تم مجھے بتاؤ گے کہ تمہیں یہ مشن کس تنظیم نے دیا ہے۔

اور اس تنظیم کا سربراہ کون ہے۔ اس کے متعلق مکمل معلومات۔ اور یہ بھی کہ اس سائنس دان کو کہاں پہنچایا جانا تھا اور کب۔ اگر تم نے یہ سب کچھ درست طور پر بتا دیا تو یہ دولت تمہاری ہو گی۔ اور تم زندہ سلامت باہر۔ لیکن اگر تم نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا۔ ڈاج دینے کی کوشش کی۔ غلط معلومات مہیا کیں یا پھر معلومات دینے سے انکار کر دیا۔ تو پھر دوسری کارروائی فوراً ہی شروع ہو جائے گی۔ اور یہ بات بھی سن لو کہ جو کچھ میں نے تم سے پوچھا ہے۔ اس کے بیشتر جوابات کا مجھے پہلے سے علم ہے۔ لیکن میں تمہارے جواب سے چند گم شدہ کڑیاں جوڑنا چاہتا ہوں اور بس۔ اس لئے جو کچھ جواب دینا سوچ سمجھ کر دینا" ——— ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ جو کچھ میں بتاؤں گا تم اُسے خفیہ رکھو گے۔ میرا مطلب ہے۔ درمیان میں میرا نام نہ آئے گا۔ اور تم واقعی یہ دولت مجھے دے کر زندہ چھوڑ دو گے" ——— گرن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کسی وعدے کی ضرورت نہیں۔ تم جس پوزیشن میں ہو۔ اگر میں نے دولت نہ دینی ہوتی تو مجھے آفر کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی" ——— ٹرومین نے اُسی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ کلرز کے لئے مشن میں نے سکارپین سے حاصل کیا ہے۔ سکارپین ناراک کی ایک خفیہ مجرم تنظیم ہے۔ جو صرف ۔ موں میں ہاتھ ڈالتی ہے۔ اب یہ مجھے معلوم

نہیں کہ اس نے اس سائنسدان کو کس کے لئے اغوا کرانا تھا اور کہاں پہنچانا تھا۔ بہرحال سکارپین جس کا چیف بالڈون ہے۔ جس کا ناراک میں بہت بڑا بزنس ہے۔ شراب کا بزنس۔ اس کی کمپنی کا نام بالڈون انٹرنیشنل ہے۔ اور اس کمپنی کا صدر دفتر ففتھ ایونیو میں ہے۔ لیکن بالڈون زیادہ تر سپر ٹاپ کلب میں ہی اٹھتا بیٹھتا ہے۔ یہ کلب اس کی ہی ملکیت ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ اس نے پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کرانا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اغوا کرنے والوں کو وہیں ہلاک کر دیا جائے۔ تاکہ کسی کو یہ کلیو ہی نہ مل سکے کہ سائنسدان کو کہاں لے جایا گیا ہے۔ اس کے لئے اُسے پیشہ ور قاتلوں کی ضرورت تھی۔ میں نے اس سے کلرز کا نام لیا تو وہ آمادہ ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اس سے سودا کیا۔ اپنا کمیشن بھی۔ اور مشن جیکب کو دے دیا۔ لیکن بالڈون نے کہا تھا کہ کلرز اس وقت پاکیشیا جائیں گے جب وہ اطلاع دے گا۔ اس سے پہلے نہیں۔ البتہ وہ پوری طرح الرٹ رہیں۔ کیونکہ اشارہ ملتے ہی انہیں فوری اور تیز کارروائی کرنی ہو گی۔ مزید تفصیلات بھی انہیں عین وقت پر ہی مہیا کی جائیں گی۔ اور ابھی تک بالڈون نے کوئی اشارہ نہیں کیا" ——— گرن نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اس بالڈون کا فون نمبر کیا ہے" ——— ٹرومین نے پوچھا۔

"سپر ٹاپ کلب کے فون پر اس سے بات ہو سکتی ہے" ——— گرن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بھی بتا دیا۔

"وائرلیس فون لے آؤ" ۔۔۔۔ ٹرومین نے کنگ ٹام سے کہا اور کنگ ٹام ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ وائرلیس فون پیس لے آیا۔ ٹرومین نے اس سے فون پیس لے لیا۔

"سنو۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سے اس سائنسدان کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اس لئے تم نے بالڈون سے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس سائنس دان کو اغوا کر کے کہاں پہنچایا گیا ہے یا کس تنظیم کے حوالے کیا گیا ہے۔ اس صورت میں تمہیں یہ دس لاکھ ڈالر مل سکتے ہیں۔ ورنہ پھر یہ رقم بالڈون کے حوالے کر دی جائے گی" ۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گرن کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے اس میں موجود سپیشل لاؤڈر سسٹم بھی آن کر دیا۔

"سپر ٹاپ کلب" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین نے آگے بڑھ کر فون پیس گرن کے کان کے ساتھ لگا کر اسے اس کے کان اور کاندھے کے درمیان پھنسا دیا اور خود پیچھے ہٹ گیا۔

"ہیلو۔ گرن بول رہا ہوں۔ بالڈون سے بات کراؤ" ۔۔۔۔ گرن نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور آواز بخوبی سب کو سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو۔ بالڈون بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے" ۔۔۔۔ چند لمحوں

بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"بالڈون۔ میں گرن بول رہا ہوں۔ رالگٹن سے۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ کسی گروپ نے راس فیلڈ میں کلرز کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس لئے وہ مشن جو تم نے مجھے کلرز کے لئے دیا تھا اب پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب یہ مشن کسی دوسری تنظیم کو دینا ہوگا۔ اس لئے پوچھا ہے کہ تم اس کے لئے کس کو پسند کرو گے" ۔۔۔۔ گرن نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی کلرز کے خاتمے کی اطلاع مل چکی ہے۔ لیکن اب مشن کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ کیونکہ جس پارٹی نے مجھے مشن دیا تھا اس نے یہ مشن کسی وجہ سے فوری طور پر منسوخ کر دیا ہے۔ اور جو رقم ایڈوانس کے طور پر دی گئی وہی ہمارا معاوضہ طے ہوا ہے۔ اس لئے اب اس مشن کو بھول جاؤ" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

ٹرومین کے اشارے پر کنگ ٹام نے آگے بڑھ کر وائرلیس فون پیس پکڑ لیا۔

"اوکے۔ تم نے چونکہ تعاون کیا ہے۔ اس لئے تمہاری زندگی بھی محفوظ ہو گئی ہے اور رقم بھی تمہاری ہو گئی۔ لیکن کیا تم بتا سکتے ہو کہ بالڈون کو یہ مشن کس پارٹی نے دیا ہوگا۔ کوئی اندازہ" ۔۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہوں۔ بے شمار تنظیمیں ہو سکتی ہیں" ۔۔۔۔ گرن نے جواب دیا۔

"ابھی تم یہیں رہو گے۔ ابھی میں نے کچھ کام مکمل کرنے ہیں" ۔۔۔۔

ٹرومین نے کہا۔ اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کنگ ٹام بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

"باس۔ اسے گولی سے نہ اڑا دیں"۔۔۔۔ کنگ ٹام نے باہر آ کر کہا۔

"نہیں۔ اُسے رقم دے کر اس اڈے سے باہر نکال دو۔ کیونکہ میں کوئی وعدہ خلافی نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے بعد میری ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ پھر تمہارا اسیکشن جانے اور گرین جانے۔ میں نے اب فوری طور پر نارک جانا ہے تاکہ اس بالڈون سے مزید معلومات مہیا ہو سکیں۔ میں ایر چارٹرڈ کمپنی سے خصوصی جیٹ طیارہ چارٹرڈ کرا کر نارک جاؤں گا۔ تم کار وہاں سے واپس منگوا لینا"۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔ اور پھر وہ کار کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ سردار کے اغوا کی وجہ سے وہ ذہنی طور پر بُری طرح الجھ گیا تھا۔ ایک تو سردار کے اس طرح اغوا کر لئے جانے سے اُسے شدید ذہنی دھچکا پہنچا تھا۔ دوسرا اغوا کرنے والوں کا کوئی سراغ بھی نہ لگ رہا تھا۔ ملٹری انٹیلی جنس تو اس ہیلی کاپٹر کا بھی سراغ نہ لگا سکی تھی۔ جس سے دامان سے سردار کو اغوا کیا گیا تھا۔ لیکن عمران نے دامان میں ایک اور آدمی کے ذریعے یہ معلوم کر لیا تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر فوجی نہ تھا بلکہ فوجی کلر میں ضرور تھا۔ اور اُسے وہاں ایک کمپنی سیاحوں کو کرائے پر دیتی تھی۔ اور اس کمپنی کے مطابق ہیلی کاپٹر ان سے دو سیاحوں نے کرائے پر لیا تھا اور نقد رقم

بطور زرضمانت جمع کرا دی تھی۔ پھر ایک گھنٹے بعد انہیں فون پر اطلاع دی گئی کہ ہیلی کاپٹر خراب ہو گیا ہے۔ اور داماں سے تقریباً چالیس کلومیٹر دور ایک تفریحی مقام ہٹ گار میں کھڑا ہے۔ لیکن جب کمپنی کے ماہرین وہاں پہنچے تو ہیلی کاپٹر درست حالت میں تھا۔ اس کے بعد کسی نے کمپنی سے رابطہ نہیں کیا۔ اور ان سیاحوں کا اور کوئی پتہ نہ چل سکا ہے۔ اور ان کی دی ہوئی رقم بھی ابھی تک کمپنی کے پاس ہی بطور امانت موجود ہے۔ چنانچہ عمران نے بطور ایکسٹو سیکرٹ سروس کے ممبران کو وہ حلیے بتا کر جو اس کمپنی سے ان سیاحوں کے معلوم ہوتے تھے۔ انہیں تلاش پر لگا دیا تھا اور ساتھ ہی اس نے بلیک زیرو کو بھی کہہ دیا تھا کہ جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے وہ اُسے یہاں فلیٹ پر فون کر دے۔ اور اب گھنٹی بجنے پر اُسے فوری خیال یہی آیا تھا۔ کہ کال بلیک زیرو کی طرف سے ہی ہو گی۔

"داور بول رہا ہوں۔ تم نے لیبارٹری بھی فون کیا تھا اور رہائش گاہ پر بھی۔ خیریت ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرداور کی بڑی مطمئن سی آواز سنائی دی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سر سے لے کر پیر تک برف کے سمندر میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو۔ جس سرداور کے لئے وہ اس قدر پریشان تھا وہ پوچھ رہے تھے کہ خیریت ہے۔

"آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"رہائش گاہ سے۔ کیوں"۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"آپ داماں سے ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر کہاں گئے تھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم نے تو واقعی میرے لئے باقاعدہ جاسوسی کر ڈالی ہے۔ داماں میں میرے پاس شوگران کے ایک سائنسدان کی طرف سے پیغام آیا تھا۔ پاکیشیائی سرحد سے قریب ہی وہ ایک لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور انہیں کسی سائنسی مسئلے میں مشکل پیش آ گئی تھی۔ وہ میرے گہرے دوست بھی ہیں۔ اور چونکہ وہ یہ نہ چاہتے تھے۔ کہ حکومت شوگران یا حکومت پاکیشیا کو اس بات کا سرکاری طور پر علم ہو سکے کہ میں نے ان کی لیبارٹری میں جا کر ان کی مدد کی ہے۔ اس لئے انہوں نے باقاعدہ جاسوسوں والا کام کر ڈالا۔ ہیلی کاپٹر کے ذریعے مجھے داماں سے کچھ دور ایک تفریحی مقام ہٹ گار لے جایا گیا۔ اور وہاں سے جیپ میں سوار ہو کر ہم پہاڑی علاقوں میں سفر کرتے ہوئے ایک خاص مقام پر پہنچے جہاں وہ سائنس دان جن کا نام ستونو ہے۔ موجود تھے۔ ان سے بات چیت ہوئی۔ پھر وہ مجھے خفیہ طور پر اپنی لیبارٹری میں لے گئے۔ جہاں میں ایک رات رہا۔ بہرحال ان کی مشکل دور ہو گئی۔ چنانچہ اُسی طرح جیپ پر سوار ہو کر ہم واپس ہٹ گار پہنچے اور وہاں سے کار کے ذریعے وہ مجھے دارالحکومت میری رہائش گاہ پر چھوڑ گئے۔ یہاں میں ابھی تھوڑی دیر پہلے پہنچا ہوں تو مجھے ملازم سرور نے بتایا کہ تمہارا فون آیا تھا۔ میں نے لیبارٹری اپنے اسسٹنٹ ڈاکٹر نذیر سے بات کی تو اس نے بھی یہی بتایا کہ تم نے وہاں فون کیا تھا۔ چنانچہ میں نے سوچا کوئی خاص

کام ہی ہوگا ۔ کیا بات تھی ۔ کیا کوئی مسئلہ درپیش تھا ۔۔۔۔ سر داور نے کہا ۔

" اب کیا بتاؤں ۔ آپ کی اس پرسکون آواز سننے کے لئے نجانے میں نے کتنا خون جلایا ہے ۔ اور سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو کتنا پریشان رہا ہے ۔ اس وقت بھی پوری سیکرٹ سروس آپ کی تلاش کے لئے حرکت میں ہے " ۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" ارے ۔ وہ کیوں ۔ مجھے کیا ہوا تھا " ۔۔۔۔ سر داور نے حیران ہو کر پوچھا ۔

" پہلے یہ بتائیے کہ کیا پاکیشیا میں کوئی اور سائنس دان آپ کے ہم نام ہیں ۔ میرا مطلب ہے ۔ نام بھی آپ کا اور ساتھ ہی انہیں سر کا بھی خطاب ملا ہوا ہو " ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" نہیں ۔ ہم نام بھی کوئی نہیں ہے ۔ آخر تم کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو ۔ کھل کر بتاؤ کیا مسئلہ ہے " ۔۔۔۔ سر داور نے اس بار قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" چیف کو ایکریمیا سے ایک خفیہ اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا کے سائنس دان سر داور کو اغوا کرنے کے لئے ایک خفیہ تنظیم پاکیشیا پہنچ چکی ہے ۔ اور ان کا منصوبہ یہ ہے کہ جو لوگ آپ کو اغوا کریں انہیں ایک دوسری پیشہ ور قاتل تنظیم کے ذریعے وہیں پاکیشیا میں ہی ختم کرا دیا جائے ۔ تاکہ آپ کے اغوا کا کلیو ہی نہ مل سکے ۔ چنانچہ چیف نے سیکرٹ سروس کو الرٹ کر دیا اور ساتھ ہی مجھے بھی حکم سنا دیا کہ اپنے بزرگوار کی حفاظت کرو ۔ کہیں اس عمر میں پھسل نہ جائیں " ۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

" تم ۔ شریر آدمی ہو ۔ اچھی بھلی بات کرتے کرتے پٹڑی سے کیوں اتر جاتے ہو ۔ اب میری عمر رہی ہے پھسلنے کی " ۔۔۔۔ سر داور نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا ۔

" اس عمر میں تو پھسلنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے ۔ جناب ۔ کیونکہ جوانی کا زور تو ہوتا نہیں کہ پیر جمے رہیں " ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا ۔ اور سر داور ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے ۔

" اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم اتنے پریشان کیوں تھے ۔ بہرحال میری طرف سے چیف کا شکریہ ادا کر دینا کہ انہیں مجھ جیسے عام سے آدمی کے لئے اس قدر پریشانی اٹھانی پڑی ۔ میں ان کا بے حد ممنون ہوں " ۔۔۔۔ سر داور نے کہا ۔

" اوہ ۔ میں نے جو خون جلایا ہے اس کا کیا ہوگا " ۔۔۔۔ عمران نے روٹھ جانے والے انداز میں کہا ۔

" تم فکر نہ کرو ۔ میں جس مسئلے کے لئے شونو سائنس دان کے پاس گیا تھا وہ مصنوعی خون کا ہی مسئلہ تھا ۔ جیسے ہی وہ اسے بنا لینے میں کامیاب ہو گئے ۔ میں کنستر بھر کر لے آؤں گا تمہارے لئے " ۔۔۔۔ سر داور نے ہنستے ہوئے جواب دیا ۔

" مصنوعی خون ۔۔۔۔ کیا مطلب ۔ مصنوعی خون بنانے سے کیا فائدہ ہوگا " ۔۔۔۔ عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا ۔

" عام سا فائدہ تو ظاہر ہے کہ خون کی بیماریوں والے مریضوں کو یہ

مصنوعی خون کام دے گا۔ زخمیوں اور آپریشنوں کے سلسلے میں بھی کام
آئے گا۔ میرا مطلب ہے۔ انسانی جان بچانے کے لئے اہم ایجاد ہے۔
لیکن اس کا ایک دفاعی استعمال بھی سوچا گیا ہے۔ تمہیں تو معلوم
ہی ہوگا کہ ایسی لیبارٹریاں جن میں اٹیمک تابکاری کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔
وہاں سائنس دان اور دوسرا کام کرنے والا عملہ باوجود زبردست حفاظتی
اقدامات کے ناقابل علاج بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس
تابکاری کا سب سے زیادہ اثر خون کے خلیات پر ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ
ان لیبارٹریوں اور حساس جگہوں پر کام کرنے والے سائنس دانوں اور
دوسرے عملے کے افراد کے جسموں میں مصنوعی خون جس میں خاص طور پر
یہ تاثیر رکھی جائے گی کہ وہ تابکاری سے اثر پذیر نہ ہو سکے۔ ٹرانسفر کر
دیا جائے گا۔ اس لئے ایسے دفاعی آلات کی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ
تیز رفتاری سے حاصل کیا جانا ممکن ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس
مصنوعی خون میں ایسے کیمیکلز بھی ملا دیئے جائیں گے جو ذہنی خلیات
کی طاقت کو بے حد بڑھا دیں گے۔ اس طرح عام سا سائنس دان بھی
ذہنی طور پر انتہائی طاقتور ہو جائے گا۔ بس یوں سمجھو کہ سپر سائنسدان
تیار ہو سکیں گے۔ بہرحال یہ تو ابتدائی امکانات ہیں۔ جب اس پر کام
آگے بڑھے گا۔ تو اور نجانے کتنے اہم امکانات سامنے آئیں گے"۔۔۔۔
سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ واقعی یہ تو ایک انقلابی ایجاد ہو گی"۔۔۔ عمران
نے کہا۔

"ہاں۔ انقلابی بھی اور سپر بھی۔ اس لئے اس کا نام بھی سپر بلڈ رکھا

گیا ہے"۔۔۔ سرداور نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ سرداور۔ اب یہ آپ کے اغوا والا مسئلہ تو بہرحال ختم
ہو گیا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ سائنس کانگریس کے دوران آپ کو اغوا
کئے جانے کا پلان بنایا جائے۔ چنانچہ آپ نے محتاط بھی رہنا ہے ویسے
میں ایسے انتظامات کرا دوں گا جس سے اگر کوئی خطرہ پیدا ہوا بھی
تو اس سے نمٹ لیا جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کی فکر مت کرو۔ وہ کانفرنس فی الحال کسی وجہ سے
ملتوی ہو گئی ہے۔ اب دوبارہ اس کی ڈیٹ دی جائے گی"۔ اب میں
واپس لیبارٹری جا رہا ہوں۔ اور تم جانتے ہو کہ وہاں کسی قسم کے
خطرے کا کوئی امکان نہیں ہے"۔۔۔ سرداور نے کہا۔ اور عمران
نے او۔ کے کہہ دیا۔ پھر سرداور نے جب ریسیور رکھا تو عمران نے
ایک طویل سانس لیا۔ اور کریڈل دبا کر اس نے بلیک زیرو کو ساری
بات بتائی۔ تاکہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو واپس بلائے اور
ریسیور رکھ دیا۔

"مجھے اس ٹرومین کو بھی کال کر دینی چاہئے۔ وہ بیچارہ سچا آدمی
بھی خواہ مخواہ خوار ہوتا پھر رہا ہو گا"۔۔۔ عمران نے اچانک خیال
آتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور خصوصی کمرے سے ٹرومین کو ٹرانسمیٹر
کال کرنے کے لئے وہ صوفے سے اٹھنا ہی چاہتا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی
ایک بار پھر بج اٹھی۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بزبان
خود تکلم پذیر ہے۔ فرمائیے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے

مخصوص لہجے میں کہا۔ کیونکہ سردار کی بازیابی کے بعد اس کے ذہن پر موجود بوجھ ختم ہو چکا تھا۔ اس کا موڈ خوشگوار ہو چکا تھا۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر" ——— دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اُسے مس ڈکشا اور نواب ارسلان والا قصہ یاد آ گیا۔ حالانکہ سردار کے چکر میں الجھ کر وہ اس بات کو سرے سے ہی بھول گیا تھا کہ اس نے جوزف اور جوانا کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔

"ہاں۔ کیا رہا۔ کیا وہ کھنڈرات میں رہنے والی روح قابو میں آئی یا نہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ ایکرمین لڑکی اس نواب ارسلان کے گھر میں ہی رہی وہ دوبارہ کھنڈرات میں گئی ہی نہیں۔ اور پھر نواب ارسلان خود اُسے اپنی کار میں دارالحکومت لے آیا اور اس نے اس کے لئے ہوائی جہاز کا ٹکٹ خریدا۔ اور اُسے لاؤنج میں بھجوا کر وہ اس وقت تک وہاں رکا رہا جب تک فلائٹ پرواز نہ کر گئی۔ اس کے بعد وہ واپس دولت گڑھ چلا گیا" ——— جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ روح پرواز بھی کر گئی اور تم دونوں صرف اُسے پرواز کرتے دیکھتے ہی رہ گئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ماسٹر۔ تم نے جو حکم دیا تھا اس کی تعمیل تو بہرحال ہونی ہی تھی۔ اس لئے مس ڈکشا اس وقت رانا ہاؤس میں بے ہوش پڑی ہوئی ہے" ——— دوسری طرف سے جوانا نے کہا۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو کسی سپرمین کی طرح اڑتے ہوئے جہاز میں پہنچ کر اُسے واپس اٹھا لائے ہو" ——— عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ماسٹر۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ نواب ارسلان فلائٹ کی روانگی تک یہاں سے واپس نہ جائے گا۔ تو میں نے کارروائی شروع کر دی۔ فلائٹ مقررہ وقت سے آدھا گھنٹہ لیٹ تھی۔ چنانچہ میں سیدھا ائیرپورٹ مینجر کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے بعد ائیرپورٹ مینجر کو میری یہ بات ماننی پڑی کہ وہ مس ڈکشا کا ٹکٹ حکومت کے احکامات کی بنا پر کینسل کرے اور مس ڈکشا کو جہاز سے اتار کر اس طرح واپس لے آئے۔ کہ ائیرپورٹ پر موجود باقی عملے کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے۔ چنانچہ مینجر نے ٹکٹ کینسل کر دیا۔ اور پھر مجھے جیپ میں ساتھ بٹھا کر وہ جہاز کی روانگی سے دس منٹ پہلے جہاز تک پہنچا۔ پائلٹ اور سٹیورڈ سے بات چیت کی اور اس کے بعد مس ڈکشا کو یہ کہہ کر اتار لیا گیا کہ اس کے کاغذات جعلی ثابت ہوئے ہیں۔ مس ڈکشا نے شور مچانے کی کوشش کی۔ لیکن پھر میری ایک گھرکی سے وہ سہم کر جیپ میں ہمارے ساتھ بیٹھ گئی۔ اس کے بعد ائیرپورٹ مینجر نے اپنے سامنے فلائٹ روانہ کرائی۔ اس کے بعد وہ اسے اپنے دفتر میں لے آیا۔ جب جوزف نے مجھے آ کر اطلاع دی کہ نواب ارسلان واپس جا رہا ہے۔ تو میں نے اسے اس کے پیچھے جانے کے لئے کہا۔ اور اس کے بعد میں مس ڈکشا کو لے کر رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ جوزف ویسے ابھی تک واپس نہیں لوٹا" ——— جوانا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ جوانا نے اس ائیرپورٹ مینجر کو کس انداز میں مجبور کیا

ہوگا۔

"بہت خوب ۔ پھر تو تم باقاعدہ جاسوس بن گئے ہو۔ گڈ شو ۔ میں آ رہا ہوں" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا۔ اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ رانا ہاؤس پہنچا تو اس کے پہنچتے ہی جوزف بھی آ گیا۔ اس نے بتایا کہ نواب ارسلان ایئرپورٹ سے واپس پہلے ہوٹل شیرٹن پہنچا اور وہاں ٹھہرے ہوئے ایک غیر ملکی سے ملا۔ وہ اس کے کمرے میں آدھے گھنٹے تک رہا۔ اس کے بعد باہر آیا۔ اور پھر دولت گڑھ کی طرف چلا گیا۔ اور وہ اُسے دولت گڑھ چھوڑ کر واپس آ رہا ہے۔

"تمہارے پاس کار تو ایک ہی تھی۔ پھر تم نے ایئرپورٹ سے علیحدہ علیحدہ کارروائی کیسے کر ڈالی۔ جوانا بھی ڈکشا کو یہاں لے آیا۔ اور تم نے بھی نواب ارسلان کا تعاقب کار میں کر لیا" ــــــ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایئرپورٹ سے ایک کار حاصل کر لی تھی جسے اب میں سڑک پر چھوڑ آیا ہوں" ــــــ جوزف نے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"اچھا اس غیر ملکی کا نام اور کمرہ نمبر کیا ہے۔ جس سے نواب ارسلان ملا تھا" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نام رچرڈ ہے اور کمرہ نمبر چوبیس تیسری منزل" ــــــ جوزف نے جواب دیا تو عمران کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"کمال ہے۔ حیرت ہے۔ تم دونوں تو گھاگ جاسوس لگ رہے ہو۔

تمہیں تو باقاعدہ سیکرٹ سروس میں شامل ہونا چاہیئے۔ کیسے معلوم کیا" ــــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ تو جوزف نے بتایا کہ جب نواب تیسری منزل کے کمرہ نمبر چوبیس میں گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے تھا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔ تو دروازہ کھلا اور ایک ایکریمین مرد کی جھلک نظر آئی۔ پھر کاؤنٹر سے اس نے اس کا نام معلوم کر لیا۔

"او۔ کے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں سے صرف لڑائی مار کٹائی کا کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ تم تھوڑی سی تربیت کے بعد باقاعدہ جاسوس بھی بن سکتے ہو" ــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں ڈکشا بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"اس کی تلاشی لی ہے" ــــــ عمران نے جوانا سے کہا۔

"تلاشی۔ مگر ماسٹر یہ تو عورت ہے" ــــــ جوانا نے چونک کر کہا۔ تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اُسے جوانا کی اس ذہنی کایا پلٹ پر مسرت ہو رہی تھی۔ کہ جوانا جس کی ساری عمر ایکریمیا جیسے ملک میں گزری تھی۔ یہاں اس کے ساتھ رہ کر اب عورت کے جسم کو تلاشی کی غرض سے بھی ہاتھ لگانے سے جھجک رہا تھا۔

"ارے تو پھر اس کی تلاشی کے لئے لیڈی پولیس بلواؤں۔ آنکھیں بند کر کے تلاشی لے لینی تھی" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کہتے ہیں تو تلاشی لے لیتا ہوں ماسٹر" ــــــ جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ڈرا یہ بات کر رہا ہو۔

"چلو چھوڑو۔ یہ معصوم سی لڑکی ہے۔ ویسے بھی مجھ سے لفٹ لینے کے چکر میں پھنس گئی ہے۔ اگر کچھ ہوگا بھی سہی اس کے پاس تو خود ہی بتا دے گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ڈکشا کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساکت جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ڈکشا کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور وہ کراہتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔ دوسرے لمحے اس کی نظریں جیسے ہی سامنے کھڑے ہوئے عمران پر پڑیں اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم تو یہاں سیاحت کے لئے آئی تھیں۔۔۔ پھر نواب ارسلان نے کیا کچھ زیادہ ہی نوادرات دے دیئے تھے کہ تم نے فوراً واپس جانے کی ٹھان لی"۔۔۔ عمران نے جو اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا مسکرا کر کہا۔ جوانا عمران کے پیچھے خاموش کھڑا تھا۔

"اوہ اوہ۔ یہ یہ۔ آدمی تمہارا ہے۔ یہ دیو قامت آدمی۔۔۔۔" ڈکشا نے جوانا کو دیکھ کر خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کا نام جوانا ہے اور یہ پاکیشیائی نوادرات کا محافظ ہے۔ یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ تم پاکیشیائی نوادرات اس طرح سمگل کر کے ایکریمیا لے جاؤ۔ اس لئے یہ تمہیں جہاز سے اتار کر لے آیا۔ بس شکر کرو کہ اسے غصہ نہیں آ گیا۔ ورنہ تمہارا جسم بے شمار ٹکڑوں میں بکھرا رن وے پہ ہی پڑا ہوتا"۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور ڈکشا کے چہرے پر شدید خوف کے

تاثرات ابھر آئے۔

"مم۔۔۔ مم۔۔۔ مگر۔۔۔ مگر مجھے تو نواب ارسلان نے نوادرات تحفے میں دیئے ہیں۔ میں نے چرائے تو نہیں ہیں۔ وہ تو نواب ارسلان کی ملکیت تھے۔ اور جو مالک ہو وہ اپنی چیز کسی کو بھی تحفے میں دے سکتا ہے"۔۔۔ ڈکشا نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"کون سے نوادرات۔ تفصیل بتاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ڈکشا نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے دس قدیم طلائی سکے نکال کر سامنے میز پر رکھ دیئے۔ وہ واقعی قدیم سکے تھے اور تھے بھی طلائی۔

"اس کے علاوہ کیا دیا تھا"۔۔۔ عمران نے ایک سکے کو اٹھا کر غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"صرف یہی سکے دیئے تھے۔ بیشک اس سے پوچھ لو یا میری تلاشی لے لو"۔۔۔ ڈکشا نے جواب دیا۔

"لیکن وہ تمہیں ایئر پورٹ خود چھوڑنے آیا تھا اور اس وقت تک وہاں رہا تھا۔ جب تک کہ اس کے خیال کے مطابق فلائٹ روانہ نہیں ہو گئی۔ اس کی وجہ۔ سنو مس ڈکشا۔ تم ایک سیدھی اور معصوم سیاح لڑکی ہو۔ جب کہ وہ نواب ارسلان پاکیشیا کے ایک دشمن ملک کا ایجنٹ ہے۔ اس لئے لازماً اس نے کوئی ایسا کام تم سے کرایا ہے۔ جو تم نے سادگی میں کر دیا ہے۔ اس لئے اگر تم پوری تفصیل مجھے بتا دو تو تمہاری جان بھی بچ جائے گی اور تمہیں کسی کیس میں ملوث بھی نہ کیا جائے گا۔ ورنہ یہ سوچ لو کہ تمہاری باقی عمر یہاں کی جیلوں کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں سسک سسک

کرگزرے گی" ــــــ عمران کا لہجہ یک لخت سرد ہوگیا۔ اور ڈکشا کی حالت ایسے ہوگئی جیسے وہ دوسرے لمحے خوف کی شدت سے بے ہوش ہوکر گر پڑے گی۔ اور اس کی یہ حالت بتا رہی تھی کہ وہ واقعی ایک عام اور سیدھی سادھی سی لڑکی ہے جس کا جرائم کی دنیا سے سرے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

"مم ــــ مم ــــ میں بے گناہ ہوں۔ مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔ تم جب مجھے اس نواب ارسلان کے گھر چھوڑ گئے تو نواب ارسلان نے مجھے کھانا کھلایا اور پھر اس نے رات کو مجھے بتایا کہ ان کھنڈرات سے تمام نوادرات نکال لئے گئے ہیں۔ لیکن چونکہ مجھے اس کے دوست رچرڈ نے بھیجا ہے۔ اس لئے وہ مجھے خالی ہاتھ نہ بھیجے گا۔ چنانچہ اس نے یہ قدیم سکے لاکر مجھے دکھائے۔ یہ واقعی بے حد قیمتی ہیں۔ اور ایکریمیا میں ان کے بدلے کثیر دولت مجھے مل سکتی تھی۔ جس سے میں دل بھر کر پوری دنیا کی سیاحت کر سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے اس کی منت کی کہ وہ یہ سکے مجھے دے دے۔ اس نے ایک شرط لگا دی۔ کہ میں یہ سکے لے کر فوراً پاکیشیا سے واپس چلی جاؤں۔ اور وہ خود مجھے ایئرپورٹ چھوڑ آئے گا۔ اور ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کیا کہ واپسی کا کرایہ بھی وہی ادا کرے گا۔ ظاہر ہے مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ میں نے اس کی شرط تسلیم کر لی۔ لیکن میں نے اس سے پوچھا ضرور کہ وہ مجھے کیوں اس طرح واپس بھجوانا چاہتا ہے۔ تو اس نے بتایا کہ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کو یہاں یہ معلوم ہو سکے کہ تمہارے پاس یہ قیمتی سکے ہیں۔ اور یہ اس نے دیئے ہیں۔ اس طرح اس کے

کہنے کے مطابق پاکیشیا کے جرائم پیشہ افراد اس پر حملہ بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے پاس بے شمار قیمتی نوادرات ہیں۔ چنانچہ دوسری صبح وہ مجھے کار میں بٹھا کر ایئرپورٹ لے آیا۔ ٹکٹ بھی اس نے مجھے لا کر دیا۔ اور پھر وہ مجھے لاؤنج میں چھوڑنے گیا تو اس نے مجھے ایک چھوٹی سی ڈبیا دے کر کہا کہ لاؤنج میں ایک ایکریمی مسٹر کارل موجود ہوں گے۔ یہ ڈبیا میں اُسے دے دوں اور صرف اتنا کہہ دوں کہ یہ نواب ارسلان نے بھیجی ہے۔ اس نے مجھے اس کا حلیہ بھی بتا دیا۔ لاؤنج میں وہ واقعی موجود تھا۔ میں نے ڈبیا اس کو دے دی۔ اس کے بعد میں جہاز میں سوار ہوئی۔ تو وہ کارل میرے ساتھ والی سیٹ پر ہی موجود تھا۔ پھر مجھے نیچے اتار لیا گیا۔ اور اب میں یہاں موجود ہوں" ــــــ ڈکشا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کارل کا حلیہ کیا تھا۔ پوری تفصیل بتاؤ" ــــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جواب میں ڈکشا نے حلیہ بتا دیا۔

"جوانا۔ تم اس کا خیال رکھو۔ میں آ رہا ہوں" ــــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جوانا سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کمرے سے نکل کر اس طرف کو بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ ہوٹل شیرون کے کمرہ نمبر چوبیس تیسری منزل پر ایک غیر ملکی رہتا ہے۔ رچرڈ۔ اُسے فوراً اغوا کرا کر رانا ہاؤس بھجوا دو۔ اور ایکریمیا میں فارن ایجنٹس کو الرٹ کر دو کہ آج

صبح جو فلائٹ پاکیشیا سے ایکریمیا روانہ ہوئی ہے وہ اب ایکریمیا پہنچنے والی ہو گی۔ اس پر ایک ایکریمین سوار ہے۔ اس کا نام کارل ہے۔ اُسے ایکریمیا پہنچتے ہی گھیر لیا جائے۔ اس کے پاس مائیکرو فلم رول ہو گا۔ وہ اس سے حاصل کرنا ہے" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"کس رول کی بات کر رہے ہیں آپ" ۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ تم احکامات دے دو۔ اور رچرڈ جیسے ہی اغوا ہو کر دانش منزل پہنچے۔ مجھے یہاں رانا ہاؤس میں فون کر دینا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ٹرومین نے کار سپر ٹاپ کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس وقت میک اپ میں تھا۔ سکاربین کا نام اس نے سنا ہوا تھا۔ لیکن اُس نے کبھی اس کی طرف توجہ نہ کی تھی۔ کیونکہ ایسے گروپ ایکریمیا میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں تو یقیناً موجود ہوں گے۔ ٹرومین کا واسطہ چونکہ صرف بین الاقوامی تنظیموں سے رہتا تھا۔ اس لئے وہ ان مقامی اور چھوٹے گروپوں کے بارے میں تفصیلات نہ جانتا تھا۔ کلب کے ہال میں داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جی صاحب" ۔۔۔ کاؤنٹر پر موجود نوجوان نے کاروباری انداز میں ٹرومین سے پوچھا۔

"بالڈون سے کہو کہ رانگٹن سے وارنر آیا ہے۔ وارنر گروپ کا چیف" ۔۔۔ ٹرومین نے سرد لہجے میں کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو

کر کہا۔

" یس سر ——— کاؤنٹر مین ٹرومین کی شخصیت اور لہجے کے ساتھ ساتھ اس کے چیف ہونے کا سن کر خاصا مرعوب نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس نے کاؤنٹر کے نیچے خانے میں رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

" باس۔ کاؤنٹر سے جارجی بول رہا ہوں۔ رانگٹن سے وارنر گروپ کے چیف جناب وارنر یہاں آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں " ——— کاؤنٹر مین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس " ——— دوسری طرف سے سننے کے بعد کاؤنٹر مین نے رسیور رکھا۔ اور پھر ایک طرف کھڑے ایک نوجوان کو بلایا۔

" صاحب کو باس کے سپیشل آفس میں پہنچا دو " ——— کاؤنٹر مین نے اس نوجوان سے کہا۔

" آیئے جناب " ——— نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر ایک سائیڈ پر موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹرومین سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ وارنر گروپ رانگٹن کا خاصا معروف گروپ تھا اور ٹرومین اس کے چیف وارنر کو چونکہ اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اس نے اس بالڈون سے ملنے کے لئے وارنر کا ہی میک اپ کیا تھا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ وارنر کا نام سن کر وہ فوری ملاقات کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور ہوا بھی ایسے ہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد کلب کے نیچے تہہ خانوں میں اُسے ایک کمرے کے دروازے پر لے جایا گیا۔ ساتھ آنے والے نے دروازے کی

سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا۔

" جناب وارنر صاحب آئے ہیں باس " ——— اس نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوکے " ——— اس بٹن کے نیچے لگی ہوئی جالی میں سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔

" تشریف لے جائیں جناب " ——— ٹرومین کے ساتھ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرومین سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ لیکن کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ جیسے ہی ٹرومین اندر داخل ہوا۔ اس کے عقب میں دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھت پر یکلخت تیز روشنی کا جھماکا ہوا۔ اور اس سے پہلے کہ ٹرومین کچھ سوچتا دوسرے لمحے چھت سے نیلے رنگ کی تیز روشنی کا دھارا ٹرومین پر پڑا اور ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس روشنی کے دھارے نے اسے اندھا کر دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے کی حد تک ٹرومین کو ہوا۔ اس کے بعد اس کے تمام احساسات ہی فنا ہو کر رہ گئے۔ پھر جس طرح انتہائی گہرے اور اندھیرے کنوئیں کی تہہ میں روشنی کا نقطہ چمکتا ہے۔ اس طرح اس کے ذہن کی بعید گہرائی میں روشنی کا نقطہ چمکا اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ جب اس کا شعور جاگا تو ٹرومین کے ذہن میں پہلا منظر اُسی دفتر نما کمرے کا ابھرا۔ لیکن دوسرے

لمحے یہ دیکھ کر اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کہ وہ ایک ستون کے ساتھ اس کی جڑ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس گول ستون کے عقب میں لے جا کر کلپ کر دیئے گئے تھے۔ چونکہ وہ بے ہوش تھا۔ اس لئے ظاہر ہے خود کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اب ہوش میں آنے کے بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک نظر اپنے لباس اور خاص طور پر پیروں میں موجود جوتوں پر ڈالی اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس کے جسم پر اپنا ہی لباس اور پیروں میں اپنے ہی جوتے موجود تھے۔ اور اس صورت میں اُسے اپنے بندھے ہونے کی کوئی فکر نہ تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اور ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا۔ کمرے کی ساخت بتا رہی تھی۔ کہ یہ تہہ خانہ ہے۔ اور اس کا صرف ایک ہی دروازہ تھا۔ ٹرومین نے دایاں پیر اوپر کر کے پیر کے پچھلے حصے کو مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو بوٹ کے اندر سے ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین دائیں پیر کو موڑ کر ستون کی عقبی طرف لے گیا۔ پوری طرح پیر کو عقبی طرف لے جانے کے لئے اُسے ایک ٹانگ پر نیچے کی طرف جھکنا پڑا۔ لیکن جیسے ہی پیر عقبی طرف گیا۔ ٹرومین نے ایڑی کو فرش پر مارا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ستون کے عقبی حصے کی طرف مڑے ہوئے بازوؤں کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اس کے ساتھ ہی فرش پر لوہا گرنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے دونوں بازو کھل گئے۔ اور ٹرومین نے ہاتھ آگے کی طرف کئے۔ کلائیوں میں ہتھکڑی کے کلپ موجود تھے اور ٹرومین کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ

رینگ گئی۔ وہ ستون کے عقب کی طرف مڑا۔ ستون کے عقب میں فرش پر ہتھکڑی کا درمیانی حصہ پڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں سرے اس طرح کٹے ہوئے تھے جیسے کسی نے آری سے کاٹ دیئے ہوں۔ ٹرومین نے اُسے اٹھا کر جیب میں ڈالا۔ اور پھر اپنی جیبوں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر ایک بار پھر مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ سائیڈ جیب میں موجود مشین پسٹل تو غائب تھا۔ لیکن کوٹ کی اندرونی جیب میں ایک مخصوص پسٹل موجود تھا۔ اس نے وہ چپٹا سا پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اُسی لمحے اُسے بند دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے دوبارہ ستون کی طرف بڑھا۔ اور پہلے والی جگہ پر کھڑے ہو کر اس نے دونوں بازو ستون کے عقب میں کر کے دونوں کلائیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا۔ چھوٹا اور چپٹا پسٹل اب اس کی ایک ہتھیلی میں چھپا ہوا تھا۔ وہ اس طرح کھڑا تھا جیسے ابھی تک اس کے عقب میں ہاتھ ہتھکڑی میں بندھے ہوئے ہوں۔ وہ چاہتا تو اندر آنے والوں کو فوری طور پر چھاپ سکتا تھا۔ لیکن وہ پہلے چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا یہ سارا کام اس بالڈون کا ہے۔ یا بالڈون نے اُسے پر اسرار طور پر بے ہوش کر کے کسی اور تنظیم کے حوالے کر دیا ہے۔ اُسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا آدمی جس کے جسم پر چست لباس تھا اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کا چہرہ زخموں کے مندمل شدہ نشانات سے پر تھا۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اور اس کی پیشانی کے گرد زرد رنگ کی پٹی باندھی ہوئی

تھی۔ اس زرد پٹی پر جگہ جگہ سرخ رنگ سے خوف ناک بچھو بنے ہوئے تھے ۔ اور اس پٹی پر بنے ہوئے بچھوؤں کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا۔ کہ یہ بالڈون ہے ۔ سکارپین کا چیف ۔ اس کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا تھا۔ جب کہ سائیڈ ہولسٹروں میں بھاری دستوں والے ریوالور بھی موجود تھے ۔ اس کے پیچھے مشین گنیں اٹھائے دو آدمی بھی اندر آئے ۔ بالڈون تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔ اور پھر ٹرومین سے چند قدم کے فاصلے پر رک کر اس نے پہلے زور سے کوڑے کو فضا میں چٹخایا۔ جیسے ٹرومین پر کوڑے کا رعب ڈالنا چاہتا ہو۔ اور ٹرومین کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ بالڈون کے اس انداز سے ہی وہ سمجھ گیا تھا یہ آدمی انتہائی تھرڈ ریٹ مجرم ہے ۔

" تو تم وارنر بن کر میرے پاس آئے تھے ۔ کیوں " ـــــــ بالڈون نے بڑے رعب دار لہجے میں پوچھا ۔

" اس لئے کہ میرا خیال تھا کہ تم وارنر کو ملنے سے انکار نہ کرو گے اور میرا خیال درست ثابت ہوا " ـــــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" تم کون ہو اور کیوں مجھ سے ملنا چاہتے تھے " ـــــــ اس بار بالڈون نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔ لیکن اس کے چہرے پر ٹرومین کا اطمینان دیکھ کر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے

" اس لئے تاکہ تم سے پوچھ سکوں کہ تم نے پاکیشیا کے سائنسدان کو اغوا کرنے کا مشن کس پارٹی سے حاصل کیا تھا اور تم نے اس سائنسدان کو پاکیشیا سے اغوا کرا کر کہاں بھجوانا تھا " ـــــــ ٹرومین

نے اُسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو بالڈون بے اختیار اچھل پڑا ۔

" تم ـــــــ تمہارا کیا تعلق ہے اس اغوا سے ۔ کیا تم پاکیشیائی ہو ۔ کیا تم ڈبل میک اپ میں ہو " ـــــــ بالڈون نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" میں ایکریمین ہوں اور یہاں ایکریمیا میں پاکیشیا کے مفادات کا نگہبان ہوں ۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ تم نے گرن کے ذریعے اغوا کرانے والوں کو ہلاک کرانے کا مشن راس فیلڈ کے کلرز کو دیا تھا ۔ کلرز اور اس کے چیف پولیس کمشنر جیکب کو بھی میں نے ہلاک کیا ہے ۔ پھر جیکب سے مجھے گرن کا پتہ چلا ۔ اور گرن کے ذریعے تمہارا ۔ اس لئے انکار کرنے کی ضرورت نہیں ۔ تم مجھے وہ پارٹی بتا دو ۔ جس نے تمہیں یہ مشن دیا تھا ۔ کیونکہ تمہاری ذہنی سطح دیکھ کر اتنا تو میں سمجھ گیا ہوں ، کہ گرن کی طرح تم بھی مڈل مین ہو ۔ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں نہیں ہیں کہ تم کوئی بین الاقوامی کام کرو ۔ اور سنو اگر تم مجھے تفصیل بتا دو تو میرا وعدہ کہ گرن کی طرح تمہیں بھی زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ دوسری صورت میں تم نہیں جانتے کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے "

ٹرومین نے انتہائی با اعتماد اور ٹھنڈے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" تم ـــــــ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے دھمکیاں دو ۔ میں تمہاری کھال اتار دوں گا حرام زادے " ـــــــ بالڈون نے یک لخت پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا کوڑے

دالا باز دتیزی سے اوپر اٹھا ہی تھا کہ یک لخت ٹرومین کا دایاں ہاتھ آگے کی طرف آیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا کوڑا ٹرومین کے جسم پر پڑتا۔ یکے بعد دیگرے تین دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ مشین گنوں سے مسلح دونوں آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے تھے اور پھڑکنے لگے۔ جب کہ بالڈون کے اس ہاتھ پر گولی پڑی تھی۔ جس میں اس نے کوڑا پکڑا ہوا تھا اور گولی نے اس کی تین انگلیاں ہی اڑا دی تھیں۔ اور وہ بری طرح چیختا ہوا بے اختیار پیچھے ہٹا۔ اور پھر نیچے گرے ہوئے اپنے ساتھیوں سے ٹکرا کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ اس کی دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے خون بہہ رہا تھا۔ کوڑا اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا۔

" اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ دوسری گولی ٹھیک پیشانی پر پڑے گی"
ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا۔ اور بالڈون تیزی سے اٹھا ہی تھا۔ کہ ٹرومین کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بالڈون کنپٹی پر ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر کسی گیند کی طرح سائیڈ کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔ ٹرومین چند لمحے خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور اس کے ایک ساتھی کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن اٹھا کر وہ تیزی سے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی۔ لیکن عمارت خالی تھی۔ صرف پورچ میں ایک نئے ماڈل کی بڑی سی کار موجود تھی۔ باقی وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ٹرومین سمجھ گیا کہ اس عمارت کو انہوں نے پوچھ گچھ کے لئے مخصوص کیا ہوا ہو گا۔ اور یہاں وہی دو

آدمی موجود رہتے ہوں گے۔ جنہیں اس نے ہلاک کر دیا ہے۔ اور بالڈون اس کار میں آیا ہو گا۔ اور انہی میں سے کسی نے یقیناً اسے بے ہوشی ختم کرنے والا انجکشن وغیرہ لگایا ہو گا۔ کیونکہ وہ بالڈون کے دفتر میں کسی ریز کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا۔ اور ظاہر ہے ریز سے بے ہوش ہونے والا خود بخود ہوش میں نہیں آسکتا۔ اور بالڈون نے انہیں فون پر حکم دیا ہو گا کہ وہ اس سے پوچھ گچھ کے لئے آ رہا ہے اس لئے اسے ہوش میں لایا جائے اور وہ لوگ اسے انجکشن لگا کر باہر بالڈون کے استقبال کے لئے چلے گئے ہوں گے۔ اس طرح ٹرومین کو بوٹ میں موجود مخصوص ریز کی مدد سے ہتھکڑی کاٹنے کا موقع مل گیا تھا۔ وہ یہی سوچتا ہوا واپس اس تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ بالڈون ابھی تک بے ہوش پڑا تھا۔ ٹرومین ایک نظر اس پر ڈال کر کمرے کی عقبی دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو اس کے اندر ویسی ہی کئی ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ جیسی اس کے ہاتھ میں ڈالی گئی تھی اور جس کے کڑے ابھی تک اس کی دونوں کلائیوں میں موجود تھے۔ ٹرومین نے ایک ہتھکڑی اٹھائی اور اسے جیب میں ڈال کر وہ بالڈون کی طرف بڑھا۔ بالڈون کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا وہ ستون کے قریب لے آیا۔ اور اسے اس ستون کے ساتھ بٹھا کر اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے ہتھکڑی اس نے اس کی دونوں کلائیوں میں ڈال کر چابی لگا دی۔ اب بالڈون بالکل اسی طرح بندھا ہوا تھا جیسے اس کے آدمیوں نے ٹرومین کو باندھا تھا۔ اس چابی کی مدد سے اس نے اپنی دونوں کلائیوں پر موجود کڑے بھی کھول کر فرش پر پھینک دیئے۔

اور پھر وہ واپس مڑا اور اس نے فرش پر پڑا ہوا کوڑا اٹھایا اور دوسرے لمحے سڑاک کی آواز کے ساتھ کوڑا ستون کے ساتھ جکڑے بیٹھے بالڈون کے جسم سے ٹکرایا۔ پہلی ضرب ہی اس قدر زوردار تھی کہ بالڈون کو بے ہوشی کی وادی سے کھینچ کر ہوش کی دنیا میں لے آئی۔ بالڈون کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ہوش میں آگیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے پھڑکنے کی کوشش کی۔ لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ کسمسا کر رہ گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار نمودار ہوگئے تھے۔

" اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ بالڈون" ــــ ٹرومین نے ہوا میں کوڑا چٹخاتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو بالڈون تیزی سے اٹھ کر ستون کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔

" تم ــ تم ــ کیسے آزاد ہوگئے تھے۔ تم تو بندھے ہوئے تھے" بالڈون نے تکلیف اور حیرت سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

" یہ باتیں تم جیسے تھرڈ ریٹ بدمعاش کی سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ اس لئے اسے چھوڑو اور مجھے بتاؤ کہ پاکیشیا والا مشن کس نے تمہیں دیا تھا" ــــ ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

" کون سا مشن۔ اس گمرن نے بکواس کی ہوگی۔ میں نے کوئی مشن اُسے نہیں دیا" ــــ بالڈون نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو بہادر اور نڈر بننے کی کوشش کر رہے ہو بہت خوب۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ گمرن نے میرے سامنے تمہیں فون کیا تھا اور تم نے اُسے بتایا تھا کہ مشن کینسل ہوچکا ہے۔ اب آخری بار کہہ رہا

ہوں کہ سب کچھ کھل کر بتا دو۔ ورنہ پھر تمہارے جسم پر ایک بوٹی بھی سلامت نہ رہے گی" ــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے کہا ہے کہ میں نے ایسا کوئی مشن نہیں لیا۔ اور نہ گمرن کو دیا۔ اس نے بکواس کی ہے اور اب تم بھی بکواس کر رہے ہو۔ نجانے تم کون ہو۔ اور کیوں زبردستی مجھ سے کچھ اگلوانا چاہتے ہو" ــــ بالڈون نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ اب میں کچھ نہ پوچھوں گا۔ جب تمہارا دل چاہے بتا دینا" ــــ ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پھر کوڑے کی سڑاک کے ساتھ ہی تہہ خانہ بالڈون کے حلق سے نکلنے والی بے اختیار چیخوں سے گونجنے لگا۔ بالڈون کے جسم پر مسلسل کوڑے برس رہے تھے۔ اور اس کا جسم جگہ جگہ سے شدید زخمی ہوگیا تھا۔ تیسری یا چوتھی ضرب سے ہی وہ بے ہوش ہوگیا لیکن ٹرومین کا ہاتھ نہ رکا۔ وہ مسلسل کوڑے برسائے چلا جا رہا تھا۔ بالکل اس انداز میں جیسے وہ کسی انسان پر کوڑے نہ برسا رہا ہو۔ بلکہ کسی ریت کے تھیلے پر مشق کر رہا ہو۔ بالڈون ضربیں کھا کر خود ہی ہوش میں آگیا۔

" بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں" ــــ ہوش میں آتے ہی اس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" بس ابھی سے کچھ اور حوصلہ دکھانا تھا۔ آخر تم بہت بڑے مجرم ہو۔ بولو۔ ورنہ اس بار ہاتھ نہ روکوں گا" ــــ ٹرومین نے

غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ـــــ مجھے گرن والا مشن دیا گیا تھا۔ میں نے وہ مشن مکمل کر کے رکھو کو گرن کے حوالے کر دیا تھا۔ میرا اس سائنس دان کے اغوا سے براہِ راست کوئی تعلق نہ تھا" ـــــ بالڈون نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔

"کس نے دیا تھا مشن" ـــــ ٹرومین نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"بگ باس نے۔ اس کا ایک آدمی متھیوز میرا دوست ہے۔ اس کی معرفت ایسے مشن مجھے پہلے بھی ملتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ مشن ایکریمیا کے اندر ہی ہوتے تھے۔ اس لئے میں خود کر لیتا تھا۔ اس بار مشن دور دراز ملک پاکیشیا کا تھا۔ جہاں میں کبھی نہ گیا تھا اس لئے میں نے یہ مشن خود کرنے کی بجائے گرن کے ذریعے کلرز کو دے دیا۔ متھیوز نے مشن دیتے وقت مجھے صرف اتنا بتایا تھا کہ بگ باس یہ اغوا پاکیشیا کے کسی مقامی گروپ سے مکمل کرائے گا۔ لیکن بگ باس نہیں چاہتا کہ اغوا کے بعد اس کا کوئی کلیو سامنے آئے۔ اس لئے وہ اس مقامی گروپ کا خاتمہ کرا دے گا۔ لیکن پھر مجھے متھیوز نے کال کر کے بتایا کہ مشن کینسل ہو گیا ہے اور یہی بات میں نے گرن کو بتا دی تھی" ـــــ بالڈون نے کراہتے ہوئے اور نیم غشی کی حالت میں تفصیل بتائی۔

"اس متھیوز کا پتہ" ـــــ ٹرومین نے پوچھا۔

"وہ جانکی بار میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ بظاہر کوئی دھندہ نہیں کرتا" بالڈون نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ کوئی خاص نشانی" ـــــ ٹرومین نے پوچھا اور بالڈون نے حلیہ اور نشانی بھی بتا دی

"او۔ کے۔ تم نے مجھ پہ کوڑا اٹھایا تھا۔ اس لئے اس کی سزا میں تمہیں بہر حال موت ہی مل سکتی ہے" ـــــ ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔ اور موت کا لفظ سن کر بالڈون کے جسم نے جھٹکا کھایا ہی تھا کہ ٹرومین نے بجلی کی سی تیزی سے وہی چھوٹا اور چپٹا پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے گولی بالڈون کی پیشانی میں گھس گئی۔ اس کا جسم بری طرح تڑپا اور پھر وہ اسی بندھی ہوئی حالت میں ہی ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح ستون کی جڑ میں ڈھیر ہو گیا۔ ٹرومین نے پسٹل جیب میں ڈالا اور تیزی سے مڑ کر وہ اس تہہ خانے سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کوٹھی میں کھڑی ہوئی کار میں بیٹھا اس کوٹھی سے نکلا اور پھر اس کالونی سے باہر نکل کر اس نے ایک ایسی جگہ کار روک دی۔ جہاں سے اسے آسانی سے ٹیکسی مل سکتی تھی۔ اس کی اپنی کار کلب کی پارکنگ میں موجود تھی۔ لیکن وہ بالڈون کی کار میں اس کے کلب نہ جانا چاہتا تھا۔ اس لئے ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ کلب سے کچھ دور پہلے ہی اترا۔ اور پھر پیدل چلتا ہوا وہ اپنی کار تک پہنچا اور چند لمحوں بعد اس کی کار واپس اس کے ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ کیونکہ بگ باس نامی تنظیم کے متعلق وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ بین الاقوامی اور انتہائی منظم اور با وسائل تنظیم تھی۔ اس لئے اس کا نام سامنے آنے کے بعد اسے اب اس متھیوز سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ متھیوز اس تنظیم کا کوئی عام

سا کارندہ ہی ہوگا۔ اس جیسا عام بدمعاش اتنی بڑی تنظیم کا کوئی اہم رکن نہیں ہو سکتا۔ اور اب یہ بات بھی یقینی تھی کہ سائنس دان سر داور کو اغوا کر کے یقیناً اس بگ باس تک ہی پہنچایا گیا ہوگا۔ اس لئے اب وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اس بگ باس تنظیم کے کسی اہم رکن یا اس کے چیف کو ٹریس کرانا چاہتا تھا۔ تاکہ اس پہ ہاتھ ڈال کر اس جگہ کا پتہ چلا جائے کہ جہاں سر داور کو رکھا گیا ہوگا۔

عمران ڈکشا سے بیٹھا ادھر ادھر کی باتیں کر رہا تھا۔ وہ دراصل بلیک زیرو کی طرف سے کال کا منتظر تھا۔ تاکہ اس کال کے نتیجے کے طور پر وہ یہ فیصلہ کر سکے کہ اس ڈکشا کا کیا کیا جائے۔ اُسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ آخر اس ڈبیا کو جس میں یقیناً مائیکرو فلم رول ہو گا۔ اتنا لمبا چوڑا ایکر چلا کر اس ڈکشا کے ذریعے لاؤنج تک کیوں پہنچایا گیا۔ جب کہ یہ رول اس کار تک کوئی بھی آدمی پہنچا سکتا تھا۔ اس کے ذہن میں دو سوالیہ نشان موجود تھے۔ ایک تو یہ کہ اس مائیکرو فلم میں کیا تھا۔ کیا کوئی فارمولا تھا یا کوئی اور دستاویز تھی۔ اس کی اصل اہمیت کیا تھی۔ اور دوسرا یہ کہ اس سارے چکر میں ڈکشا کو کیوں استعمال کیا گیا۔ اس کی کیا خاص وجہ تھی۔ یہ بات تو ظاہر تھی۔ کہ ڈکشا کو استعمال کرنے کا فیصلہ اس رچرڈ نے کیا تھا۔ اس لئے رچرڈ ہی بتا سکتا تھا کہ اس نے ڈکشا کو کیوں اور کس مقصد کے لئے

استعمال کیا۔

پھر تھوڑی دیر بعد جوزف نے اُسے آکر بتایا کہ کال آئی ہے تو عمران اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔ ریسیور ایک طرف رکھا ہوا تھا۔ اس نے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ عمران نے مختصر لہجے میں کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ابھی ابھی صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ رچرڈ اس کے ہوٹل پہنچنے سے پہلے کمرہ چھوڑ کر جا چکا ہے۔ صفدر نے اس کمرے کی تلاشی بھی لی ہے۔ لیکن کمرہ بالکل خالی ہے۔ وہاں کاغذ کا ایک پرزہ تک نہیں ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ تمام ممبرز کو اس کا حلیہ وغیرہ بتا کر اس کی تلاش میں حرکت میں لے آؤ۔ خاص طور پر ایئر پورٹ۔ اور دارالحکومت سے باہر جانے والے دوسرے راستوں کو بھی چیک کراؤ۔ دوسرے ہوٹل وغیرہ بھی چیک کئے جائیں۔ اس کا ٹریس کیا جانا ضروری ہے۔ اور فارن ایجنٹ کو الرٹ کر دیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی فلائٹ پہنچنے میں کافی وقت رہتا ہے۔ وہ اسے کور کر کے رپورٹ دیں گے"۔۔۔۔ طاہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب اگر رچرڈ ملے تو اُسے دانش منزل منگوا کر گیس روم میں پہنچا دینا۔ میں اس پراسرار کہانی کے ایک اور کردار کے پاس جا رہا ہوں۔ واپسی میں دانش منزل آؤں گا۔ تو پھر تفصیلی باتیں ہوں گی"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ کر

وہ واپس ڈکشا کے پاس پہنچا۔

"مس ڈکشا۔ ابھی تم یہیں رہو گی۔ اور یہ بھی سن لو کہ تم یہاں محفوظ رہو گی۔ لیکن اگر تم نے فرار ہونے کی کوشش کی تو پھر تمہیں گولی مار دی جائے گی۔ سمجھیں۔ ویسے تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی سوال کرتی عمران تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر آگیا۔ پھر اس نے جوزف کو ڈکشا کا خیال رکھنے کا کہہ کر جوانا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

"جوانا کے ساتھ جانے کا مطلب ہے کہ آپ کہیں دور جا رہے ہیں" جوزف نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ رچرڈ چونکہ فوری طور پر دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس لئے میں اس نواب ارسلان کے پاس جا رہا ہوں کیونکہ فوری طور پر اب وہی بتا سکتا ہے کہ یہ سارا چکر کیا ہے۔ ایک منٹ۔ اس کے پاس یقیناً فون ہو گا۔ پہلے میں چیک کر لوں کہ وہ دولت گڑھ میں موجود ہے یا نہیں۔ خواہ مخواہ کا چکر نہ پڑ جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ انکوائری سے اُسے نواب ارسلان کا نمبر معلوم ہو گیا۔ چنانچہ اس نے نمبر ڈائل کر دیا۔

"نواب ارسلان ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔ اور بولنے والے کا انداز اور لہجہ سن کر ہی عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا ملازم ہے۔

"میں دارالحکومت سے مرزا عبدالصمد بول رہا ہوں۔ اٹلانٹک ورلڈ

سوسائٹی کا چیئرمین، نواب ارسلان صاحب سے بات کرائیں" ——
عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔
" جی اچھا۔ ہولڈ آن کریں" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دوسری آواز رسیور پر ابھری۔
" نواب ارسلان بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں"۔
نواب ارسلان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
" نواب صاحب۔ میں دارالحکومت سے مرزا عبدالصمد بول رہا ہوں انٹیک ورلڈ سوسائٹی کا چیئرمین۔ سوسائٹی یہاں دارالحکومت میں آئندہ ہفتے نوادرات پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرانا چاہتی ہے۔ اور سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز نے اس بین الاقوامی کانفرنس کی صدارت کے لئے آپ کا نام تجویز کیا ہے۔ کیونکہ بورڈ آف گورنرز کے مطابق اس وقت پاکیشیا میں آپ سے زیادہ نوادرات کا ماہر اور جمع کنندہ دوسرا نہیں ہے" —— عمران نے لہجہ اور آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔
" آپ کا اور آپ کی سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز کا بے حد شکریہ۔ کہ انہوں نے مجھے اتنی عزت دی ہے۔ لیکن میں تو ایک دو روز میں ایک انتہائی ضروری کام کے لئے ایکریمیا جا رہا ہوں" —— دوسری طرف سے نواب ارسلان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے دولت گڑھ میں آ کر ذاتی طور پر ملاقات کر لوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو جب اس بین الاقوامی کانفرنس کی تفصیلات کا علم ہو گا تو آپ یقیناً اس کی صدارت

کے لئے حامی بھر لیں گے۔ ویسے آپ کے مشورے سے تاریخ میں رد و بدل بھی کیا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے آپ کے ایکریمیا جانے سے پہلے بھی یہ کانفرنس ہو سکتی ہے۔ اور آپ کے ایکریمیا سے واپس آنے کے بعد بھی۔ پلیز آپ مجھے چند منٹ کے لئے شرف باریابی بخش دیں۔ میں ابھی دارالحکومت سے روانہ ہو کر آپ تک زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا" —— عمران نے بڑے لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔
" ٹھیک ہے۔ آپ آجائیں۔ میں آپ کا منتظر ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ واقعی کوئی پروگرام طے ہو جائے" —— دوسری طرف سے نواب ارسلان نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔
" بہت بہت شکریہ نواب صاحب" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
" میں میک اپ کر لوں۔ کیونکہ اصل شکل میں پہلے ہی میں اس سے مل چکا ہوں۔ اور مجھے اصل شکل میں دیکھ کر وہ فوراً بدک جائے گا" —— عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی دولت گڑھ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جب کہ اس کے ساتھ عمران مقامی میک اپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ جوانا نے جس رفتار سے کار چلائی تھی اس کی وجہ سے کار بیس منٹ بعد ہی نواب ارسلان کی حویلی میں داخل ہو رہی تھی۔
" میرا نام مرزا عبدالصمد ہے۔ نواب صاحب نے مجھے ملاقات کا

وقت دیا ہوا ہے "۔۔۔۔ عمران نے نیچے اتر کر کار کی طرف آنے والے ملازم سے کہا۔

" اوہ ہاں۔ انہوں نے حکم دیا ہوا ہے کہ آپ کا استقبال کیا جائے آیئے ادھر ڈرائنگ روم میں تشریف رکھیئے "۔۔۔۔ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور حویلی کی عمارت کے شمالی طرف والے حصے کی طرف بڑھ گیا۔

" جوانا۔ تم یہیں رکو۔ جب میں تمہیں واچ ٹرانسمیٹر پر ریڈ کاشن دوں تو تم حویلی میں موجود تمام ملازموں کو بیہوش کر کے ڈرائنگ روم میں آجانا "۔۔۔۔ عمران نے آہستہ سے جوانا سے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور عمران لمبے لمبے قدم اٹھاتا آگے جاتے ہوئے ملازم کے پیچھے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر اُسی ڈرائنگ روم میں موجود تھا۔ جہاں پہلے اُسے مس ڈکشا کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔ ملازم اُسے ڈرائنگ روم میں چھوڑ کر باہر چلا گیا۔ اور عمران نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر اُسے ریڈ کاشن سپاٹ پر فکس کر دیا۔ تاکہ صرف ونڈ بٹن کو ذرا سا دبانے سے ہی جوانا کی کلائی پہ بندھی ہوئی گھڑی ریڈ کاشن وصول کرنا شروع کر دے۔ چند لمحوں بعد ہی ملازم مشروب کی ایک بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا۔ بوتل ٹشو پیپر میں لپٹی ہوئی تھی۔

" نواب صاحب کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ وہ ابھی تشریف لا رہے ہیں "۔۔۔۔ ملازم نے بوتل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" بہت بڑی حویلی ہے۔ ملازم بھی سینکڑوں کی تعداد میں ہوں گے "۔۔۔۔ عمران نے بوتل لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" سینکڑوں تو نہیں جناب۔ دس ملازم ہیں۔ لیکن آج مجھ سمیت چار موجود ہیں۔ کیونکہ فصل کی کٹائی شروع ہو گئی ہے اور ان دنوں میں اکثر ملازم کٹائی کے لئے ایک ہفتہ کی چھٹی کر جاتے ہیں "۔۔۔۔ ملازم نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور ملازم خاموشی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

ابھی عمران نے بوتل ختم کر کے میز پہ رکھی ہی تھی کہ اندرونی دروازے کا پردہ ہلا اور نواب ارسلان اندر داخل ہوئے۔ عمران چونکہ اس وقت مرزا عبدالصمد کے روپ میں تھا اس لئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" مجھے مرزا عبدالصمد کہتے ہیں۔ تفصیلی تعارف تو میں فون پہ کرا چکا ہوں "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں۔ لیکن آپ کی سوسائٹی کا نام میں نے پہلی بار سنا ہے۔ حالانکہ آپ کہہ رہے تھے کہ بین الاقوامی سوسائٹی ہے "۔۔۔۔ نواب ارسلان نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ابھی حال ہی میں سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اور یہ ہماری سوسائٹی کی پہلی کانفرنس ہے "۔۔۔۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ تشریف رکھیئے۔ پہلے تو مجھے یہ بتایئے۔ کہ آپ کی سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز میں کون لوگ ہیں۔ اور انہیں میرے متعلق معلومات کیسے مل گئیں۔ میں تو یہاں پاکیشیا میں

بہت کم رہتا ہوں" ——— نواب ارسلان نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا
عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے گھڑی کا ونڈ بٹن دبا دیا۔
"ریچرڈ اور مس ڈکشا نے آپ کے متعلق معلومات مہیا کی ہیں" ———
عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ کس کا نام لے رہے ہو تم" ———
نواب ارسلان حیرت کی شدت سے بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"تشریف رکھیے نواب صاحب۔ ہوٹل شیرٹن میں رہائش پذیر
ایکریمین ریچرڈ اور ایکریمین سیاح لڑکی مس ڈکشا جس کے ذریعے
آپ نے مسٹر کارل کو مائیکرو فلم رول لاؤنج میں بھجوایا تھا۔ ہمارے
تحویل میں ہیں" ——— عمران نے اس بار سرد اور سخت لہجے میں کہا۔
"کیا ——— کیا ——— کون ہو تم۔ کیا کہہ رہے ہو" ——— نواب
ارسلان نے بڑی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا تیزی
سے ہاتھ گاؤن کی جیب کی طرف رینگنے لگا۔
"ہاتھ جیب سے علیحدہ رکھیں نواب صاحب" ——— عمران نے
غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریوالور
نظر آنے لگ گیا۔
"کک ——— کک ——— کون ہو تم۔ کیا کہہ رہے۔ کیا کیا مطلب"
نواب ارسلان بڑی طرح بوکھلا گیا تھا۔
"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ——— عمران نے اس کی بات کا جواب
دینے کی بجائے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی
وہ اٹھ کر نواب ارسلان کی طرف بڑھا اور جیسے ہی نواب ارسلان

کھڑا ہوا۔ عمران کا بازو گھوما اور نواب ارسلان بری طرح چیختا ہوا
اچھل کر ایک طرف فرش پر جا گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش
کی لیکن عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور نواب
ارسلان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے ڈرائنگ روم گونج اٹھا۔ چند
لمحے تڑپ کر وہ ساکت ہو گیا۔ عمران نے پہلے اس کے گاؤن کی تلاشی
لی۔ گاؤن کی جیب میں ریوالور موجود تھا۔ اس نے ریوالور نکال کر
ایک طرف رکھا تو اسی لمحے جوانا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔
"چار ملازم تھے۔ چاروں کو بیہوش کر دیا ہے" ——— جوانا نے اندر
داخل ہوتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو۔ اور پھر اسے ہوش میں
لے آؤ" ——— عمران نے اٹھ کر دوبارہ پہلے والے صوفے پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔ اور جوانا نے جھک کر نواب ارسلان کو گردن سے پکڑا
اور جھٹکا دے کر اسے صوفے پر پھینک دیا۔
"ایک منٹ۔ ابھی اسے ہوش میں مت لاؤ۔ پہلے اس دوران
اس حویلی کی تلاشی لے لوں۔ اگر یہ ہوش میں آنے لگے تو پھر بیہوش
کر دینا" ——— عمران نے اچانک صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا اور
پھر تیزی سے قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم سے باہر آ گیا۔ حویلی خاصی
بڑی تھی۔ لیکن جلد ہی عمران نے نواب ارسلان کا وہ خاص کمرہ
دریافت کر لیا۔ جسے باقاعدہ دفتر کے انداز میں سجایا گیا
تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ میز کی ایک خفیہ دراز سے ایک چھوٹی سی
ڈائری تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہیں

ڈائری کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ لیکن اس ڈائری میں ان نوادرات کے بارے میں تفصیلات درج تھیں جو نواب ارسلان نے حاصل کی تھیں۔ ان میں ان کے حصول کی تاریخ۔ ان کی مالیت اور ان کی اہمیت کے بارے میں اشارات موجود تھے۔ ساری ڈائری انہی تفصیلات سے بھری ہوئی تھی۔ لیکن پھر آخری صفحے پر پہنچ کر عمران کی نظریں جیسے جم گئیں۔ اس پر ایک نام کو پرھڈسن لکھا ہوا تھا۔ اس سے آگے بگ باس کے الفاظ درج تھے۔ یہی الفاظ ڈائری میں موجود باقی تحریر سے مختلف تھے۔ بگ باس کے متعلق تو عمران اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ یہ ایکریمیا کی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے۔ جو زیادہ تر اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث رہتی ہے۔ لیکن اس کا دائرہ کار ایکریمیا اور افریقی ممالک میں تھا۔ براعظم ایشیا اس کے دائرہ کار میں نہ آتا تھا۔ عمران نے ڈائری بند کی اور پھر اُسے واپس خانے میں رکھ کر اس نے دراز بند کی اور اس کمرے سے نکل کر واپس ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جس مقصد کے لئے اس نے تلاشی لی تھی۔ وہ مقصد حل نہ ہوا تھا۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا تھا۔ کہ اس نواب ارسلان کا تعلق بگ باس کے کسی آدمی کو پرھڈسن سے ہے۔ لیکن وہ مائیکرو فلم رول اور اس پراسرار انداز میں اس کی ملک سے باہر ترسیل ان باتوں کا کوئی اشارہ وہ تلاشی کے دوران حاصل نہ کر سکا تھا۔

" کوئی رسی لے آؤ۔ اور اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو۔ تاکہ یہ زیادہ اچھل کود نہ کر سکے۔ میں نے اس سے کافی معلومات حاصل

کرنی ہیں "۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔ اور عمران نے ایک سائیڈ پر پڑی میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دانش منزل کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

" ایکسٹو "۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں۔ رچرڈ کے متعلق کچھ پتہ چلا "۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ وہ کہیں بھی نہیں مل رہا۔ سیکرٹ سروس مسلسل اس کی تلاش میں ہے۔ اور ایکریمین فارن ایجنٹس سے بھی رپورٹ مل گئی ہے۔ کارل راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو گیا ہے "۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" رچرڈ کی تلاش جاری رکھو "۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے جوانا ایک بڑی سی رسی اٹھائے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ اور اس نے صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے نواب ارسلان کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے اچھی طرح باندھ دیئے۔

" ٹھیک ہے۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ "۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جوانا نے نواب ارسلان کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد نواب ارسلان چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اس کے چہرے پر اب انتہائی خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"نواب ارسلان۔ حویلی میں موجود تمہارے چاروں ملازموں کی گردنیں توڑ دی گئی ہیں۔ اور تم اس جوانا کو دیکھ رہے ہو۔ یہ ایک لمحے میں تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ سکتا ہے۔ اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اپنی ہڈیاں تڑوانے کی بجائے مجھے تفصیل بتا دو کہ تم نے اس ڈبیا میں کس موضوع پر مائیکرو فلم رول ڈکشا کی معرفت کارل تک پہنچایا ہے" ــــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کون ڈکشا۔ کیسا رول۔ تم یہ سب کیا کہہ رہے ہو" ــــــ نواب ارسلان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا۔ اسے سمجھاؤ۔ کہ میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں" ــــــ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جس طرح کوئی عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ اس طرح جوانا نواب ارسلان پر جھپٹا۔ دوسرے لمحے بھنچی بھنچی آواز میں چیختا ہوا نواب ارسلان فضا میں بُری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ جوانا نے ایک ہاتھ سے اُسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا تھا۔ گردن پر بے پناہ دباؤ کی وجہ سے اس کے حلق سے بھنچی بھنچی چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی جوانا کا دوسرا ہاتھ گھوما اور نواب ارسلان کا جسم اس بری طرح فضا میں پھڑکنے لگا جیسے اُسے لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ لگ گیا ہو۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ نکلا۔ کئی دانت ٹوٹ کر باہر آگرے تھے۔

"بب ــــ بب ــــ بتاتا ہوں۔ بب ــــ بب" ــــــ

نواب ارسلان نے انتہائی دہشت زدہ لہجے میں کہا۔ اور عمران کے اشارے پر جوانا نے اُسے ایک جھٹکے سے واپس صوفے پر پٹخ دیا۔

"ایک ہی تھپڑ پر بول پڑے ہو۔ کم از کم دو چار ہاتھ تو لگانے دیتے" ــــــ جوانا نے اس طرح برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ جیسے اُسے نواب ارسلان کی اتنی جلدی آمادگی پر مایوسی ہوئی ہو۔

"اس بار جوانا کے ہاتھ نہیں رکنے نواب ارسلان۔ اور یکے بعد دیگرے تمہاری ہڈیاں ٹوٹتی چلی جاتی ہیں۔ اور پھر تم جانتے ہو۔ کہ باقی تمہاری ساری عمر معذوری کی حالت میں ہی گزرے گی۔ میرا وعدہ کہ اگر تم سب کچھ سچ سچ اور تفصیل سے بتا دو تو نہ صرف تم زندہ رہو گے بلکہ ہم تمہارا نام بھی بھول جائیں گے" ــــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے کوئی فارمولا اس ڈبیا میں نہیں بھجوایا۔ اس ڈبیا میں ایک مائیکرو ٹیپ تھا۔ جو مجھے رچرڈ نے دیا تھا۔ تاکہ میں اسے ملک سے باہر نکال دوں" ــــــ نواب ارسلان نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"مائیکرو ٹیپ ــــ کیا مطلب۔ پوری تفصیل سے بتاؤ۔ الجھی بات مت کرو۔ سمجھے۔ ورنہ میں جوانا کو اشارہ کر کے خود کمرے سے باہر چلا جاؤں گا" ــــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پپ ــــ پپ ــــ پلیز۔ مجھے۔ وعدہ کرو کہ مجھے چھوڑ دو گے۔ اور کسی کو نہ بتاؤ گے کہ میں نے تمہیں کچھ بتایا ہے ورنہ بگ باس مجھے پاتال میں سے بھی گھسیٹ کر نکال لائے گا۔ اور مجھے وہ زندہ

جلا دیں گے۔ وہ انتہائی ظالم لوگ ہیں" ـــــ نواب ارسلان نے دہشت زدہ لہجے میں کہا اور عمران چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ بین الاقوامی تنظیم بگ باس یہاں پاکیشیا میں کوئی پراسرار گیم کھیل رہی ہے۔

"ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ۔ شرط وہی کہ تم سب کچھ تفصیل سے بتا دو" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں تفصیل سے بتاتا ہوں۔ ورنہ بگ باس تو بعد میں مجھے مارے گی تمہارا یہ دیوا ابھی مجھے مار ڈالے گا۔ سنو میرے پاس نوادرات کا بہت بڑا خزانہ ہے۔ اور پوری دنیا میں نوادرات کی خریداری اور اس میں مہارت کے لحاظ سے مجھے بڑا آدمی سمجھا جاتا ہے۔ نوادرات کے حصول کے شوق کی وجہ سے میرا دنیا کے ہر طبقے سے گہرا تعلق رہتا ہے۔ بہرحال ایکریمیا میں ایک بہت بڑی مجرم تنظیم ہے۔ بگ باس اس کا ایک خاص آدمی ہے کوپر ھڈسن۔ وہ میرا گہرا دوست ہے۔ وہ بھی نوادرات کا بے حد شوقین ہے۔ اس کے پاس نوادرات کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اس ذخیرے میں ایک ایسا نوادر ہے۔ جو میرے نقطہ نظر سے پوری دنیا کے نوادرات میں سے سب سے قیمتی ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ تمہارا تعلق نوادرات سے نہیں ہے۔ اس لئے تم اس کی اہمیت اور مالیت کو نہ سمجھ سکو گے۔ بہرحال میں وہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن کوپر ہڈسن اسے دینے پر کسی صورت آمادہ نہ تھا۔ حتیٰ کہ میں نے اس کی بڑی سے بڑی قیمت بھی لگا دی۔ لیکن بے سود۔

اور میں بے حد مایوس ہو گیا۔ لیکن پھر اچانک کوپر ھڈسن نے مجھ سے رابطہ کیا۔ میں ان دنوں ایکریمیا میں تھا۔ اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ اگر وہ میرا ایک کام کر دے تو وہ یہ نوادر مجھے تحفے میں دے دے گا۔ ظاہر ہے یہ میرے لئے بہت بڑی خبر تھی۔ میں فوراً رضامند ہو گیا۔ اس نوادر کے لئے اگر مجھے وہ ایک ہزار آدمیوں کو بھی قتل کرنے کے لئے کہتا تو میں دریغ نہ کرتا۔ لیکن اس نے انتہائی معمولی سا کام بتا دیا۔ کہ بگ باس تنظیم پاکیشیا کے ایک سائنس دان سر داور کو اغوا کر کے اس طرح ایکریمیا لے آنا چاہتی ہے کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اور اس کے لئے انہوں نے یہ منصوبہ بندی کی تھی کہ سر داور کو اغوا کر کے یہاں دولت گڑھ لایا جائے۔ یہاں میرے نوادرات میں مصر کی حنوط شدہ ممیاں بھی موجود ہیں۔ جس کا باقاعدہ حکومت کو علم ہے۔ اور وزارت آثار قدیمہ سے ان کے بارے میں باقاعدہ سرٹیفکیٹس میں نے رکھے ہیں۔ کیونکہ ویسے لاشیں رکھنا جرم ہے۔ بہرحال یہ طے ہوا۔ کہ سر داور کو اغوا کر کے دولت گڑھ لایا جائے۔ یہاں مصر کے ایک قدیم بادشاہ کی ممی کو اس کے مخصوص صندوق سے نکال کر علیحدہ رکھ دیا جائے سر داور کے چہرے پر اس بادشاہ کی ممی جیسا میک اپ کیا جائے انہیں طویل عرصے کیلئے بے ہوش کر دیا جائے گا اس صندوق میں ایسے انتظامات کر دیئے جائیں گے کہ انہیں تازہ ہوا ملتی رہے پھر حکومت کی اجازت سے یہ صندوق یہاں سے باقاعدہ ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا لے جایا جائے گا۔ کہ وہاں نوادرات کی ایک نمائش میں اسے رکھنا ہے۔ اس طرح وہ سائنس دان سر داور کسی کو پتہ چلے بغیر ایکریمیا پہنچ جائیں گے۔ میں اس پر

فوراً تیار ہوگیا۔ کیونکہ میں ہر صورت میں وہ نوادر کو پرہڈسن سے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ بگ باس نے اس کے لئے اس کام کے ماہر ایک اور گروپ کی خدمات حاصل کیں جس کا سربراہ رچرڈ ہے۔ رچرڈ اپنے گروپ کے ساتھ یہاں پہنچ گیا اور میں سرداور کے اغوا ہوکر یہاں پہنچنے کا انتظار کرتا رہا کہ اچانک رچرڈ اکیلا یہاں میرے پاس آ گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اب سرداور کو اغوا کر کے لے جانے کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ اس نے اس سرداور کو تلاش کر کے ان کے جسم میں ایک مخصوص آلہ فٹ کر دیا تھا تاکہ مناسب موقع دیکھ کر وہ انہیں اس طرح اغوا کر سکے کہ کسی کو ان کے اغوا کا علم نہ ہو سکے۔ سرداور یہاں کے ایک پُرفضا پہاڑی مقام دامان میں رہ رہے تھے۔ لیکن ابھی رچرڈ موقع ہی تلاش کر رہا تھا۔ کہ اس آلے کی مدد سے اُسے پتہ چلا کہ سرداور کو دو آدمی ہیلی کاپٹر پر بٹھا کر پہاڑوں میں لے گئے ہیں۔ پھر پہاڑوں کے اندر ہی اس سرداور کی ملاقات شوگران کے ایک مشہور سائنسدان سے ہوئی اور ان دونوں کے درمیان کسی اہم سائنسی معاملے پر تفصیلی بات چیت ہوتی رہی۔ اس آلے کی مدد سے یہ تمام بات چیت رچرڈ نے ٹیپ کر لی۔ پھر جب اس نے اس بارے میں بگ باس کو ٹرانسمیٹر پر تفصیلات بتائیں تو بگ باس نے سرداور کے اغوا والا مشن کینسل کر دیا۔ کیونکہ اس سائنسی مسئلے کے سلسلہ میں ان کا پروگرام سرداور کو اغوا کرنا تھا۔ بقول رچرڈ کے بگ باس نے اُسے بتایا تھا کہ انہیں یہ اطلاعات ملی تھیں کہ شوگران کا ایک

سائنسدان اس اہم سائنسی مسئلے پر کوئی انقلابی ایجاد کر رہا ہے۔ اور اس سلسلے میں اس کی بات چیت سرداور سے فون پر ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ یہ پروگرام بنایا گیا کہ پہلے سرداور کو پاکیشیا سے اغوا کرایا جائے۔ کیونکہ بگ باس کے نقطہ نظر سے سرداور کا اغوا آسان تھا جب کہ شوگران کے اس سائنسدان کا اغوا مشکل تھا۔ پھر سرداور سے اس شوگرانی سائنسدان کو ایکریمیا کال کرایا جاتا اور سرداور کی وجہ سے وہ خود ہی چل کر وہاں پہنچ جاتا۔ اس طرح دونوں قابو میں آجاتے اور پھر ان سے یہ اہم انقلابی ایجاد وہاں بگ باس کی ایک خفیہ لیبارٹری میں مکمل کرائی جاتی۔ لیکن یہ اتفاق ہے کہ سرداور کے اغوا سے پہلے ہی سرداور اور اس شوگرانی سائنسدان کی ملاقات ہوگئی۔ اور ان کے درمیان ہونے والی تفصیلی بات چیت ریکارڈ بھی کر لی گئی۔ اس میں اس فارمولے کے بارے میں پوری تفصیلات بھی آ گئی تھیں۔ اس لئے اس بات چیت کو ہی کافی سمجھا گیا اور اغوا والا مشن کینسل کر دیا گیا۔ اب رچرڈ نے وہ ٹیپ یہاں سے نکال کر لے جانا تھا۔ لیکن اُسے اطلاع ملی کہ یہاں کی مقامی سیکرٹ سروس کو اطلاع مل چکی ہے کہ سرداور کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہاں کا ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اور انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ رچرڈ نے اس کا فون ٹیپ کرایا تھا تاکہ اگر یہ ایجنٹ اغوا کے خلاف حرکت میں آئے تو اُسے اطلاع مل جائے۔ اور اس فون ٹیپ سے پتہ چل گیا کہ کسی ٹرومین

نے فون پر اُسے بتادیا کہ سرداور کو اغوا کیا جارہا ہے ——— اور علی عمران نے سرداور کی تلاش شروع کردی ہے۔ چنانچہ اس نے مجھے کہا کہ میں یہ مائیکرو ٹیپ کسی غیر متعلق آدمی کے ذریعے اس کے آدمی کارل تک پہنچا دوں۔ اس کے لئے اس نے ایک باقاعدہ پلاننگ بنائی۔ ایک عام سی ایکریمین سیاح لڑکی کو نوادرات کا لالچ دے کر اس نے میرے پاس بھیجا۔ اس کا نام ڈکشا تھا۔ سیدھی سادھی اور عام سی لڑکی تھی وہ۔ میں نے اُسے طلائی سکے دیئے اور پھر رچرڈ سے بات کر کے میں اُسے ائیر پورٹ خود چھوڑنے گیا۔ جہاں لاؤنج میں رچرڈ کا آدمی کارل موجود تھا۔ رچرڈ کا خیال تھا کہ اس کے آدمیوں کی نگرانی نہ ہو رہی ہو۔ اس لئے وہ ٹیپ لاؤنج سے باہر چیکنگ سے پہلے کارل کے حوالے نہ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس کی پلاننگ کے مطابق میں نے وہ ٹیپ ڈکشا کو دیا۔ ڈکشا نے لاؤنج میں جاکر وہ کارل کو دے دیا اور پھر وہ دونوں اسی فلائٹ کے ذریعے پاکیشیا سے پرواز کر گئے۔ میں اس وقت تک وہاں ٹھہرا رہا۔ جب تک فلائٹ روانہ نہیں ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے ہوٹل جاکر رچرڈ کو ٹیپ بحفاظت کارل تک پہنچنے اور ڈکشا اور کارل کے پرواز کر جانے کی تفصیل بتا دی۔ اور اس کے اور کے کہنے پر میں واپس یہاں دولت گڑھ آ گیا۔ اب میرا خیال ہے کہ میں چند روز تک ایکریمیا واپس جاؤں گا۔ اور سوپر ہڈسن سے وہ نوادرات حاصل کروں گا۔ کیونکہ بہرحال میں نے اس کا کام کر دیا ہے۔ لاش نہ سہی ٹیپ سہی" ———
نواب ارسلان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے

بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ نواب ارسلان کے اس تفصیلی بیان سے اب تک ہونے والے واقعات کی کڑیاں ایک سلسلے میں جڑ سکی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ اگر سرداور اس شوگرانی سائنسدان کے پاس نہ لے جائے جاتے تو یقیناً انہیں اغوا کر لیا جاتا۔ اور جو شاندار پلاننگ ان کی یہاں سے نکالنے کی کی گئی تھی۔ ظاہر ہے اس پر کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ پڑتا۔ اور بگ باس نے مزید ہوشیاری یہ کی تھی کہ اپنے پروگرام کے مطابق وہ راس فیلڈ کے کلرز کے ذریعے رچرڈ اور اس کے ساتھیوں اور نواب ارسلان سب کا خاتمہ کرا دیتا۔ اس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لاکھ سر پٹکتی کسی طرح بھی اس بات کا سراغ نہ لگا سکتی۔ کہ سرداور کو کس پارٹی نے اغوا کیا اور انہیں کہاں لے جایا گیا۔
اور اب اُسے یہ بات بھی معلوم ہو گئی تھی۔ کہ بگ باس کو دراصل اس سپر بلڈ کا فارمولا چاہیئے تھا۔ جو اب سرداور اور اس شوگرانی سائنسدان کے درمیان ہونے والی بات چیت کی وجہ سے اُسے ٹیپ کی صورت میں مل گیا تھا۔ اور وہ یہ بات بھی اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اس بین الاقوامی مجرم تنظیموں کو یہ فارمولا کیوں چاہیئے کیونکہ اس مصنوعی سپر بلڈ کی تیاری اور اس پر اجارہ داری سے وہ منشیات سے بھی زیادہ کما سکتے تھے۔ بہرحال اُسے یہ ساری تفصیل سن کر ایک اطمینان ضرور ہوا تھا کہ اس طرح کم از کم سرداور کے فوری اغوا کا خطرہ یقیناً ٹل گیا تھا۔
" سوپر ہڈسن کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔ کہاں رہتا

ہے۔ کیا کرتا ہے۔ اس کی شکل وصورت اس کا فون نمبر سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔ اس کے بعد تم آزاد ہو جاؤ گے" ـــــ عمران نے کہا اور نواب ارسلان نے پوری تفصیل بتا دی۔

" اوکے۔ تمہارے کتنے بچے ہیں۔ یہاں حویلی میں کیوں نہیں رہتے" عمران نے پوچھا۔

" میرے بچے۔ وہ تو ایکریمیا میں مستقل رہائش پذیر ہیں۔ وہاں کے شہری ہیں۔ وہ یہاں بہت کم آتے ہیں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو" ـــــ نواب ارسلان نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر عمران کے اس غیر متعلق سوال پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا تم نے کوئی وصیت نامہ بھی تحریر کرا رکھا ہے" ـــــ عمران نے دوسرا سوال کیا۔

" وصیت نامہ۔ نہیں۔ مجھے کیا ضرورت ہے وصیت نامے کی" نواب ارسلان نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ضرورت ہے۔ اور تم نے اس وصیت نامے میں یہ تحریر کرنا ہے۔ کہ تمہارے تمام نوادرات کی ملکیت تمہارے مرنے کے بعد حکومت پاکیشیا ہو گی۔ تاکہ تمہارے ان نوادرات کو عجائب خانے میں رکھوا دیا جائے اور ان پر باقاعدہ ریسرچ کی جا سکے۔ بولو۔ تیار ہو۔ ایسا وصیت نامہ لکھنے پر" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ یہ میری زندگی بھر کی کمائی ہے۔ میں اسے کسی کو نہیں دے سکتا" ـــــ نواب ارسلان نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ تم ابھی یہ نوادرات دے دو۔ میں نے بھی تمہاری موت کے بعد کی بات کی ہے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کچھ بھی ہو۔ میں نوادرات کسی کو نہیں دے سکتا" ـــــ نواب ارسلان نے کہا۔

" اوکے۔ جوانا۔ اس کی گردن توڑ دو۔ وصیت نامہ اس کی طرف سے میں خود ہی تحریر کر دوں گا۔ اور صرف نوادرات ہی نہیں بلکہ اس کی جائیداد بھی اب حکومت کے پاس چلی جائے گی" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور جوانا تیزی سے ایک بار پھر نواب ارسلان پر جھپٹا۔ اور نواب ارسلان بُری طرح چیخنے لگا۔

" رک جاؤ ـــــ میں لکھ دیتا ہوں۔ رک جاؤ" ـــــ نواب ارسلان ہذیانی انداز میں چیخ رہا تھا۔ اور عمران کے اشارے پر جوانا ایک طرف مڑ گیا۔

" سنو نواب ارسلان۔ تم نے پاکیشیا کے ایک بہت بڑے سائنسدان کو اغوا کرنے اور انہیں یہاں سے نکال لے جانے کے جرم میں معاونت کر کے قومی جرم کیا ہے۔ اور اس جرم کی سزا موت ہے۔ لیکن چونکہ تم صرف نوادرات کے شوق میں اس جرم میں ملوث ہوئے ہو۔ اور پھر یہ جرم وقوع پذیر بھی نہیں ہوا۔ اس لئے تمہیں صرف اس صورت میں معافی مل سکتی ہے کہ تم یہ باقاعدہ وصیت نامہ لکھ دو۔ کہ تمہاری موت کے بعد تمہارے نوادرات کی ملکیت حکومت پاکیشیا کے پاس چلی جائے گی۔ تمہاری

اولاد ویسے ہی پاکیشیائی شہری نہیں رہی۔ اس لئے یہ نوادرات انہیں وراثت میں لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ بولو۔ تیار ہو۔ یا تمہیں موت کی سزا دے دی جائے۔ ہاں یا نہ میں جواب دو"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ میں تیار ہوں۔ میں تیار ہوں۔ لیکن میرے مرنے کے بعد ایسا ہوگا پہلے نہیں"۔۔۔۔۔ نواب ارسلان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے۔ پھر تم ہمارے ساتھ دارالحکومت جاؤ گے۔ اور اس جواد کے ساتھ اپنے وکیل کے پاس جا کر وصیت نامہ تحریر کر دو گے۔ اور اس کے بعد جوانا تمہیں یہاں واپس چھوڑ جائے گا۔ پھر تم آزاد ہو۔ جہاں چاہے جاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور نواب ارسلان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹرومین نے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر سب سے پہلے عمران کے فلیٹ پر فون کیا۔ تاکہ عمران کو اب تک کی ساری کارروائی بتا سکے۔ لیکن دوسری طرف سے سلیمان نے اُسے بتایا کہ عمران صاحب فلیٹ پر موجود نہیں ہیں۔ تو اس نے سلیمان کو کہہ دیا کہ عمران جیسے ہی فلیٹ پر آئے اُسے پیغام دے دینا کہ وہ فوری مجھ سے فون پر رابطہ کرے۔ اور ساتھ ہی اس نے سلیمان کو اپنا خصوصی فون نمبر بھی نوٹ کرا دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے بگ باس نامی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر یا اس کے کسی خاص آدمی کو ٹریس کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کی لگاتار کوششوں کے بعد آخر کار وہ بگ باس کے ایک اہم رکن بالڈے کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ بالڈے کا بظاہر امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھا۔ لیکن بالڈے اس بگ باس کا خاص آدمی سمجھا جاتا

تھا۔ اور ٹرومین نے اپنے خاص آدمیوں کو اس بالڈے کو تلاش کرنے اور اُسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آنے کے احکامات دے دیئے تھے۔ اور اب اُسے بیک وقت دو اطراف سے کالوں کا انتظار تھا۔ ایک عمران کی طرف سے اور دوسری اپنے خاص آدمیوں کی طرف سے۔ اور پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

" یس "۔۔۔۔ ٹرومین نے محتاط انداز میں کہا۔

" ہمارے ہاں تو تین بار " یس " کہنا پڑتا ہے۔ تب جا کر نکاح ہوتا ہے "۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

" عمران صاحب۔ میں گذشتہ دو گھنٹوں سے آپ کی طرف سے کال کا منتظر تھا۔ میں نے سرداور کے اغوا کے سلسلے میں خاصی پیش رفت کر لی ہے "۔۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔۔۔۔ ویری گڈ۔ کیا پیش رفت کی ہے "۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین نے پوری تفصیل سے اُسے بتانا شروع کر دی۔ کہ پہلے اس نے گرن کو اغوا کرایا۔ اس پر تشدد سے بالڈون سامنے آیا۔ اور پھر بالڈون کو کس طرح اس نے کور کیا۔ اور اب بالڈون سے اُسے معلوم ہوا ہے کہ یہ سارا سیٹ اپ بگ باس کا ہے۔ اور اس نے بگ باس کا ایک اہم آدمی بھی ٹریس کر لیا ہے۔ اس لئے اب اس آدمی سے وہ یہ معلوم کرے گا کہ سرداور کو اغوا کر کے کہاں رکھا گیا ہے۔

تاکہ وہاں سے سرداور کو برآمد کر کے واپس پاکیشیا بھجوایا جا سکے۔

" واہ۔ واقعی تم نے تو بڑا کام کر دکھایا ہے۔ اب میں تمہیں ایک واقعہ سناتا ہوں "۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ تو ٹرومین بے اختیار چونک پڑا۔

" واقعہ۔۔۔۔ کیسا واقعہ "۔۔۔۔ ٹرومین نے حیران ہو کر پوچھا۔

" پہلے سن لو۔ کسی ملک کے بادشاہ کی گھڑی چوری ہو گئی۔ اس نے پولیس چیف کو بلا کر حکم دیا کہ فوراً گھڑی برآمد کی جائے۔ ورنہ پولیس چیف کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ جس پر پولیس چیف نے کارروائی شروع کر دی۔ اس دوران بادشاہ کو وہ گھڑی غسل خانے میں پڑی مل گئی۔ وہ غسل کرتے ہوئے اُسے وہیں چھوڑ آیا تھا چنانچہ اس نے پولیس چیف کو پیغام بھجوایا کہ گھڑی مل گئی ہے۔ اب مزید تفتیش کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پولیس چیف نے حاضر ہو کر کہا جناب یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ میں نے آپ کی گھڑی کے دس چور گرفتار کر لئے ہیں۔ اور ان دس کے دس چوروں نے علیحدہ علیحدہ گھڑی کی چوری کا اقرار بھی کر لیا ہے۔ اور ان میں سے چار گھڑیاں برآمد بھی ہو چکی ہیں "۔۔۔۔ عمران نے واقعہ سناتے ہوئے کہا۔

" کیا۔۔۔۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں "۔۔۔۔ ٹرومین نے حیران ہو کر کہا۔

" مطلب یہ ہے کہ سرداور سرے سے اغوا ہی نہیں ہوئے۔ وہ واپس آ گئے ہیں "۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر ایٹم بم مار دیا ہو۔

وہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر مجرم تنظیموں کے خلاف مسلسل ایکشن میں رہا تھا۔ اور اب عمران کہہ رہا تھا کہ سردار اغوا ہی نہیں ہوئے۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اور اس نے بے اختیار رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"میں خواہ مخواہ احمقوں کی طرح لوگوں سے لڑتا پھرا اور انہیں قتل کرتا پھرا۔ نانسنس" ــــــ ٹرومین نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما رہا تھا۔ حقیقت میں اُسے عمران کی بات سے بے حد شاک پہنچا تھا۔

اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــــ ٹرومین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں کنیڈی بول رہا ہوں۔ آپ کے حکم کی تعمیل میں بالڈے سو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا گیا ہے" ــــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لعنت بھیجو اس پر۔ اگر اسے بے ہوش کر کے لایا گیا ہے۔ تو اُسے ہیڈ کوارٹر سے دور کسی باغ میں پھنکوا دو۔ اور اگر اسے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا ہے تو گولی مار کر لاش کسی گٹر میں پھنکوا دو" ــــــ ٹرومین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ لیکن جیسے ہی رسیور کریڈل پر پٹخا ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔ اور ٹرومین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"اب کیا بات ہے" ــــــ ٹرومین نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ اس قدر غصہ کس بات پر آ رہا ہے" ــــــ دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"غصہ تو نہیں عمران صاحب۔ دراصل آپ کی بات سے مجھے بے حد شاک پہنچا ہے۔ اگر سردار اغوا نہیں ہوئے تھے تو آپ کم از کم مجھے تو اطلاع کر دیتے۔ میں خواہ مخواہ اس چکر میں بھاگتا پھرا۔ لوگوں کو اغوا کراتا رہا اور انہیں گولیاں مارتا رہا۔ اپنے سب کام چھوڑ کر" ــــــ ٹرومین سے نہ رہا گیا تو آخر کار وہ پھٹ پڑا۔

"اوہ۔ آئی۔ ایم۔ سوری ٹرومین۔ مجھے دراصل یہ خیال نہ رہا تھا۔ کہ تمہارا وقت بے حد قیمتی ہوتا ہے۔ تم میری طرح فارغ اور بے کار آدمی نہیں ہو۔ بلکہ بہت بڑے آدمی ہو۔ اور ایک ایک لمحے کا حساب رکھتے ہو۔ بہرحال ویری سوری۔ اس بھاگ دوڑ میں تمہارا جو وقت ضائع ہوا ہو۔ تمہارا جو خرچہ آیا ہو۔ وہ سب کچھ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا معاوضہ۔ یہ سب بل بنا کر مجھے بھجوا دو۔ میں پیمنٹ کر دوں گا۔ ابھی میں اتنا غریب بھی نہیں ہوا کہ تمہارا ایک معمولی سا بل بھی ادا نہ کر سکوں" ــــــ دوسری طرف سے عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور ٹرومین کے چہرے پر عمران کی یہ بات سن کر ندامت سے پسینہ ابھر آیا۔ اُسے اب احساس ہوا کہ اس نے ایسی بات کر کے واقعی ایک گھٹیا اور لوسٹینڈرڈ بات کی ہے۔ بالکل اس طرح جس طرح کوئی گھٹیا پیشہ ور آدمی کرتا ہے۔ اُسے تو مسرت کا اظہار کرنا چاہئے تھا کہ سردار اغوا ہونے سے بچ

گئے ہیں۔ وہ ہونٹ بھینچے کچھ دیر بیٹھا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا۔ اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بول رہا ہوں" دوسری طرف سے عمران کی اسی طرح چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کی اسی چہکتی ہوئی خوشگوار آواز سن کر ٹرومین کو اور زیادہ ندامت محسوس ہونے لگی۔ ورنہ اس کا خیال تھا کہ عمران بھی اس کی طرح غصے میں ہوگا۔ لیکن عمران واقعی عظیم آدمی تھا۔ کہ اس نے اس بات کی ذرا برابر پرواہ نہ کی تھی۔

"عمران صاحب۔ میں ٹرومین بول رہا ہوں۔ میں سخت شرمندہ ہوں۔ آپ نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میرا غصہ اور میرا لہجہ واقعی انتہائی گھٹیا تھا۔ اور میں نے ایسی بات کر کے ذہنی گھٹیا پن کا ثبوت دیا ہے۔ میں آپ سے دلی طور پر معذرت خواہ ہوں" ——— ٹرومین نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے عمران کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تمہاری اسی سچائی نے تو مجھے تمہارا گرویدہ بنا رکھا ہے ٹرومین۔ تم نے جس طرح کھل کر معذرت کی ہے اس سے تمہارے کردار کی عظمت میرے دل میں اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور ایک اور فائدہ بھی ہو گیا ہے۔ بلکہ میرے خیال میں وہی اصل اور نقد فائدہ ہے" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کون سا فائدہ" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے بل کی ادائیگی سے بچ گیا ہوں۔ اب کم از کم سلیمان

کو آئندہ سال کے کسی مہینے کی تنخواہ ملنے کا سکوپ تو بن گیا ہے" ——— عمران نے جواب دیا اور ٹرومین بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی سرداور کو سرے سے اغوا ہی نہ کیا گیا تھا۔ حالانکہ کلرز کو باقاعدہ یہ مشن سونپا گیا تھا اور مجھے پہلی بار جو اطلاع ملی تھی۔ اس میں باقاعدہ سرداور کا نام بھی لیا گیا تھا۔ حالانکہ میں تو کسی سرداور کو جانتا ہی نہ تھا" ——— ٹرومین نے کہا۔

"انہیں اغوا نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن اغوا کرنے کا باقاعدہ پلان ضرور بنایا گیا تھا۔ مگر چونکہ اغوا کئے بغیر ان کا مقصد حل ہو گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے پلان کینسل کر دیا" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر ٹرومین کے اصرار پر اس نے نواب ارسلان سے حاصل کی گئیں معلومات تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ٹیپ جس میں سپر ملیڈ کا فارمولا ہے وہ اب تک باس تک پہنچ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مشن ختم نہیں ہوا۔ اب ہمیں یہ ٹیپ ان سے واپس لینا ہوگا" ——— ٹرومین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ فارمولا پاکیشیا کا نہیں ہے۔ شوگران کا ہے۔ اس لئے مجھے تو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم اگر چاہو تو اپنے طور پر یہ فارمولا حاصل کر کے اسے چاہے ضائع کر دو چاہے مجھے بھجوا دینا میں شوگران حکومت کو بھجوا دوں گا۔ یہ سب تمہاری اپنی مرضی پر منحصر ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں خود اس بارے میں فیصلہ کر لوں

گا۔ گڈ بائی "—— ٹرومین نے کہا اور ریسیور رکھ کر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ سپر بلڈ کے اس فارمولے کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ اس کے ذہن میں یہ بات آ رہی تھی کہ اس صورت میں جب عمران اس فارمولے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ تو کیوں نہ وہ اس بگ باس سے یہ فارمولا خود حاصل کرے اور پھر اسے کسی بھی بڑی پارٹی کو فروخت کر دے۔ اس طرح اُسے انتہائی بھاری معاوضہ مل سکتا ہے۔ چونکہ اس نے آج سے پہلے ایسا کام کبھی نہ کیا تھا۔ اس لئے وہ ذہنی طور پر اسی ادھیڑ بن میں تھا۔ کہ اس پرابلم میں ہاتھ ڈالے یا نہ۔ اور تھوڑی سی سوچ بچار کے بعد آخر کار اس نے فیصلہ کر لیا۔ کہ بہرحال وہ یہ فارمولا اس بگ باس سے لازماً حاصل کرے گا۔ اس کے بعد اس کا کیا کرنا ہے۔ یہ اس وقت سوچے گا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کرتے ہی ہاتھ بڑھایا۔ اور ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کینیڈی بول رہا ہوں"—— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کینیڈی کی آواز سنائی دی۔

"اس بالڈے کا کیا ہوا"—— ٹرومین نے پوچھا۔

"باس۔ آپ کے حکم کے مطابق میں نے اُسے گولی مار کر اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈلوا دی تھی۔ کیونکہ ہمارے ایک ساتھی کو اس نے پہچان لیا تھا۔ حالانکہ وہ میک اپ میں تھا"—— کینیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب یہ بتاؤ کہ کسی رچرڈ گروپ کو جانتے ہو"——

ٹرومین نے پوچھا۔

"یس باس۔ ایکریمیا کی ریاست ہونولولو کا بدنام گروپ ہے۔ بڑی بڑی تنظیموں کے لئے اکثر کام کرتا رہتا ہے"—— دوسری طرف سے کینیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا سنو۔ اس گروپ نے پاکیشیا سے ایک اہم سائنسی فارمولا اڑایا ہے۔ یہ فارمولا دو سائنس دانوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کے ایک مائیکرو ٹیپ میں بند ہے۔ یہ ٹیپ اس رچرڈ نے بگ باس کے لئے اڑایا ہے۔ لیکن پاکیشیا سے اس کا آدمی کارل اسے لے کر آیا ہے۔ وہ آدمی پاکیشیا سے براہِ راست ایکریمیا نہیں پہنچا۔ بلکہ راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو گیا ہے۔ اور اب ہم نے یہ مائیکرو ٹیپ واپس حاصل کرنا ہے۔ اس سلسلے میں کیا لائن آف ایکشن قائم کی جائے"—— ٹرومین نے کینیڈی کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ ٹیپ اگر بگ باس کے لئے حاصل کیا گیا ہے تو لازماً اسے بگ باس کے حوالے کر دیا گیا ہو گا۔ لیکن بگ باس کے متعلق بڑی مشکل سے اس بالڈے کا پتہ چلایا گیا تھا۔ جو اب ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم اس بار ہونولولو جا کر اس رچرڈ گروپ کو کور کر لیں۔ وہ خود بتائیں گے کہ انہوں نے ٹیپ کسے دیا ہے۔ پھر اس سے حاصل کیا جا سکتا ہے"—— کینیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس رچرڈ گروپ کا کوئی خاص ٹھکانہ"—— ٹرومین نے پوچھا۔

"رچرڈ بار ہونولو کی بدنام ترین بار ہے۔ اور اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر بھی وہیں ہے۔ خاصے تیز۔ فعال اور جی دار لوگ ہیں۔ اس گروپ کے"۔۔۔۔ کنیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔۔ فوری طور پر ہونولو کے لئے طیارہ چارٹرڈ کراؤ۔ اور خود بھی میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔۔۔۔ ٹرڈمین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا بلیک زیرو سے مختلف موضوعات پر باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے پر عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران جہاں بھی ہو اس سے بات کراؤ"۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"سوری جناب۔ ابھی عالم بالا تک فون کی لائنیں نہیں پہنچ سکیں"۔۔۔۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ عمران تم خود تھے۔ مذاق چھوڑو۔ ایک اہم ترین مسئلہ درپیش ہے۔ تم نے سرداور کو یہ بتایا ہے کہ سپر بلڈ کا فارمولا ایکریمیا کی کسی مجرم تنظیم کے پاس پہنچ چکا ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی

گھمبیر لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میں نے انہیں تفصیل بتا دی تھی۔ لیکن ہمارا اس فارمولے سے کیا تعلق ہے۔ یہ تو شوگرانیوں کا فارمولا ہے۔ اور وہی اس پر کام کر رہے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

" سردار نے تمہارے والی بات اس شوگرانی سائنس دان تک پہنچا دی۔ اور شوگرانی سائنس دان نے اپنی حکومت تک۔ اور تم جانتے ہو کہ شوگران کے ساتھ ہمارے کیسے تعلقات ہیں۔ چنانچہ حکومت شوگران نے باقاعدہ سرکاری طور پر درخواست کی ہے کہ اس گروپ سے نہ صرف یہ فارمولا واپس لیا جائے بلکہ اس گروپ کا بھی خاتمہ کر دیا جائے۔ تاکہ یہ فارمولا ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز سے بچا رہ سکے۔ اور اس کے لئے انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانے کی درخواست کی ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ کیا انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس فالتو نظر آتی ہے۔ ان کے ملک کا فارمولا ہے۔ ان کے پاس بڑی بڑی تنظیمیں اور سروسز ہیں۔ وہ خود اسے کیوں نہیں حاصل کر لیتے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میری شوگران حکومت کے انتہائی اہم عہدے دار سے براہ راست بات ہوئی ہے۔ اور میں نے یہی بات اس سے کی تھی۔ اس نے جواب دیا ہے کہ شوگران سیکرٹ سروس کے حرکت میں آتے ہی ایکریمیا، روسیاہ اور اس جیسے دوسرے ممالک لازماً چونک پڑیں گے۔ اس طرح یہ فارمولا راز ہی نہ رہ سکے گا۔ جب کہ شوگرانیوں کے نقطہ نظر سے یہ

انتہائی اہم اور انقلابی فارمولا ہے۔ وہ اس سپر بلڈ فارمولے کو بہت آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ بقول ان کے مستقبل کے انسانی جسم میں سپر بلڈ ہی موجود ہو گا۔ جس کے بعد انسان ہر قسم کی جسمانی اور ذہنی بیماریوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گا۔ وہ ہمیشہ جوان رہے گا۔ اور ہمیشہ توانا اور صحت مند۔ اور حکومت شوگران نے باقاعدہ معاہدہ کی بھی پیش کش کی ہے۔ کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کو اس گروپ سے حاصل کر کے اس گروپ کا خاتمہ کر دے تو وہ اس سپر بلڈ کے فارمولے کی تکمیل کے بعد اس کی تیاری کے لئے جو فیکٹریاں قائم کریں گے۔ اس میں پاکیشیا کا بھی حصہ رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح یہ سپر بلڈ پاکیشیا کو بھی سپلائی ہوتا رہے گا۔ اور سچی بات پوچھو تو شوگران حکومت کے اس اعلیٰ ترین عہدے دار نے کھل کر مجھ سے کہا ہے کہ اُسے اپنی تمام سروسز سے زیادہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی پر اعتماد ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور عمران ان کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ آخری بات جو آپ نے کی ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح آپ مجھے بانس پر چڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اب اصل مسئلہ میری سمجھ میں آگیا ہے۔ اصل میں آپ خود یہ سپر بلڈ حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے صحت مند جوان بلکہ نوجوان رہنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم واقعی شیطان ہو۔ ویسے سچ پوچھو تو میں یہ سپر بلڈ تمہارے لئے

حاصل کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ تاکہ تم ہمیشہ اسی طرح جوان، صحت مند اور توانا رہو تاکہ پاکیشیا کے مفادات کی سلامتی کے لئے کام کرتے رہو" ــــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شیطان کو یہ سپر بلڈ بھلا کیا فائدہ دے گا۔ وہ بیچارہ تو صرف لاحول ولا سن کر ہی فرار ہو جاتا ہے۔ بہرحال اگر آپ واقعی اپنے لئے یہ سپر بلڈ حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں تو میں اس پر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن ایک شرط ہے۔ کہ آنٹی کو بھی آپ نے اس میں سے حصہ دینا ہے۔ تاکہ وہ بھی آپ جیسی ہی رہیں۔ اس طرح آپ خود کنٹرول میں رہ جائیں گے" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اپنی آنٹی کو ابھی نہ بتا دینا کہ ایسا کوئی بلڈ تیار ہونے والا ہے۔ ورنہ وہ ابھی سے میرے سر پر سوار ہو جائے گی کہ جلدی منگواؤ وہ بلڈ" سر سلطان نے قدرے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا اور اس بار عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"یہ بات ہے تو پھر میں تو ابھی خود آنٹی کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں تفصیلات بتا آتا ہوں۔ تاکہ وہ آپ کے سر چڑھ کر اس کی پیشگی بکنگ کرا لیں" ــــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ایسے ہی سہی۔ پھر میں بھی بھابھی یعنی تمہاری اماں بی کو کہہ دوں گا کہ سر رحمان یہ سپر بلڈ منگوا رہے ہیں اور وہ بھی تمہاری معرفت" ــــــ سر سلطان نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس سے کیا ہوگا جناب۔ صرف اتنا کہ میں یتیم ہو جاؤں گا بس" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یتیم ہو جاؤ گے ــــــ کیا مطلب۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو" ــــــ سر سلطان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ اماں بی نے جیسے ہی سنا کہ ڈیڈی کوئی نیا خون اپنے اندر انجکٹ کرانے کے لئے منگوا رہے ہیں۔ جس سے وہ جوان ہو جائیں گے۔ تو ظاہر ہے اماں بی کے ذہن میں فوراً یہ خیال آتا ہے کہ ڈیڈی یہ سب کچھ دوسری شادی کے لئے کر رہے ہیں۔ اب اس خیال کے آنے کے بعد کا نتیجہ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ آپ مجھ یتیم کے سر پر دستِ شفقت پھیر رہے ہوں گے" ــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس بار سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے واقعی درست کہا ہے۔ بھابی ایسی ہی جلالی خاتون ہیں جلد میں سر رحمان کا نام گول کر کے تمہارا نام براہِ راست رائد کیا دوں گا" ــــــ سر سلطان بھی شاید پوری طرح موڈ میں تھے۔

"نتیجہ پھر بھی وہی برآمد ہوگا۔ وہ پہلے والا" ــــــ عمران نے کہا۔

"ارے وہ کیسے" ــــــ سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ اماں بی نئے خون کا سن کر اس نتیجے پر پہنچیں گی کہ ان کا جوان بیٹا کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہے۔ جس کے لئے نئے خون کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ڈیڈی کی کم بختی آ جائے گی۔ کہ جوان بیٹا اس قدر بیمار ہے کہ اس کی جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔ ڈیڈی کیسے باپ ہیں کہ انہیں علم ہی نہیں ہے۔ پھر مجھ سے پوچھا جائے گا۔ اور میں نے صرف اتنا کہنا ہے کہ نئے خون پر ایک کروڑ روپے لگتے ہیں۔ اس

لئے بہتر ہے کہ میں مر ہی جاؤں ۔ اب آپ باقی باتیں تو خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ڈیڈی کو ایک کروڑ روپیہ دینا پڑے گا ۔ اور آپ جانتے ہیں کہ ڈیڈی روپے دینے کے بارے میں کیسے آدمی ہیں ۔ نتیجہ وہی کہ آپ میرے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے مجھے صبر کی تلقین کر رہے ہوں گے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا ۔ اور سر سلطان اس بار کافی دیر تک مسلسل ہنستے رہے ۔

" تم واقعی شیطان ہو ۔ پورے شیطان"۔۔۔ دوسری طرف سے اُسی طرح ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ شاید سر سلطان فوری طور پر اپنی ہنسی روکنے میں ناکام ہو رہے تھے ۔ اس لئے انہوں نے رسیور بھی رکھ دیا تھا ۔ ویسے بھی اب مزید کوئی بات رہ بھی نہ گئی تھی ۔ عمران نے جس انداز میں باتیں شروع کر دی تھیں اس سے سر سلطان بخوبی سمجھ گئے تھے کہ عمران اس کیس پر کام کرنے کے لئے آمادہ ہو چکا ہے ۔

" تو آپ یہ فارمولا اس بگ باس گروپ سے واپس حاصل کریں گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے جو خاموش بیٹھا ہوا لاؤڈر پر عمران اور سر سلطان کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا ۔ عمران کے رسیور رکھتے ہی بول پڑا ۔

" ظاہر ہے اب میں یہ تو برداشت نہیں کر سکتا کہ ہمارے ملک کے اس قدر قابل سیکرٹری خارجہ بوڑھے ہو کر ریٹائر ہو جائیں ۔ انہیں لازماً سر بلڈ مہیا ہونا چاہئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی مسکرا دیا ۔

" ویسے عمران صاحب ۔ اگر واقعی یہ سر بلڈ نوعِ انسانی کو بیماریوں سے نجات دلا سکتا ہے ۔ تو پھر یہ واقعی ایک انقلابی اور ہمہ گیر ایجاد ہے"۔ بلیک زیرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ اور یہی بات سُن کر میں اس فارمولے کو حاصل کرنے پر آمادہ بھی ہوا ہوں ۔ ورنہ شاید میں انکار بھی کر دیتا"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا ۔

" یہ نوعِ انسانی کو بیماریوں سے بچانے والی خاصیت بہت بڑی خاصیت ہے ۔ اور میں نہیں چاہتا کہ اس پر صرف شوگران یا پاکیشیا کی اجارہ داری ہو ۔ بلکہ ایسے فارمولے کو پوری دنیا کے کام آنا چاہئے ۔ اگر میں نے یہ فارمولا حاصل نہ کیا ۔ تو اس پر اجارہ داری شوگران کے ساتھ ساتھ اس مجرم تنظیم کی قائم ہو جائے گی ۔ اور اگر شوگرانی ایجنٹ خفیہ طور پر اس مجرم تنظیم کو ختم کر لیتے تو پھر اس پر مکمل اجارہ داری شوگران کی ہو جاتی ۔ لیکن اب میں خود یہ فارمولا حاصل کر دوں گا اور پھر ٹائیگر کی طرف سے اس پر ایک تحقیقی مقالہ کسی انٹرنیشنل سائنس میگزین میں چھپ جائے گا ۔ نتیجہ یہ کہ اس پر شوگران کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی"۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔ اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" لیکن اس کے لئے میرا خیال ہے ٹرومین اکیلا ہی وہاں بہت کچھ کرے گا ۔ آپ نے خود ہی بتایا تھا کہ اس نے اس سلسلے میں کافی

پیش رفت کرلی تھی"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ ابھی تک باس سے نہیں ٹکرایا۔ بگ باس کوئی چھوٹی تنظیم نہیں ہے۔ وہ بھی مافیا کی طرز پر انتہائی خطرناک اور باوسائل تنظیم ہے۔ اور جس طرح انہوں نے فارمولا اڑایا ہے مجھے یقین ہے کہ انہوں نے ایسی تحقیقات کے لئے اپنی لیبارٹریاں بھی بنائی ہوں گی۔ ایسی تنظیمیں اکیلے ٹرومین کے بس کا روگ نہیں۔ اور مجھے بھی پوری ٹیم لے کر جانا پڑے گا۔ تاکہ تیز رفتاری سے کام کیا جا سکے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری ہوگئی تھی۔

باس۔ آپ صرف اس ریچرڈ پر ہاتھ ڈالنا چاہتے ہیں یا اس کے کسی خاص آدمی وہ آپ جس کا نام کارل بتا رہے تھے۔ اُسے چیک کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔۔ کینیڈی نے جو درمیانے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان تھا۔ لیکن اس کے جسم کی ساخت بتا رہی تھی۔ کہ وہ انتہائی پھرتیلا اور تیز طرار آدمی ہے۔ ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہوئے ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو بھی آسانی سے مل جائے"۔۔۔۔۔ ٹرومین نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گئے۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس بارے میں اپنے طور پر انکوائری کرلوں اس طرح خاصی آسانی ہو جائے گی"۔۔۔۔۔ کینیڈی نے جھجکتے ہوتے انداز میں کہا۔

"کتنی دیر لگاؤ گے"۔۔۔۔۔ ٹرومین نے پوچھا۔

" زیادہ نہیں باس۔ صرف ایک دو گھنٹے۔ یہاں میرے خاصے تعلقات ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ میں جلد ہی اپنی مطلب کی معلومات حاصل کر لوں گا" ——— کینیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے۔ لیکن زیادہ دیر نہ لگانا" ——— ٹرومین نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو ہوٹل تھری سٹار چلنے کا کہہ دیا۔ یہاں آنے سے پہلے ٹرومین نے ہوٹل تھری سٹار میں کمرے بک کرا لیئے تھے۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ یہاں اُسے کافی روز بھی لگ سکتے ہیں۔ ہوٹل تھری سٹار پہنچ کر ٹرومین تو اپنے کمرے میں آگیا۔ جب کہ کینیڈی باہر سے ہی واپس چلا گیا تھا۔ ٹرومین نے کمرے میں پہنچ کر ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے یہاں اس کے اپنے ذاتی دوست بھی موجود تھے۔ اس لئے اس نے سوچا کہ صرف کمرے میں بیٹھ کر کینیڈی کا انتظار کرنے کی بجائے اُسے خود بھی اس رچرڈ گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہیں۔

" ہیلو ——— ٹی۔ ایکس ڈیپارٹمنٹل سٹور" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ کاروباری ہی تھا۔

" تمہارے ڈیپارٹمنٹل سٹور میں سپروائزر الیگزینڈر رہے۔ اس سے میری بات کراؤ۔ میرا نام ٹرومین ہے" ——— ٹرومین نے جان بوجھ کر تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ تاکہ لڑکی فوری انکار نہ کر دے۔

" ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے لڑکی نے جواب دیا۔

" ہیلو ——— الیگزینڈر بول رہا ہوں۔ آج کیسے مجھے یاد کر لیا ٹرومین" چند لمحوں بعد ایک حیرت بھری مردانہ آواز رسیور پر گونجی۔

" کس وقت تمہاری ڈیوٹی ختم ہو رہی ہے" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا تم ہونولولو سے بول رہے ہو" ——— الیگزینڈر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ بیٹھ کر آج ڈبل ہارس پی جائے۔ جتنی تم پی سکو" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ڈبل ہارس الیگزینڈر کی کمزوری ہے۔ اور چونکہ یہ خاصی قیمتی ہوتی ہے۔ اس لئے الیگزینڈر اُسے پینے کے لئے بچتیں کرتا رہتا ہے۔

" ارے واہ۔ آج تو انتہائی لکی دن ہے۔ پلانے والا ٹرومین ہو۔ اور پینے والا الیگزینڈر ہو۔ اور پی جانے والی چیز ہو ڈبل ہارس۔ واہ مزہ آگیا۔ کہاں پہنچوں" ——— الیگزینڈر نے مزے لیتے ہوئے کہا۔ ڈبل ہارس کا سن کر وہ باقی سب باتیں بھول چکا تھا۔

" ہوٹل تھری سٹار آجاؤ۔ کمرہ نمبر ٹو ون۔ چوتھی منزل۔ کس وقت آؤ گے" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" ارے ابھی۔ اسی وقت۔ باقی وقت کی چھٹی کی درخواست دے دوں گا" ——— دوسری طرف سے الیگزینڈر نے کہا۔ اور ٹرومین نے مسکراتے ہوئے او۔ کے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے دوسرے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ جس کا تعلق ہوٹل ایکس چینج سے تھا۔

" روم سروس سے بات کراؤ" ـــــ ٹرومین نے کہا۔

" یس۔ روم سروس پلیز" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" روم نمبر ٹو ون۔ فورتھ سٹوری۔ دو بوتل ڈبل ہارس پہنچا دو" ـــــ ٹرومین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اور تھوڑی دیر بعد ویٹرس نے دو بند بوتلیں ڈبل ہارس کی اور ایک جام لاکر کمرے میں کرسی پر بیٹھے ٹرومین کے سامنے رکھے اور مودبانہ انداز میں ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ ٹرومین نے جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکالا اور اس کی طرف اچھال دیا۔ ویٹرس نے نوٹ جھپٹا۔ لیکن وہ جانے کے لئے مڑی نہیں بلکہ ویسے ہی کھڑی رہی۔

" اب کیا ہے" ـــــ ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

" دو بوتلیں پینے کے بعد اگر آپ کو مزید کچھ ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں" ـــــ ویٹرس نے بڑے معنی خیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ نو۔ سوری" ـــــ ٹرومین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور ویٹرس منہ بنائے مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ اور ٹرومین سمجھ گیا کہ الیگزینڈر آیا ہوگا۔

" یس ـــ کم ان" ـــــ ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور لمبا تڑنگا خوشرو الیگزینڈر جس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اور ٹرومین اس

کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں بچپن کے دوست تھے اس لئے ان میں بے حد بے تکلفی تھی۔

" اخاہ۔ ٹرومین کتنے طویل عرصے بعد تم سے مل رہا ہوں" ـــــ الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں کہا اور ٹرومین سے آکر چمٹ گیا۔

" تمہیں تو کبھی توفیق نہیں ہوئی کہ ناراک آجاؤ۔ جب بھی آتا ہوں میں ہی یہاں آتا ہوں" ـــــ ٹرومین نے علیحدہ ہوتے ہوئے ہنس کر کہا۔

" یار تم جانتے تو ہو۔ کہ میری کیا حالت ہے۔ تم تو ہو بڑے آدمی" الیگزینڈر نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ بیٹھو۔ میں نے پوری دو بوتلیں تمہارے لئے منگوا رکھی ہیں۔ میں تو پیوں گا نہیں۔ یہ دونوں تمہیں ہی پینی ہوں گی" ـــــ ٹرومین نے کہا۔

" ارے واہ۔ مزہ آگیا۔ لیکن تم کیوں نہیں پیو گے۔ کیا ہوا تم تو مجھ سے بھی زیادہ پینے والے تھے" ـــــ الیگزینڈر نے ایک بوتل اٹھاتے ہوئے چونک کر کہا۔

" تمہیں تو معلوم ہے کہ میں جو بات منہ سے نکال بیٹھوں اُسے ہر حالت میں پورا کرتا ہوں۔ اور میں ایک بات کر بیٹھا ہوں۔ کہ جب تک میرا ایک مشن مکمل نہ ہو۔ میں شراب نہ پیوں گا۔ اور ابھی مشن مکمل نہیں ہوا۔ اس لئے مجبوری ہے" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشن ـــــ کیسا مشن ۔ مجھے بتاؤ ۔ یہاں ہونو لو میں ہے تو سمجھو پورا ہوگیا ۔ آخر میں کب کام آؤں گا" ـــــ الیگزینڈر نے کہا ۔

"تمہارا بے حد شکریہ ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم میں ایسی صلاحیتیں ہیں کہ تم مشن مکمل کر سکتے ہو ۔ لیکن یہ بڑا مسئلہ ہے ۔ تم البتہ معلومات مہیا کر دو تو میرا کام ہو جائے گا" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"بولو بولو ۔ کس بارے میں معلومات چاہئیں تمہیں ۔ یہاں کی زیر زمین دنیا میں رینگنے والا کیڑا بھی الیگزینڈر کی نظروں سے نہیں چھپا رہ سکتا" ـــــ الیگزینڈر نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا ۔

اور ٹرومین مسکرا دیا ۔

"مجھے معلوم ہے کہ میرا یار الیگزینڈر صرف ڈیپا ڈمنٹل سٹور میں ہی سپروائزر نہیں ہے ۔ اور بھی بہت کچھ ہے ۔ بہرحال یہاں ایک گروپ ہے ۔ رچرڈ گروپ ۔ اس رچرڈ گروپ کا ایک آدمی ہے کارل ۔ جس نے پاکیشیا سے ایک اہم فارمولا چرایا ہے ۔ میں وہ فارمولا حاصل کرنا چاہتا ہوں" ـــــ ٹرومین نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا ۔

"رچرڈ گروپ کا کارل ۔ بالکل جانتا ہوں وہ تو کافی عرصے سے غائب ہے ۔ بلکہ رچرڈ بھی کافی عرصے سے نظر نہیں آ رہا" ـــــ الیگزینڈر نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ وہ پاکیشیا گئے ہوئے تھے وہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے ۔ اب یقیناً آ گئے ہوں گے" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے

ہوئے کہا ۔

"نہیں ۔ اگر وہ ہونو لو آتے تو مجھے فوراً اطلاع مل جاتی ۔ ہونو لو کے وہ خاص آدمی ہیں جو ہر جرم میں شامل ہوتے ہیں ۔ اس لئے میں نے اپنی معلومات حاصل کرنے والی تنظیم کو خاص طور پر ہدایات دے رکھی ہیں کہ جب وہ ہونو لو میں ہوں تو ان کی مکمل نگرانی کی جائے ۔ لیکن ایک بات ہے کہ تمہارا پاکیشیا سے کیا تعلق ہے" ـــــ الیگزینڈر نے شراب کی بوتل کھول کر منہ سے لگاتے ہوئے کہا ۔

"مجھے اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے ہائر کیا گیا ہے" ـــــ ٹرومین نے جواب دیا ۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اس پارٹی سے لمبی رقم کمائی ہے ۔ اور مجھے تم دو بوتلوں پر ہی ٹرخا رہے ہو ۔ یہ کیسی دوستی ہے ۔ ٹرومین" ـــــ الیگزینڈر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"تم نے ابھی تک ان دو بوتلوں کی قیمت بھی نہیں چکائی ۔ تمہارے پاس میرے کام کی معلومات ہی نہیں ہیں" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اور الیگزینڈر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا ۔

"اچھا تو یہ دو بوتلیں واقعی میرے لئے ہیں پھر تمہارے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا" ـــــ الیگزینڈر نے ہنستے ہوئے کہا ۔ اور بوتل میز پر رکھ کر ساتھ رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس ـــــ رچرڈ بار" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی

ہوئی آواز سنائی دی۔

"یوسن آف بچ۔ آہستہ نہیں بول سکتے۔ نانسنس۔ اس طرح چیخ رہے ہو جیسے کسی نے تمہارا گلہ کاٹ دیا ہو۔ کہاں ہے وہ رچرڈ میں الیگزینڈر بول رہا ہوں"۔۔۔ الیگزینڈر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ سوری سر۔ سوری سر۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ کا فون ہے۔ باس تو ہونولولو سے باہر ہیں۔ ابھی تک واپس نہیں آئے" دوسری طرف سے یک لخت سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کہاں گیا ہے۔ کیا ہونولولو چھوڑ تو نہیں گیا یا تم میں سے کسی نے اُسے مار کر دفن تو نہیں کر دیا"۔۔۔ الیگزینڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کچھ بتا کر نہیں گئے۔ بس اچانک ہی چلے گئے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اور وہ لومڑ کی شکل والا کارل۔ وہ کہاں ہے"۔۔۔ الیگزینڈر نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی ساتھ گیا ہے جناب۔ باس پورا گروپ لے کر گئے ہیں" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اور الیگزینڈر نے رسیور رکھ دیا۔

"اب بتاؤ۔ میری بات کی تصدیق ہو گئی یا نہیں"۔۔۔ الیگزینڈر نے شراب کی بوتل دوبارہ اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ تصدیق تو ہو گئی ہے۔ لیکن تم نے تو بڑا رعب بنا رکھا ہے۔ ورنہ میں نے تو سنا تھا کہ رچرڈ گروپ یہاں کا سب سے خطرناک

گروپ ہے"۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے۔ اگر میں خود وہاں جا کر اس کاؤنٹر والے سے اس لہجے میں بات کروں تو ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں میرا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا ہوتا۔ لیکن الیگزینڈر کا نام ان سب کے لئے دہشت بن جاتا ہے۔ کیونکہ بڑے سے بڑا مجرم بھی الیگزینڈر سے گستاخی کرنے کے بعد دوسری صبح کا سورج نہیں دیکھ سکتا"۔۔۔ الیگزینڈر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ٹرومین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تمہارا کیا ارادہ ہے۔ اس رچرڈ کی واپسی کا یہاں رہ کر انتظار کرو گے یا واپس ناراک چلے جاؤ گے"۔۔۔ الیگزینڈر نے پوچھا۔

"ابھی دو چار روز تو یہاں رہوں گا۔ اگر اس دوران وہ آ جائے تو تم بس مجھے اطلاع کر دینا۔ باقی کام میں خود ہی کر لوں گا"۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے"۔۔۔ الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ایک بوتل پی کر اور دوسری بوتل جیب میں رکھ کر وہ ٹرومین سے ہاتھ ملا کر کمرے سے باہر نکل گیا اور ٹرومین نے ایک طویل سانس لیا۔ رچرڈ گروپ کے ابھی تک ہونولولو واپس نہ پہنچنے سے وہ ذہنی طور پر خاصا الجھ گیا تھا۔ اور وہ ابھی بیٹھا یہی سوچ ہی رہا تھا کہ یہ لوگ فارمولا لے کر کہاں چلے گئے ہوں گے کہ دروازے پر دستک ہوئی اور ٹرومین بے اختیار چونک پڑا۔

"یس ۔۔۔ کم ان"۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور دروازہ کھلتے

ہی کینیڈی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"باس۔ آپ اکیلے بیٹھے تو بور ہو چکے ہوں گے" ——— کینیڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایک پرانے دوست کو بلوا لیا تھا۔ اس سے باتوں میں وقت گزر گیا۔ تم بتاؤ کیا معلومات حاصل کر آئے ہو" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ رچرڈ، کارل اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے" کینیڈی نے قریب آ کر سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو ٹرومین بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس نے کیا ہے ایسے" ——— ٹرومین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں تو ابھی تک کسی کو بھی اس بارے میں علم نہیں ہے۔ ان سب کے مطابق تو رچرڈ اس کا گروپ جو چار افراد پر مشتمل ہے۔ اور رچرڈ کا نمبر ٹو کارل سب کسی خاص مشن پر ہونولولو سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ لیکن میں نے اپنے ذرائع سے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق رچرڈ اس کے گروپ اور کارل کو ناراک کے شمال مغربی جنگلات میں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور ان کی لاشیں بھی وہیں دفن کر دی گئی ہیں" ——— کینیڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے۔ تم نے کیسے یہ معلومات حاصل کیں۔ اور کس نے انہیں ہلاک کیا ہے" ———

ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بگ باس کا ایک خاص ایجنٹ یہاں ہونولولو میں ہے۔ اس کا نام تھامسن ہے۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ پاکیشیا کا مشن رچرڈ اور اس کے گروپ کو بگ باس نے دیا ہے۔ تو مجھے یقین تھا کہ یہ مشن اس تھامسن کے ذریعے ہی انہیں دیا گیا ہو گا۔ چنانچہ میں تھامسن سے ملا۔ گو تھامسن میرا خاصا واقف ہے۔ لیکن اس نے پلو پر پانی ہی نہ پڑنے دیا۔ وہ ہر بات سے صاف مکر گیا۔ اب یہ اس کی بدبختی تھی کہ جہاں میری اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہاں وہ بالکل اکیلا تھا۔ چنانچہ میں نے اس پر قابو پایا اور پھر اپنے مخصوص تشدد کی بنا پر آخر کار اس کو زبان کھولنی پڑی۔ پاکیشیا مشن واقعی تھامسن کے ذریعے رچرڈ نے حاصل کیا تھا۔ اس تھامسن کے بگ باس کے انتہائی سرکردہ آدمی کارلائل کے ساتھ انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ اور کارلائل کے ذریعے تھامسن نے یہ مشن رچرڈ کو دے کر اس سے بھاری کمیشن حاصل کر لیا۔ اس کے بعد بقول تھامسن کے جس سائنسدان کو اغوا کرانا تھا۔ اس کی بجائے وہ فارمولا رچرڈ کے ہاتھ لگ گیا۔ اور رچرڈ نے تھامسن کے ذریعے مزید ہدایات حاصل کیں تو کارلائل نے تھامسن کو بتایا کہ فارمولا ہی کافی ہے۔ سائنس دان کو اغوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے باقی سارا مشن کینسل کر دیا گیا۔ کارل اس فارمولے کا ٹیپ لے کر ناراک پہنچنے کی بجائے راستے میں ہی کہیں اتر کر غائب ہو گیا اور رچرڈ اور اس کا گروپ خاموشی سے پاکیشیا کے ایک ہمسایہ ملک کافرستان کی سرحد کراس کر کے وہاں سے ناراک پہنچ گئے۔

رچرڈ کے دماغ میں شاید فتور آگیا تھا۔ اس نے تھامسن کے ذریعے بگ باس سے مزید معاوضہ طلب کیا۔ ورنہ اس نے دھمکی دی کہ فارمولا کسی سپر پاور کو فروخت کر دیا جائے گا۔ چنانچہ تھامسن نے کارلائل سے بات کی اور کارلائل نے فوری طور پر رچرڈ کی مانگ پوری کرنے کی حامی بھر لی۔ یہ چونکہ بے حد خطیر رقم تھی اس لئے یہ طے پایا کہ اس کا تبادلہ ناراک کے شمال مغربی جنگلات میں ایک خاص جگہ ہوگا۔ جہاں اس رچرڈ کا اپنا اڈہ تھا۔ رچرڈ اس طرح خود محفوظ ہونا چاہتا تھا۔ لیکن تھامسن نے بتایا کہ بگ باس نے رچرڈ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اس اڈے پر خاموشی سے قبضہ کر لیا۔ اور جب رچرڈ اپنے گروپ اور کارل سمیت وہاں پہنچا تو اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا اور رچرڈ پر بے پناہ تشدد کر کے اس سے اس ٹیپ کے بارے میں معلومات حاصل کر لی گئیں۔ رچرڈ کے کہنے کے مطابق کارل نے یہ ٹیپ پاکیشیا سے ناراک آتے ہوئے راستے میں کاسٹران اتر کر وہاں کے ایک لاکر میں محفوظ کرایا تھا۔ بگ باس کے لئے اس لاکر سے ٹیپ حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہ تھا۔ چنانچہ جب وہاں سے ٹیپ حاصل کر لیا گیا۔ تو اس رچرڈ کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ اور ان کی لاشیں وہیں جنگل میں ہی دبا دی گئیں" ـــــ کینیڈی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کارلائل کا پتہ کیا ہے۔ وہ کون ہے۔ کیونکہ تھامسن تو ظاہر ہے تمہارے مخصوص تشدد کی وجہ سے زندہ نہ بچ سکا ہوگا" ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے باس۔ بہرحال میں نے معلوم کر لیا ہے۔ کارلائل ناراک کے لارڈ کلب میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ بس لارڈوں کی طرح رہتا ہے۔ اور سب اُسے لارڈ ہی سمجھتے ہیں۔ تھامسن بھی اس سے وہیں کلب میں جا کر ہی ملتا ہے۔ اور کلب کے فون کے ذریعے ہی اس سے بات ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ کارلائل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا" ـــــ کینیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اس کا مطلب ہوا کہ وہ ٹیپ اب حتمی طور پر بگ باس کے پاس پہنچ چکا ہے۔ اور اب کارلائل ہی بتا سکتا ہے کہ وہ ٹیپ کہاں گیا۔ اس لئے اب یہاں مزید ٹھہرنا فضول ہے" ـــــ ٹرومین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ ایک بار کارلائل وہاں مل جائے پھر آسانی سے اس ٹیپ کا پتہ چل سکتا ہے" ـــــ کینیڈی نے کہا اور ٹرومین نے سر ہلا دیا۔ ویسے اس کی فراخ پیشانی پر خاصی شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پہ بیٹھی ہوئی ایک نوجوان اور خوب صورت لڑکی نے بڑے انداز سے سر جھٹکا اور ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ لڑکی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"لزا۔ میں فرانک بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بے تکلفانہ سی آواز سنائی دی۔

"ارے فرانک۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا ناراک آئے ہو۔ اوہ گاڈ۔ کتنے عرصے بعد تمہاری یہ خوب صورت آواز سنی ہے" ۔۔۔ لزا نے پہلے کی طرح انتہائی لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"ناراک آؤ تو تم ملتی ہی نہیں۔ پتہ چلتا ہے کہ مادام لزا ملک سے ہی باہر گئی ہوئی ہیں۔ بڑا مایوس لوٹنا پڑتا ہے۔ اور ہونولو تم آتی نہیں ہو۔ اب تم ہی بتاؤ کہ ملاقات کیسے ہو سکتی ہے۔ حالانکہ جب تک تم سے

دوسری ملاقات نہ ہو پہلی ملاقات کا نشہ ہی نہیں اترتا" ۔۔۔ فرانک نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا اور لزا بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہی حال میرا ہے۔ بہرحال بتاؤ کہاں سے بول رہے ہو۔ آج کل میں فارغ ہوں۔ بس آجاؤ" ۔۔۔ لزا نے کہا۔

"میں ہونولو سے بول رہا ہوں ناراک سے نہیں بول رہا۔ اور اگر میں ابھی ریسیور رکھ کر ہونولو سے روانہ بھی ہو جاؤں تب بھی جب تک میں تم تک پہنچوں گا تم پھر کہیں جا چکی ہو گی۔ بہرحال تمہارے لئے ایک انتہائی اہم اطلاع ہے" ۔۔۔ فرانک نے کہا۔

"میرے لئے اطلاع۔ کیسی اطلاع" ۔۔۔ لزا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہونولو میں تمہارا ایجنٹ تھامسن ہے ناں" ۔۔۔ فرانک نے کہا۔

"ہاں کیوں" ۔۔۔ لزا نے حیران ہو کر جواب دیا۔

"اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور جانتی ہو کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں" ۔۔۔ فرانک نے کہا۔

"تم خود ہی بتا دو۔ آج تو تم پورے شرلاک ہومز بنے ہوئے ہو" ۔۔۔ لزا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ میں تو ویسے ہی خوف کے مارے مر جاؤں گا۔ تمہارے گروپ نے پاکیشیا سے کوئی اہم فارمولا حاصل کیا ہے۔ یہ سارا اسی کا چکر ہے" ۔۔۔ فرانک نے کہا۔

"پاکیشیا سے فارمولا۔ بہرحال ہو گا۔ یہ کام میرے سیکشن سے متعلق نہیں ہے۔ یہ تو کارلائل کا سیکشن ہے" ___ لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بہرحال میرا تو تم سے تعلق ہے۔ اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ کہ یہاں ہونو لو میں اچانک ناراک کا ایک آدمی کینیڈی مجھے نظر آ گیا۔ کینیڈی کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ ٹرومین کا خاص آدمی ہے۔ چنانچہ اس کینیڈی کو اس طرح ہونو لو جیسی چھوٹی ریاست میں دیکھ کر میں چونک پڑا چنانچہ میں نے اس کی نگرانی شروع کرا دی۔ کینیڈی اس تھامسن سے ملا۔ اور پھر اس نے تھامسن پر انتہائی خوفناک تشدد کر کے اس سے رچرڈ اور اس کے نمبر ٹو کارل کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ تھامسن نے اُسے بتایا کہ رچرڈ اور اس کے گروپ اور کارل نے بگ باس کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے انہیں ناراک کے شمالی مغربی جنگلات میں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ یہ آدمی کینیڈی وہاں سے ہوٹل تھری سٹار پہنچا۔ وہاں ٹرومین پہلے سے موجود تھا۔ اب تمہیں تو معلوم ہے کہ ہوٹل تھری سٹار میری ملکیت ہے۔ چنانچہ میں نے خصوصی انتظامات جو پہلے سے اس ہوٹل کے ہر کمرے میں موجود تھے آن کرا دیئے۔ نتیجہ یہ کہ جو صورت حال سامنے آئی اس کے مطابق بگ باس نے پاکیشیا سے کسی سائنس دان کے اغوا کا مشن کارلائل کے ذریعے تھامسن کو دیا اور تھامسن نے اسے بھاری معاوضے پر رچرڈ کو دے دیا۔ رچرڈ

کی ایسے معاملات میں خاصی شہرت موجود ہے۔ بہرحال رچرڈ نے پاکیشیا جا کر وہ مشن مکمل کر دیا۔ لیکن اغوا کا نہیں بلکہ کسی ٹیپ کے حصول کا۔ پھر وہ بے ایمان ہو گیا۔ جس پر کارلائل نے فوری طور پر اس کی ڈیمانڈ پوری کرا دی۔ مگر کارلائل ظاہر ہے رچرڈ سے زیادہ ہوشیار تھا۔ نتیجہ یہ کہ وہ فارمولا کارلائل کے پاس پہنچ گیا۔ اور رچرڈ اور اس کا گروپ ختم ہو گیا۔ اور اب یہ ٹرومین اس کینیڈی کے ساتھ واپس ناراک چلا گیا ہے۔ تاکہ کارلائل کو چیک کر کے اس سے وہ فارمولا حاصل کر سکے" ___ فرانک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہو گا۔ لیکن اس سے میرا کیا تعلق بنتا ہے۔ کارلائل جانے اور اس کا کام۔ میں سمجھی تھی۔ تم منشیات کے سلسلے میں کوئی اہم اطلاع دینا چاہتے ہو" ___ لزا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لزا ڈیئر۔ تم ٹرومین کو نہیں جانتیں۔ کیونکہ ٹرومین منشیات کے دھندے میں کبھی ملوث نہیں ہوا۔ لیکن وہ تمہارا ساتھی کارلائل جانتا ہو گا۔ اور یہ ٹرومین اگر بگ باس کے پیچھے لگ گیا تو بگ باس کا مکمل خاتمہ یقینی سمجھو" ___ فرانک نے تیز لہجہ میں کہا۔

"دیکھو فرانک۔ تم شاید اس دنیا کے واحد آدمی ہو گے۔ جو بگ باس کے خلاف توہین آمیز بات کرنے کے باوجود زندہ ہو۔ لیکن آئندہ محتاط رہنا۔ بگ باس کوئی گھٹیا تنظیم نہیں ہے۔

بین الاقوامی تنظیم ہے۔ ایسے ٹرد مین کروں بہت پھرتے رہتے ہیں۔ اس کے پیچھے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے اطلاع دے دی ہیں اسے کارلائل تک ٹرانسفر کر دوں گی۔ اور وہ آسانی سے اس سے نمٹ لے گا۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ لزا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے چہرے پر خاصے تکدر کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ شاید فرانک کی چیف باس کے خاتمے والی بات نے اُسے شدید تکلیف پہنچائی تھی۔

"ہونہہ۔ صرف اس لئے آج اس نے اتنی جرأت کی ہے کہ میں اسے پسند کرتی ہوں ورنہ......" لزا نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کارلائل سے بات کراؤ"۔۔۔۔ لزا نے اُسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور لزا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ لزا نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس کارلائل سے بات کیجئے مادام"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لزا۔ میں کارلائل بول رہا ہوں۔ خیریت۔ آج مجھ جیسا بدصورت آدمی کیسے یاد آ گیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا گیا اور لزا مسکرا دی۔ کیونکہ کارلائل واقعی

انتہائی بدصورت آدمی تھا اور لزا اس کی بدصورتی کی وجہ سے اُسے قطعی لفٹ نہ کراتی تھی۔

"میں نے سوچا کہ تمہاری بدصورتی مزید نہ بڑھ جائے۔ اس لئے فون کیا ہے۔ ورنہ اصولاً تو مجھے چیف باس کو فون کرنا چاہیئے تھا" لزا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف باس کو فون۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ کارلائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی ٹرد مین کو جانتے ہو۔ بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے"۔ لزا نے اب مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جانتا تو نہیں ہوں۔ اس کا نام سُنا ہوا ہے۔ لیکن کافی عرصے پہلے سنا تھا۔ اب تک اس کا نام ہی غائب ہو چکا ہے۔ کیوں"۔۔۔۔ کارلائل نے کہا۔

"تم نے پاکیشیا سے پہلے کوئی سائنسدان اغوا کرانا چاہا جو نولز کے رچرڈ گروپ کے ذریعے۔ اور پھر یہ منصوبہ کینسل کر دیا اور کسی ٹیپ پر ہی اکتفا کر لیا۔ رچرڈ اور اس کے گروپ نے یہ ٹیپ حاصل کیا۔ لیکن اس نے تمہیں بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔ مگر تم نے اُسے ناراک کے شمال مغربی جنگلات میں ہلاک کرا کر وہ ٹیپ حاصل کر لیا۔ کیوں میں درست کہہ رہی ہوں"۔۔۔۔ لزا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل درست کہہ رہی ہو۔ بالکل ایسے ہی ہوا ہے۔ لیکن اس میں اس ٹرد مین اور چیف باس کو بتانے والی کون سی بات

ہے" ــــــ کارلائل نے اس بار خاصے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

" اس ٹرومین نے ہونولو میں تمہارے خاص آدمی تھامسن پر تشدد کر کے اس سے یہ ساری معلومات حاصل کی ہیں۔ اور اب وہ ظاہر ہے تمہارے پیچھے ہوگا۔ اور اتنا تو تم جانتے ہو کہ ٹرومین کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ یہ فارمولا وہ بلیک تھنڈر کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہوگا۔ اور بلیک تھنڈر کے بارے میں تم نے بھی میری طرح بہت کچھ سنا ہوا ہوگا۔ اگر میں یہ بات چیف باس تک پہنچا دوں کہ تم اتنی آسانی سے ٹریس کر لئے گئے ہو۔ تو تمہیں اندازہ ہے کہ تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے۔ اگر تمہیں موت کی سزا نہ دی گئی تو بہرحال اتنا ضرور ہوگا کہ تمہاری بدصورتی اور بڑھ جائے گی۔ لیکن کچھ بھی ہو۔ میں نے سوچا کہ آخر تم میرے ساتھی ہو۔ اس لئے تمہیں فون کر دوں" ــــــ لزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ لزا۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اس ٹرومین کے بارے میں ہوشیار کر دیا۔ اب میں خود اس سے نمٹ لوں گا۔ تھینک یو" دوسری طرف سے کارلائل نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور لزا نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ لیکن دوسرے لمحے گھنٹی پھر بج اٹھی۔

" کیا مصیبت ہے۔ سارے فون آج اکٹھے ہی آنے ہیں" ــــــ لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" مادام۔ میں جانسن بول رہا ہوں" ــــــ دوسری طرف سے

ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" جانسن ــــ اوہ۔ کیا بات ہے" ــــ لزا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جانسن اس کے گروپ کا خاص مخبر تھا۔

" مادام۔ پاکیشیا کا شیطان یہاں نارک میں آیا ہوا ہے اور وہ بگ باس کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے" ــــ دوسری طرف سے جانسن نے جواب دیا۔

" پاکیشیا کا شیطان۔ کیا مطلب۔ کون شیطان" ــــ لزا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مادام۔ آپ اسے نہیں جانتیں۔ لیکن میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے بظاہر انتہائی بھولا بھالا۔ بے ضرر۔ احمق اور معصوم آدمی معصومانہ انداز میں مسلسل احمقانہ باتیں اور احمقانہ حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ لیکن دراصل وہ کیا ہے۔ اس کو لفظوں میں نہیں بتایا جا سکتا۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کی ہے کہ آپ تو اس سے واقف نہیں ہیں۔ البتہ چیف باس لازماً اس سے واقف ہوں گے اور اس جیسے آدمی کا بگ باس کے پیچھے لگ جانا انتہائی خطرناک بات ہے" دوسری طرف سے جانسن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ــــ کہاں ہے وہ" ــــ لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے چیکنگ کی ہے۔ وہ ہوٹل ڈین بو کے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اپنے اصل نام سے۔ مزید پڑتال پر یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہاں اس کے اور ساتھی بھی موجود ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم بگ باس کے پیچھے آئی ہے" ـــــ جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ تھینک یو۔ میں چیف باس تک تمہاری یہ اطلاع پہنچا دوں گی" ـــــ لزانے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کریڈل پر رسیور زور سے پٹخ دیا۔

"آج کا دن ہی منحوس ہے۔ ہر طرف سے فضول قسم کی باتیں ہی سننے میں آ رہی ہیں" ـــــ لزانے کہا اور کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگ گئی۔ وہ اس وقت اپنے سیکشن کے ہیڈکوارٹر میں اپنے خاص کمرے میں تھی۔ بگ باس بہت بڑی تنظیم تھی اور ہر قسم کے جرائم کے لئے انہوں نے علیحدہ علیحدہ سیکشنز اور تنظیمیں بنا رکھی تھیں۔ جن کا آپس میں کوئی تعلق نہ ہوتا تھا۔ لزا منشیات سیکشن کی انچارج تھی۔ جب کہ کارلائل جنرل سیکشن کا انچارج تھا۔ اس طرح اسلحے کی سمگلنگ کا انچارج نورک تھا۔ اور بہت سے دوسرے سیکشنز بھی تھے۔ سب سیکشنز کے انچارج بگ باس کے چیفس تھے۔ لیکن ایک چیف باس بھی تھا جو ان سب کو کنٹرول کرتا تھا۔ اصل تنظیم بھی اُسی کی بنائی ہوئی تھی وہ چیف باس ہی کہلاتا تھا۔ اور خفیہ رہتا تھا۔ کسی کو اس بات کا علم نہ تھا۔ کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ ایک مخصوص ٹرانسمیٹر

فریکونسی تھی۔ جس کے ذریعے اس سے بات ہو سکتی تھی۔ اور وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہی سیکشنز کو ہدایات دیتا تھا۔

"میرا خیال ہے۔ اس کارلائل کی شامت آ ہی گئی ہے۔ پہلے وہ بلیک تھنڈر اس کے پیچھے لگ گئی ہے۔ اور اب یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فارمولا پاکیشیا سے اڑایا گیا ہے۔ اس لئے یہ لوگ بھی لازماً اس فارمولے کے پیچھے ہی آئے ہوں گے۔ اب مجبوری ہے۔ مجھے چیف باس کو بتا دینا چاہیئے" ـــــ لزانے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ایک سائیڈ پر بنی ہوئی الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود سپیشل فریکونسی کا ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اور اُسے میز پر رکھ کر اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو ـــــ لزا کالنگ چیف باس اوور" ـــــ لزانے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ چیف باس اٹنڈنگ یو اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی۔

"چیف آپ پاکیشیا کے کسی علی عمران سے واقف ہیں۔ کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہے اوور" ـــــ لزانے کہا اور دوسری طرف سے چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی پھر چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"لزا یہ نام تم نے کہاں سے سن لیا ہے اوور" ـــــ چیف باس کے لہجے میں حیرت تھی۔ اور جواب میں لزانے جانسن کی طرف سے ملنے والی کال کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ کارلائل کا سپر بلڈ والا مشن مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔ حالانکہ اس نے مجھے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق اس نے رچرڈ اور اس کے گروپ کا مکمل خاتمہ کر کے اس مشن کو محفوظ کر لیا تھا۔ لیکن اب تمہاری بات سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ مشن غیر محفوظ رہا ہے بلکہ اس عمران کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مشن بگ باس کا ہے۔ حالانکہ جب کارلائل نے مجھے اس مشن کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں تو میں نے اُسے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ کسی کو اس بات کا شک نہ پڑے کہ یہ مشن بگ باس نے مکمل کیا ہے۔ ورنہ وہ عمران تو کسی بھوت کی طرح بگ باس کے پیچھے لگ جائے گا اور وہی ہوا اوور" —— چیف باس نے ایسے بات کرتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ خود کلامی کے انداز میں بول رہا ہے۔ اور لزا کی حیرت کی شدت سے حالت بگڑتی جا رہی تھی۔ وہ سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ دنیا میں کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے جس سے بگ باس کا چیف اس طرح خوف زدہ ہو۔

"باس۔ یہ عمران کون ہے۔ میرا آدمی تو بتا رہا تھا کہ وہ بظاہر احمق آدمی ہے اوور" —— لزا نے کہا۔

"تمہیں اس کے متعلق نہ علم ہے اور نہ بتایا جا سکتا ہے۔ اور سنو تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے اس سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں رکھنا اور کارلائل سیکشن کو بھی میں فوری طور پر انڈر گراؤنڈ کر رہا ہوں اوور اینڈ آل" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور لزا کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے لاشعوری انداز میں ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کر دیئے۔ انڈر گراؤنڈ کا مطلب تھا۔

کہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ورنہ چیف کبھی کارلائل کو اس طرح انڈر گراؤنڈ کرنے کا نہ کہتا۔ اس کا اب بڑا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس آدمی سے ملے۔ لیکن ظاہر ہے چیف باس جب اس آدمی کی وجہ سے کارلائل اور اس کا سیکشن آف کر رہا تھا۔ تو وہ اس سے کیسے مل سکتی تھی اس لئے وہ دل مسوس کر رہ گئی۔ لیکن اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ ڈیانو تھا۔ اس کے سیکشن کا ہیڈ کوارٹر انچارج اور اس کا بے تکلف دوست۔

"کیا ہوا۔ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں" —— ڈیانو نے حیرت بھرے لہجے میں لزا کا چہرہ دیکھتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"آؤ بیٹھو۔ آج انتہائی حیرت انگیز باتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ میں سخت پریشان ہوں" —— لزا نے کہا۔

"تم جیسی خوب صورت خاتون کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ہم جو موجود ہیں تمہاری پریشانیاں اپنے سر لینے کے لئے" —— ڈیانو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور لزا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"پاکیشیا کے کسی علی عمران کو جانتے ہو" —— لزا نے غور سے ڈیانو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کبھی پاکیشیا گیا ہی نہیں۔ اس لئے وہاں کے کسی آدمی کو جاننے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیوں۔ کون صاحب ہیں یہ" ڈیانو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اور پھر لزا نے اُسے پہلے ہونولو سے فرانک کی کال۔ اور پھر کارلائل سے اپنی گفتگو۔ اس کے بعد مخبر

جانسن کی کال اور آخر میں چیف باس سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتادی۔ اور اس بار وہی حالت ڈیانو کی ہوئی جو اس سے پہلے لزا کی تھی۔

"کمال ہے چیف باس ۔ ایک ایشیائی نے اس قدر خوفزدہ ہو۔ حیرت ہے۔ ایسے آدمی سے تو ملنا چاہیئے۔ وہ تو کوئی سپیشل ہی چیز ہو گا" ـــــ ڈیانو نے کہا۔

"مگر چیف نے منع کر دیا ہے۔ ورنہ میرا تو بڑا دل چاہ رہا ہے۔ کہ اس سے ملوں" ـــــ لزا نے کہا۔

"اس کا پتہ تو معلوم ہے۔ اُسے فون کر لو۔ نام بدل لینا۔ اس سے کیا فرق پڑ جائے گا" ـــــ ڈیانو نے کہا۔

"اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ ویری گڈ۔ تم نے مسئلہ حل کر دیا" ـــــ لزا نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس مادام" ـــــ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"مارتھی۔ ہوٹل رین بو کے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں ایک ایشیائی علی عمران آکر ٹھہرا ہے۔ میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ لیکن تم نے اُسے میرا نام نہیں بتانا بلکہ اُسے کہنا کہ مسز جلینٹ بات کرنا چاہتی ہے" ـــــ لزا نے سیکرٹری مارتھی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ـــــ دوسری طرف سے مارتھی نے کہا۔

لزا نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر ایسا اشتیاق تھا جیسے بچے کوئی جادو کا تماشا دیکھنے کے لئے تھیٹر میں جاتے ہیں تو جادوگر کی آمد کا انہیں انتظار ہوتا ہے۔

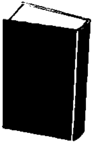

مناداک کے سب سے مشہور ہوٹل رین بو کے کمرے میں عمران کے ساتھی کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا موجود تھے۔ گو ان تینوں کے ناموں سے علیحدہ علیحدہ کمرے بک تھے۔ لیکن اس وقت وہ سب عمران کے کمرے میں موجود تھے۔ تنویر اور جولیا کے درمیان موجودہ مشن پر پورے زور شور سے بحث جاری تھی۔ جب کہ عمران آنکھیں بند کئے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ بہرا ہو۔ اور اُسے ان میں سے کسی کی آوازیں سنائی نہ دے رہی ہوں۔ جب کہ کیپٹن شکیل خاموش بیٹھا صرف مسکرا رہا تھا۔ اس بار چیف نے خلاف معمول دانش منزل کے میٹنگ ہال میں ان تینوں کو بلا کر اس کیس کے

بارے میں پوری تفصیلات پیشگی ہی بتا دی تھیں۔ اس لئے انہیں معلوم تھا کہ انہوں نے ایکریمیا جا کر کیا کرنا ہے۔ اس بریفنگ میں عمران شامل نہ تھا اور نہ ہی وہ ان کے ساتھ نارآک آیا تھا۔ بلکہ انہیں یہاں آ کر معلوم ہوا تھا کہ عمران یہاں ایک روز پہلے ہی آگیا تھا۔ گو انہوں نے عمران سے اس کے علیحدہ آنے کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ظاہر ہے عمران اتنی آسانی سے اصل بات بتانے والوں میں سے تو نہ تھا۔ اس لئے اس نے آئیں بائیں شائیں کر کے ان کی بات ہی اڑا دی۔ اور عمران کی ان باتوں سے تنگ آکر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ اس بار وہ عمران سے علیحدہ رہ کر خود ہی اس مشن پہ کام کریں گے اور یہ تجویز تنویر نے پیش کی تھی۔ اور جولیا نے اس کی تائید کر دی تھی۔ جب کہ کیپٹن شکیل سے ان دونوں نے پوچھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی اور نہ ہی اس نے کوئی رائے دی تھی۔ جب کہ عمران نے ان کی اس تجویز کی نہ تائید کی تھی اور نہ تردید۔ وہ آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔

" معمولی سا مسئلہ ہے۔ بگ باس یہاں کی معروف مجرم تنظیم ہے۔ زیرزمین دنیا میں آسانی سے اس کے سرکردہ افراد کے بارے میں پتہ چل جائے گا۔ اور پھر جیسے ہی ان کی گردن دبائی جائے گی وہ ٹیپ ہمیں مل جائے گا" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کو چونکہ اہمیت نہ دی جا رہی تھی۔ اس لئے تنویر کے چہرے سے بے پناہ مسرت کا اظہار ہو رہا تھا۔

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس ٹیپ میں کیا ہے" ——— اچانک

کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ کیپٹن شکیل اپنی عادت کے مطابق مسلسل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اور اب پہلی بار بولا تھا۔ لیکن اس کی ایک ہی بات نے ان کے اب تک کے سارے پروگراموں پر یکلخت پانی پھیر دیا تھا۔

" سائنسی فارمولا ہوگا اور کیا ہو سکتا ہے" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" احمق تو نہیں ہو گئے۔ فارمولا فلم میں تو ہو سکتا ہے ٹیپ میں کیسے ہو سکتا ہے۔ ٹیپ میں تو گفتگو ریکارڈ ہو سکتی ہے" ——— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" چلو ایسے ہی سمجھ لو۔ یہ گفتگو اس سائنسی فارمولے کے بارے میں ہوگی۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ فارمولے کے بارے میں باقاعدہ کسی سائنس دان کا لیکچر ہو" ——— تنویر نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔

" مگر کس سائنس دان کا۔ اگر بگ باس والے ایک ٹیپ دے دیتے ہیں اور ہم اسے لے جا کر ایکسٹو تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ ٹیپ نہیں ہے تو پھر کیا ہوگا۔ ہمیں حتمی طور پر یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس ٹیپ میں کس کس کی گفتگو ریکارڈ کی گئی ہے اور یہ گفتگو کس موضوع پر ہے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا اور ان دونوں کے چہرے خود بخود لٹک گئے۔ چیف نے صرف انہیں ٹیپ اور فارمولے کے متعلق بتایا تھا۔ مزید کوئی تفصیل نہ

بتائی تھی۔

"تم نے درست کہا ہے کیپٹن شکیل۔ واقعی جب تک اس ٹیپ کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہوں ہماری کوئی بھی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کو اس بارے میں تفصیلات کا علم ہوگا۔ وہ ہم سے پہلے ہی اس کیس پر کام کرتے رہے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو بدستور آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔

"مس جولیا۔ آپ چیف کو فون کر کے اس سے تفصیلات پوچھ لیں" تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ہر صورت میں عمران کی اجارہ داری سے بچنا چاہتا تھا۔

"اگر چیف نے بتانا ہوتا تو اس وقت نہ بتا دیتا اور یہاں سے فارن کال کر کے تفصیلات پوچھنے پر شاید چیف ہمیں گولیوں سے اڑا دے گا۔ کال ٹیپ بھی تو ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے بے حد ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"عمران بتائے گا۔ کیوں عمران"۔۔۔۔ جولیا نے لاڈ بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا کے اس لہجے سے جہاں تنویر کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہوئے وہاں کیپٹن شکیل کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"آپ نے مجھ حقیر پر تقصیر سے کچھ فرمایا ہے۔ اور اگر واقعی کچھ فرمایا ہے۔ تو زہے نصیب زہے شرف"۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں کھول کر انتہائی تکلف زدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بہرے ہو۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ اس ٹیپ میں کیا ہے۔ جسے حاصل کرنے کا مشن ہمیں سونپا گیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ وعدے جو کبھی پورے نہیں ہو سکتے اور وہ آہیں جو دل سوختہ سے نکلتی ہیں تو عرش تک پہنچ جاتی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"تم خواہ مخواہ اس احمق سے بات کر رہی ہو۔ پہلے تو شاید یہ بتا دیتا لیکن اب تو یہ کبھی بھی نہ بتائے گا۔ بہرحال تم فکر مت کرو ایک بار ان کا کوئی آدمی ہاتھ لگ جائے پھر دیکھنا میں کیسے اس سے اصل ٹیپ نکلواتا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ٹھیک ہے یہ بعد کا مسئلہ ہے فی الحال تو ہمیں یہاں سے نکل کر زیر زمین دنیا سے رابطے قائم کرنے چاہئیں۔ ہمیں کوئی ایسا آدمی ڈھونڈھنا چاہیئے جو معلومات فروخت کرتا ہو" جولیا نے کہا۔ وہ بھی شاید عمران کی باتوں سے اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ عمران آسانی سے نہ بتائے گا۔ بلکہ وہ جتنا زور دے کر پوچھے گی وہ اتنا ہی اسے تنگ کرے گا۔ اس لئے شاید اس نے تنویر کی ہاں میں ہاں ملا دی تھی۔

"او۔ کے۔ پھر اٹھو۔ یہاں سے چلیں۔ یہاں بیٹھے بیٹھے تو کیس حل نہیں ہو سکتا" ۔۔۔۔ تنویر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا وہ بڑی طنزیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لیکن عمران دنیا و مافیہا سے بے نیاز ایک بار پھر آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ تمہیں آخر ہو کیا گیا ہے۔ الو کی طرح آنکھیں بند کئے بیٹھے ہو" جولیا نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم جا کر زیر زمین دنیا ٹٹولو۔ وہاں تمہیں سوائے خشک ہڈیوں کے اور کیا مل سکتا ہے۔ میں تو زمین کے اوپر کی دنیا کو چیک کروں گا۔ اور تم جانتی ہو کہ زمین کے اوپر کتنی بہار ہوتی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اس لئے تم خاموش بیٹھے ہوئے ہو۔ کہ ہم یہ مشن مکمل کرنے میں لگے رہیں اور تم یہاں تفریح کرتے پھرو۔ نہیں۔ تمہیں ہمارے ساتھ جانا ہوگا" ۔۔۔۔ جولیا نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"سوری مس جولیا۔ میرا زیر زمین جانے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ابھی تو اماں بی نے میرے سر پر سہرا سجانا ہے۔ ابھی تو ثریا نے چاند سے مکھڑے والی بھابھی لے کر آنی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے روکھا سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ ارادے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں بھی نہیں جاؤں گی۔ سنو تنویر۔ جب چیف نے کہا ہے کہ عمران ٹیم کا لیڈر ہوگا تو ہم اس سے ہٹ کر کیسے مشن مکمل کر سکتے ہیں۔ یہ تو چیف کی حکم عدولی ہوگی۔ اور تم جانتے ہو کہ چیف کی حکم عدولی کی سزا کس قدر بھیانک ہے" ۔۔۔۔

جولیا نے تنویر کا بگڑتا ہوا چہرہ دیکھ کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"چیف نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ ہم عمران کی دم سے لٹکے پھرتے رہیں" تنویر نے بُری طرح جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو میں نے دم ہی کٹوا دی ہے کہ وہ تمہارے ساتھ لٹکے رہنے کی وجہ سے نجس ہو گئی تھی" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا چہرہ یک لخت آگ کی طرح تمتمایا اور دوسرے لمحے وہ کوئی بات کئے بغیر تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اسے روکتا وہ کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

"چیف شاید جان بوجھ کر تنویر کو آپ کے ساتھ بھجوا دیتا ہے حالانکہ اگر تنویر کی جگہ صفدر ہوتا تو یہ صورت حال پیدا نہ ہوتی" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس قسم کا مشن ہے۔ اس میں تنویر ہی صحیح کام کر سکتا ہے۔ صفدر بے چارہ تو شریف آدمی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر پہلے فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"آپ علی عمران صاحب بول رہے ہیں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"صاحب بننے کی تو ابھی نوبت نہیں آئی۔ کیونکہ کنوارہ ہوں اور بیگم کے بغیر صاحب نہیں بن سکتا۔ بہرحال ہوں علی عمران ہی۔ ویسے

اگر آپ مجھے صاحب بنانے پر تیار ہوں تو میں رضامند ہوں"۔۔۔ عمران کی زبان بھلا کہاں آسانی سے رکنے والی تھی۔ اور دوسری طرف سے بولنے والی خاتون بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"یہ کون جرافہ ہے۔ نانسنس"۔۔۔ یک لخت جولیا نے جھپٹ کر عمران کے ہاتھ سے رسیور لینے کی کوشش کی۔ کیونکہ عمران کے قریب بیٹھے ہونے کی وجہ سے اُسے رسیور سے نکلنے والی آواز بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر اُسے اس انداز میں رکنے کے لئے کہا کہ جولیا کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ اور آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔ لیکن بہرحال اس نے دوبارہ رسیور لینے کی کوشش نہ کی تھی۔

"جناب۔ میں پرنسز جلینٹ کی سیکرٹری مارتھا ہوں۔ اور پرنسز جلینٹ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوتے کہا۔

"پرنسز ہو یا سیکرٹری۔ ہمارے ہاں براہِ راست بات کرنا انتہائی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ ان سے کہہ دیں کہ اگر بات ہی کرنی ہے۔ تو اپنے والدین کی میرے والدین سے کرائیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور جولیا کا چہرہ ایک بار پھر آگ کی طرح تپ اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جھٹکے سے اٹھی اور دور رکھی ہوئی کرسی پر اس طرح بیٹھ گئی جیسے وہ اب دوسری طرف سے آنے والی آواز سننا بھی نہ چاہتی ہو۔ اور اس کمرے سے باہر بھی نہ جانا چاہتی ہو۔

"ہیلو۔۔۔ ہم پرنسز جلینٹ ہیں"۔۔۔ اچانک کمرے میں ایک

دوسری نسوانی آواز گونجی اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ ظاہر ہے رسیور سے تو اتنی اونچی آواز نہ نکل سکتی تھی۔ اس لئے وہ سمجھ گئی کہ عمران نے شاید اُسے چڑانے کے لئے لاؤڈر کا بٹن دبا دیا تھا۔

"اوہ پرنسز جلینٹ۔ آپ۔ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ آپ کا نادیدہ پرستار علی عمران پاکیشیا سے ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے یہاں ناراک پہنچ گیا ہے اور ہوٹل کے اس کمرے میں آنکھیں بند کئے بیٹھا آپ کی من موہنی صورت کو نظروں میں بسائے بیٹھا ہے۔ واہ آج مجھے دنیا بھر کے شاعروں۔ افسانہ نگاروں۔ داستان گو اور ناول نگاروں پر یقین آگیا ہے جو ہمیشہ ہی کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل کو آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ بھی کر دیا اور اس کے اس اشارے پر ظاہر ہے کیپٹن شکیل تو حسب عادت صرف مسکرا دیا تھا مگر اس اشارے کا اثر جولیا پر انتہائی مثبت ہوا تھا۔ اس کا غصے کی شدت سے بگڑتا ہوا چہرہ یک لخت نارمل ہو گیا تھا۔ کیونکہ عمران کا یہ اشارہ بتا رہا تھا کہ عمران اس عورت کو بے وقوف بنا رہا ہے۔ اور جولیا کے نارمل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ چنانچہ وہ تیزی سے اٹھ کر دوبارہ عمران کے قریب رکھی ہوئی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ اور اب اس کے چہرے پر دلآویز سی مسکراہٹ تھی جیسے کہہ رہی ہو اور بے وقوف بناؤ اس احمق عورت کو۔

"میں نے ایشیا کے بارے میں بہت کچھ پڑھا ہے۔ لیکن مجھے باوجود خواہش کے ابھی تک ایشیا کی سیاحت کرنے کا موقع نہیں

مل سکا۔ اس لئے جیسے ہی مجھے اطلاع ملتی ہے کہ کوئی خوب صورت اور نوجوان ایشیائی نارداک پہنچا ہے تو میں اس سے رابطہ ضرور کرتی ہوں اور اگر وہ میرے سٹینڈرڈ کا ہوتا ہے تو اس سے ملاقات بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک بات ہے۔ تم ایشیائی سب ایک ہی فطرت کے مالک ہوتے ہو۔ نجانے ایشیا میں عورت کم یاب ہوتی ہے۔ کہ یہاں جیسے ہی کوئی عورت تم سے بات کرتی ہے تم فوراً اس پر عاشق ہو جانے کی کوشش شروع کر دیتے ہو"۔۔۔۔ پرنسز جینٹ نے کہا۔

" ہمارے ہاں واقعی مغرب کی طرز کی عورتیں کم یاب ہیں۔ وہاں عورت مقدس مخلوق ہوتی ہے۔ وہ ماں ہو۔ بہن ہو۔ بیٹی ہو۔ یا بیوی۔ بہرحال اس کا ہر روپ میں ایک مقام ہوتا ہے۔ لیکن یہاں مغرب میں عورت بے چاری پرنسز ہو کر بھی اجنبیوں سے دوستی بڑھانے کے لئے ترستی رہتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو یہ تم مجھ پر طنز کر رہے ہو۔ بہرحال مجھے جو کچھ تمہارے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ تم وجیہہ نوجوان ضرور ہو۔ لیکن ہو مسخرے سے اور احمق سے۔ لیکن تمہاری باتیں تو بے حد شاطرانہ ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پرنسز جینٹ نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ظاہر ہے اس سے بڑی حماقت کیا ہو سکتی ہے کہ شکل تک نہیں دیکھی اور والدین تک بات پہنچانے کا عندیہ بھی دے دیا۔ البتہ ایشیا میں نوجوانوں کے والدین بڑے جہاں دیدہ ہوتے ہیں وہ

اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے فلائنگ سپرڈ کا حوالہ کس سلسلے میں دیا ہے"۔۔۔۔ پرنسز جینٹ نے یک لخت سنجیدہ اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" ارے ارے۔ پرنسز جینٹ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ میں نے تو ایک محاورہ بولا ہے۔ بگ باس کے اس سیکشن کا نام نہیں لیا جس کا کوڈ نام فلائنگ سپرڈ ہے اور جو منشیات کو ڈیل کرتا ہے۔ اور جس کی چیف مادام لزا ہے۔ وہ بے چاری مادام لزا جسے بگ نے کس نے اس خوش فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے کہ وہ حسینہ عالم بن سکتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ یو نانسنس۔ بلڈی فول"۔۔۔۔ دوسری طرف سے یک لخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" یہ صرافہ کون تھی۔ کیا تم اُسے جانتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" نہیں میں تو نہ جانتا تھا لیکن وہ مجھے جانتی تھی۔ البتہ مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ بگ باس تنظیم کئی سیکشنز میں منقسم ہے اور ہر سیکشن دوسرے سے مختلف اور مکمل طور پر آزاد ہے۔ ان میں سے ایک سیکشن جس کا تعلق منشیات سے ہے۔ اس کی انچارج کوئی عورت مادام لزا ہے۔ اس سیکشن کا کوڈ نشان فلائنگ سپرڈ

یعنی اڑتی ہوئی چڑیا ہے۔ چونکہ یہاں ہمارے مشن کا بگ باس کے اس سیکشن سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس لئے میں نے اس طرف توجہ نہ دی تھی۔ لیکن جیسے ہی میں نے محاورے میں اڑتی چڑیا کے الفاظ استعمال کئے۔ اس کے دل کا چور خود بخود بول پڑا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ اگر آپ بگ باس نامی تنظیم سے اس قدر تفصیل سے واقف ہیں تو پھر آپ کو یہ بھی علم ہوگا کہ اس ٹیپ سے متعلقہ سیکشن کون سا ہے" ــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے تم لوگوں سے پہلے یہاں پہنچ کر اس بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ ٹائیگر بھی میرے ساتھ آیا تھا۔ اس کے یہاں کچھ ایسے لوگوں سے تعلقات ہیں جو پاکیشیا میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس کی کوشش سے یہ معلوم ہوگیا ہے کہ اس سلسلے میں بگ باس کا وہ سیکشن ملوث ہے جس کا انچارج کارلائل ہے۔ اس کارلائل سیکشن کا کوڈ نشان فلائنگ ایرو ہے۔ لیکن اس بارے میں مزید تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہوسکیں اور میں اس انتظار میں ہوں کہ ٹائیگر اس بارے میں مزید معلومات حاصل کر لے تو پھر اس کارلائل کو ٹریس کر کے اس مشن کو آگے بڑھایا جا سکے۔ لیکن اب اس مادام لزا کے یہاں فون آنے کا مطلب ہے کہ بگ باس کو نہ صرف ہماری یہاں آمد کا علم ہو چکا ہے بلکہ وہ ہمارے خلاف ایکشن میں بھی آ چکے ہیں" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" پھر" ــــ جولیا نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" ہمیں اب نہ صرف فوری طور پر یہاں سے شفٹ ہونا پڑے گا۔ بلکہ شاید اب میک اپ میں بھی رہنا پڑے۔ کیونکہ اگر یہ لوگ ہمارے پیچھے لگ گئے تو ہم مشن پر آگے بڑھنے کی بجائے ان سے بچنے کے لئے چھپتے پھریں گے اور یہ لوگ یہاں حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" ہمیں فوری طور پر کسی اور ہوٹل میں شفٹ ہو جانا چاہیئے" ــــ کیپٹن شکیل نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" تنویر کو بھی کہہ دو اور تم دونوں بھی میک اپ کر لو۔ اور پھر خاموشی سے یہ ہوٹل چھوڑ کر علیحدہ علیحدہ ڈاسکو کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو دو میں پہنچ جانا۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں نے بیک وقت اثبات میں سر ہلائے اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ختم شد

عمران اور ٹرومین کے کارناموں پر مبنی انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

(حصہ دوم)

بگ باس

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

ٹرومین ـــ جسے بگ باس نے بے دست و پا کر کے انتہائی خونخوار اور آدم خور کتوں کے سامنے ڈال دیا اور ٹرومین کا ان خونخوار اور آدمخور کتوں سے ایسا خوفناک اور خونریز مقابلہ کہ جس کا ایک ایک لمحہ قیامت کا لمحہ تھا ـــ انتہائی ہولناک سچوئیشن۔

ٹرومین ـــ جس نے مشن مکمل کرنے کے لئے اس قدر تیز رفتاری سے کام کیا کہ عمران اور اس کے ساتھی منہ دیکھتے رہ گئے اور کامیابی آخرکار ٹرومین کے حصے میں ہی آئی ـــ کیا عمران ٹرومین سے شکست کھا گیا۔ انتہائی دلچسپ اور خلاف توقع سچوئیشن۔

ٹرومین ـــ جس نے آخری کامیابی حاصل کرنے کے بعد اسے عمران کو تحفے میں پیش کر دیا۔ کیا عمران نے دوسرے کا مارا ہوا شکار قبول کر لیا۔ یا ـ؟

عمران ـــ جس کے مقابلے میں بگ باس کے ساتھ ساتھ ٹرومین بھی تھا۔ کیا ٹرومین عمران سے زیادہ کامیاب ایجنٹ ثابت ہوا ـــ یا ـــ؟

انتہائی تیز رفتار اور بھیانک ایکشن۔ خوفناک اور جان لیوا مقابلوں پر مبنی انتہائی ہنگامہ خیز کہانی ـــ شائع ہو گئی ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

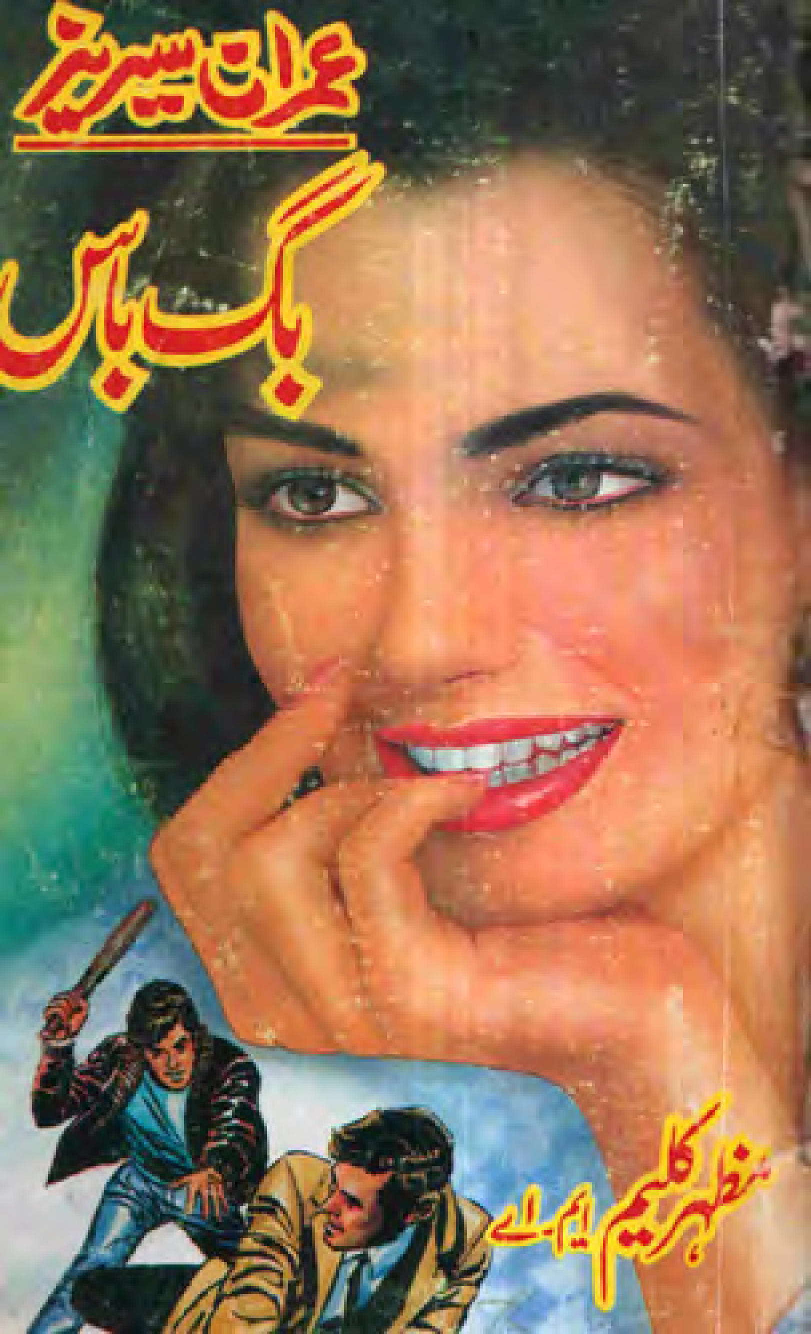
عمران سیریز
بگ باس
مظہر کلیم ایم۔اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوایشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ------- اشرف قریشی

------- یوسف قریشی

پرنٹر ------- محمد یونس

طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ------- 27 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "بگ باس" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران اور ٹرومین کا مقابلہ اس حصے میں اپنے عروج پر پہنچ رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ مگر ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ڈاکخانہ اگوکی تحصیل و ضلع سیالکوٹ سے محترمہ صباحت بشیر صاحبہ لکھتی ہیں۔ "مجھے کہانیاں لکھنے کا شوق ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ کو اپنی لکھی ہوئی کہانیاں ارسال کروں تاکہ آپ ان کی اصلاح کر دیں۔ اس طرح یہ کہانیاں یقینی طور پر مختلف رسائل میں شائع ہو جایا کریں گی اور اس طرح میرا شوق بھی پورا ہوتا رہے گا اور میں اپنے بہن بھائیوں کے لئے کچھ کر بھی سکوں گی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ انکار نہیں کریں گے"۔

محترمہ صباحت بشیر صاحبہ! خط لکھنے اور مجھ پر اعتماد کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے طویل خط میں جن حالات کا ذکر کیا ہے وہ واقعی نامساعد حالات ہیں لیکن آپ کا خط آپ کے بلند حوصلے اور بلند ہمتی کا عکاس ہے۔ مجھے مسرت ہے کہ آپ نے حوصلہ ہارنے کی بجائے ان حالات کو سنبھالنے کے لئے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں تک کہانیاں لکھنے اور انہیں مختلف رسائل میں شائع کروانے کا تعلق ہے تو

محترمہ! ــــ میں صرف اتنا کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ آپ نے جدوجہد کے لئے ایسے فیلڈ کا انتخاب کیا ہے جو انتہائی صبر آزما ہے اور آپ کے حالات شاید اس قدر صبر کے متقاضی نہ ہوسکیں گے۔ جدوجہد کی اور بھی بے شمار جہتیں ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ آپ کسی اور فیلڈ کا انتخاب کریں۔ اُمید ہے آپ میری بات سمجھ گئی ہونگی۔

میلسی سے محترم نور حسن مغل صاحب لکھتے ہیں۔ "زیرو لابارٹری" بیحد پسند آیا۔ لیکن آپ سے یہ شکایت ضرور ہے کہ عمران نے صرف ایک لیبارٹری تباہ کرنے پر ہی اکتفا کیوں کیا۔ دوسری لیبارٹریاں بھی اُسے تباہ کرنا چاہیئے تھیں تاکہ ان میں تیار ہونے والے خوفناک اسلحے سے دنیا بھر کے مسلمان محفوظ ہو جاتے۔"

نور حسن مغل صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو عمران نے ظاہر ہے باقی لیبارٹریوں کی تباہی کا راز تو حاصل کرلیا ہے اس لئے آپ کو اس پر اعتماد کرنا چاہئے کہ جب بھی اُسے معلوم ہوا کہ کسی لیبارٹری میں تیار ہونے والا اسلحہ مسلمانوں کے خلاف استعمال ہونے والا ہے تو یقیناً وہ اس لیبارٹری کے وجود کو برداشت نہیں کرے گا۔ اس لئے آپ خاطر جمع رکھیئے آپ کی شکایت دُور ہو جاتے گی۔

سرائے نورنگ بنوں سے محترم عارف زیبائی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں۔ آپ کے ہر ناول میں موجود انفرادیت اور انوکھا پن حقیقتاً آپ کی قلمی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے لیکن آپ سے ایک شکایت ہے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو تو علم نہیں ہے کہ ان کا چیف کون ہے جب کہ سلیمان اور جوزف کو اس کا علم ہے۔ کیا سیکرٹ سروس کے ارکان، سلیمان اور جوزف سے بھی زیادہ ناقابل اعتبار ہیں اور جوانا بھی آجکل ناولوں سے غائب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بے کار رہ رہ کر جوانا کی صلاحیتیں زنگ آلود ہو جائیں"۔

محترم عارف زیبائی صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو دراصل اس میں سارا قصور عمران کا ہے۔ اس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے ساتھیوں سے چھپایا ہوا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ عمران کو اس کی مرضی کے بغیر کسی بات پر مجبور کرنا ناممکن ہے لیکن آپ اگر غور کریں تو اس میں جو سسپنس اور لُطف ہے وہ یقیناً اس وقت باقی نہ رہے گا جب عمران بحیثیت ایکسٹو سامنے آجائے گا۔ جہاں تک جوانا کی صلاحیتوں کو زنگ لگنے کا تعلق ہے تو آپ فکر نہ کریں۔ اگر اس کی صلاحیتوں کو زنگ لگنے کا خدشہ ہوا تو اُسے آپ کے پاس بھجوا دیا جائے گا۔ اتنا تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ جس پر رنگ کر دیا جائے اُسے زنگ نہیں لگتا اور آپ تو رہتے بھی نورنگ میں ہیں۔

خانقاہ شریف بہاولپور سے محترم محمد عارف لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول سُپر مائینڈ ایجنٹ بے حد پسند آیا ہے لیکن یقین کیجیئے پہلی بار اس ناول کو پڑھ کر مجھے عمران پر بے طرح غصہ بھی آیا کہ اس نے بلیک زیرو کو معمولی سی غلطی پر انتہائی ذلیل کرکے دانش منزل سے نکال دیا۔ کیا اس کی عمر بھر کی خدمات کا یہی صلہ تھا۔ کیا اس کی حُب الوطنی مشکوک تھی۔؟ عمران کو ہرگز اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ جب چاہے اور جس کی

چاہے بے عزتی کر دے ۔ کیا عمران سے غلطی نہیں ہو جاتی ۔"

محترم محمد عارف صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جہاں تک عمران کے بلیک زیرو پر غصے کا تعلق ہے تو آپ نے غور نہیں کیا کہ بلیک زیرو کس قدر اہم سیٹ پر ہے اور دانش منزل کی کیا اہمیت ہے اور اگر بلیک زیرو جیسا شخص بھی اس طرح جذباتی انداز میں غلطیاں کرنی شروع کر دے تو پھر آپ خود تصور کر سکتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور دانش منزل کا کیا حشر ہو سکتا ہے ۔ بڑی اور اہم سیٹ پر موجود شخص کی معمولی سی غلطی کے نتائج انتہائی بھیانک نکلتے ہیں ۔ امید ہے آپ اس پوائنٹ پر ضرور غور کریں گے ۔

فیصل آباد سے محترم محمد طالب حسین صاحب لکھتے ہیں ۔ "آپ کا ہر ناول قابل تعریف ہوتا ہے البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ نے جولیا کے کردار کو خاصا محدود کر دیا ہے جبکہ جولیا بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہے مجھے امید ہے کہ آپ جولیا کے کردار پر اپنے ناولوں میں خصوصی توجہ دیں گے ۔"

محترم محمد طالب حسین صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جولیا واقعی بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہے اور جہاں بھی اس کی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار بھی کھل کر کرتی رہتی ہے ۔ آپ کو دراصل شکایت اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ عمران کے مقابلے میں ظاہر ہے جولیا کو کھل کر صلاحیتوں کے اظہار کا موقع نہیں مل سکتا ۔ یہ البتہ مجبوری ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی اس مجبوری کو سمجھتے ہوں گے ۔" اب اجازت دیجئے ۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ناراک کی ایک نسبتاً کم رش والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کینیڈی تھا ۔ جبکہ سائیڈ سیٹ پر ٹرومین بیٹھا ہوا تھا ۔ اور عقبی سیٹ پر تین لمبے تڑنگے مسلح مقامی آدمی موجود تھے ۔ ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے ۔ جبکہ ٹرومین کے چہرے پر اطمینان تھا ۔ چونکہ رات کافی سے زیادہ گزر گئی تھی ۔ اور یہ سڑک ناراک کے وسطی علاقے سے ہٹ کر ایک سائیڈ پر تھی ۔ اس لئے یہاں ٹریفک کا اس قدر اژدہام نہ تھا ۔ جس قدر ناراک کے وسطی علاقے کی سڑکوں پر چوبیس گھنٹے رہتا تھا ۔ البتہ ٹریفک بہرحال موجود تھی ۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد کینیڈی نے اچانک کار کی رفتار کم کی اور پھر اسے ایک سائیڈ روڈ کی طرف موڑ دیا ۔ کار اب آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔

اور پھر یک لخت انہیں دور سے روشنی نظر آئی۔ یہ روشنی سڑک کے موڑ کاٹنے کے بعد نظر آ رہی تھی۔

"بس یہیں کار روک دو۔ آگے اسے لے جانا خطرناک ہو گا"۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور کنیڈی نے سر ہلاتے ہوئے کار کو سائیڈ پر موجود درختوں کے اندر موڑ دیا۔ کچھ آگے لے جا کر کار اس نے روک دی۔ اور پھر آہستہ سے دروازے کھول کر وہ نیچے اتر آئے۔

"فی الحال صرف سائیلنسر لگے ریوالور استعمال ہوں گے"۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔ اور ان سب نے سر ہلاتے ہوئے جیبوں سے سائیلنسر لگے ریوالور نکالے اور پھر وہ کمانڈوز کے انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک بڑا سا پھاٹک نظر آنے لگ گیا۔ جس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ پھاٹک بند تھا اور پھاٹک کے دونوں اطراف سے سات فٹ اونچی خاردار تاروں کی باڑ دور تک جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ جس میں جگہ جگہ تیز روشنی کے بلب نظر آ رہے تھے۔ اندر ایک وسیع میدان تھا۔ جس کے درمیان ایک چھوٹی سی عمارت تھی۔ اس عمارت کے گرد دس کے قریب بلڈ ہاؤنڈ کتے اس طرح زمین پر بیٹھے ہوئے تھے جیسے اصل کتے نہ ہوں بلکہ ان کے مجسمے ہوں۔ عمارت کی کھڑکیاں اور روشندانوں سے روشنی چھن چھن کر باہر آ رہی تھی۔ اور ہر طرف سکوت طاری تھا۔ ٹرومین اور اس کے ساتھی درختوں کی اوٹ میں کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ ٹرومین نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گیٹ کے باہر کھڑے ہوئے دونوں سپاہی چیخ مار کر اچھلے اور پھر دھڑام سے نیچے گرے۔ اسی لمحے جیسے پورے ماحول پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ اس طرح عمارت کے گرد موجود دس کے دس کتے انتہائی ہولناک انداز میں بھونکتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے گیٹ کی طرف دوڑ پڑے۔ لیکن ظاہر ہے وہ خاردار تار کی دیوار کی وجہ سے باہر نہ آ سکتے تھے۔ دونوں مسلح آدمی گر کر صرف چند لمحے ہی تڑپ سکے تھے پھر ساکت ہو گئے تھے۔ ٹرومین درخت کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ساتھی بھی۔ لیکن ابھی انہوں نے ایک دو قدم ہی اٹھائے ہوں گے۔ کہ یک لخت گیٹ کے ایک ستون سے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیوں کی بارش ٹرومین اور اس کے ساتھیوں پر ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی فضا انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کے جسم میں گھستی چلی گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک ہو گیا۔

پھر نجانے کس وقت اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی ہلکی ہوئی تو اس کے ذہن پر وہی منظر کسی فلم کے منظر کی طرح نمودار ہوا۔ اور اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا وہ ایک ہال کمرے کی سائیڈ دیوار کے ساتھ لوہے کے کڑوں کے ساتھ منسلک زنجیروں سے بندھا کھڑا تھا۔ اس کے بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ جب کہ کنیڈی اور اس کے تین ساتھیوں کی لاشیں اس کے ساتھ ہی پڑی ہوئی تھیں۔ ان کے جسموں پر جگہ جگہ گولیوں کے نشانات تھے۔ کمرے کی ساخت بتا رہی

تھی۔ کہ یہ کوئی تہہ خانہ تھا۔

" اس کا مطلب ہے کہ کارلائل نے میری توقع سے کہیں زیادہ بہتر حفاظتی اقدامات کر رکھے تھے" ——— ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ کینیڈی اور دوسرے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر اس کے چہرے پر بے پناہ سختی کے آثار ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک گینڈے کے جسم والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے کا ایک حصہ شاید کسی بارودی سرنگ کی وجہ سے اڑ گیا تھا۔ اس لئے اس کا چہرہ انتہائی بدصورت لگ رہا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ٹرومین کی طرف بڑھنے لگا۔

" تم نے میرے محافظوں کو ہلاک کیا ہے۔ کون ہو تم" ——— اس بدصورت آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ٹرومین کچھ کہتا اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال پوری قوت سے ٹرومین کی پسلیوں میں کسی لاٹھی کی طرح مار دی۔

" بولو۔ کون ہو تم" ——— اس نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام کارلائل ہے۔ اور تم بگ باس کے آدمی ہو" ——— ٹرومین نے تکلیف کی شدت سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میرا نام کارلائل ہے۔ تم بتاؤ تم کون ہو۔ اور کیسے مجھے جانتے ہو" ——— کارلائل نے چونک کر پوچھا۔

" تم نے پاکیشیا سے آنے والا وہ ٹیپ کسے دیا ہے۔ جو تم نے رچرڈ گروپ کے ذریعے منگوایا تھا" ——— ٹرومین نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو تم اس ٹیپ کے پیچھے آئے ہو۔ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ——— کارلائل نے چونک کر کہا۔

" میں ایکریمی ہوں۔ پاکیشیائی نہیں ہوں" ——— ٹرومین نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" لیکن مجھے تو چیف باس نے کہا تھا کہ پاکیشیا سے کوئی علی عمران اور اس کا گروپ اس ٹیپ کے پیچھے آیا ہے اور جب تک اس کا خاتمہ نہ ہو جائے میں مکمل طور پر آف رہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا۔ تمہارا نام ٹرومین تو نہیں ہے" ——— کارلائل نے بات کرتے کرتے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

" کیا واقعی علی عمران اور اس کے ساتھی ٹیپ کے پیچھے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ مگر انہوں نے تو پہلے اس بارے میں کام کرنے سے انکار کر دیا تھا" ——— ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم ان سے واقف ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب تم مجھے بتاؤ گے کہ وہ کہاں ہیں تاکہ میں ان کا خاتمہ خود کر کے چیف باس کو بتاؤں کہ کارلائل کی صلاحیتوں کا انہیں اب تک اندازہ ہی نہیں ہو سکا" ——— کارلائل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مجھے خود ان کی یہاں آمد کا پتہ تم سے لگ رہا ہے۔ میں ان کا پتہ کیسے بتا سکتا ہوں۔ لیکن تم نے یہ کیوں پوچھا تھا کہ میرا

نام ٹرڈمین تو نہیں ہے۔ کیا تم ٹرڈمین کو جانتے ہو" ـــــ ٹرڈمین نے کہا۔ کیونکہ اُسے کارلائل کے منہ سے اپنا اصل نام سن کر حیرت ہوئی تھی۔

"صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ اور مجھے مادام لزا نے فون کر کے بتایا تھا کہ بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ٹرڈمین اس ٹیپ کے حصول کے لئے کام کر رہا ہے۔ پھر چیف باس نے کال کر کے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اور اس کے ساتھی ٹیپ کی برآمدگی کے لئے یہاں پہنچے ہوئے ہیں اور میں اب انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں۔ اس کے بعد اچانک تم اور تمہارے ساتھی یہاں پہنچ گئے۔ تم نے میرے محافظوں کو قتل کیا۔ جس پر میں نے تم پر فائر کھول دیا۔ تمہارے ساتھی تو ہلاک ہو گئے لیکن تم زندہ بچ گئے۔ کیونکہ گولی تمہارے بازو میں لگی تھی اور میں تمہیں اس لئے یہاں اٹھا کر لے آیا تاکہ تمہیں ہوش میں لا کر تم سے پوچھ گچھ کر سکوں" ـــــ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ نہیں بتایا کہ وہ ٹیپ جو تم نے پاکیشیا سے لیا تھا۔ اس وقت کہاں ہے" ـــــ ٹرڈمین نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ کون ہو تم۔ اور یہاں کیوں آئے تھے" ـــــ کارلائل نے مشین گن کی نال کا رخ ٹرڈمین کی طرف کرتے ہوئے غرا کر کہا۔

"ـــــ میرا نام بلیک ایگل ہے۔ اور میں بھی اس ٹرڈمین اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرح اس ٹیپ کو حاصل کرنا چاہتا

ہوں" ـــــ ٹرڈمین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے شاید گب باس کو کوئی عام سی تنظیم سمجھ رکھا ہے۔ جو اس طرح منہ اٹھائے چلے آئے ہو۔ ٹھیک ہے اب تم خود ہی بتاؤ گے کہ تم کون ہو اور تمہارا اس پاکیشیائی گروپ سے کیا تعلق ہے" ـــــ کارلائل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور پھر تیزی سے مڑ کر ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک سرنج نکال کر اس نے اس کی سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹائی اور پھر ٹرڈمین کے قریب آ کر اس نے بڑی بے دردی سے وہ سوئی ٹرڈمین کے بازو میں گھونپ کر سرنج میں موجود سیاہ رنگ کا محلول اس کے جسم میں انجکٹ کر دیا۔ جب سارا سیال اس کے جسم میں انجکٹ ہو گیا تو کارلائل نے سوئی کو واپس کھینچا اور خالی سرنج کو ایک طرف اچھال دیا۔ ٹرڈمین کے جسم میں جیسے ہی سیاہ رنگ کا سیال انجکٹ ہوا۔ ٹرڈمین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں شعلے بھڑک اٹھے ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یکے بعد دیگرے لگاتار خوفناک دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں تک مسلسل دھماکے ہوتے رہے۔ پھر دماغ پر تاریکی نے غلبہ حاصل کر لیا۔ پھر یہ تاریکی خود بخود مدھم پڑنے لگ گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرڈمین کے ذہن میں دوبارہ شعور کی روشنی پھیلنی شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس کو حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا۔ کیونکہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھا۔ جس کے چاروں طرف شفاف شیشے کی دیواریں تھیں۔ اور وہ اس کے اندر بغیر بندھے ہوئے موجود تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ کارلائل نے اس کے جسم سے لباس۔ کلائی سے گھڑی اور پیروں سے بوٹ بھی اتار لئے ہیں۔ کیونکہ اس وقت اس کے جسم پر صرف انڈر ویئر تھا اور کچھ نہ تھا۔ شفاف شیشوں سے باہر چاروں طرف دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ اور تمام منظر بخوبی نظر آ رہا تھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں سامنے شیشے کی دیوار سے دوسری طرف پڑیں وہ بے اختیار چونک کر آگے بڑھا۔ اس نے کینیڈی اور دوسرے ساتھیوں کی لاشیں باہر ایک میدان میں پڑی ہوئی دیکھ لی تھیں۔ جب کہ اس سے پہلے لاشیں اُسی تہہ خانے میں تھیں۔ جہاں ٹرومین بندھا ہوا تھا۔ اور جہاں وہ بدصورت کارلائل اس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔

"بلیک اینگل۔ تم اس وقت جس کمرے میں ہو۔ اس کی دیواریں ایسے شیشے سے بنی ہوئی ہیں کہ ان پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتا۔ البتہ تم اس سے باہر کا نظارہ بآسانی کر سکتے ہو۔ باہر میدان میں تمہارے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تمہیں دکھائی دے رہی ہوں گی۔ میں نے تمہارے جسم میں جو سیال انجکٹ کیا تھا اس کی وجہ سے تم صرف بیہوش ہی نہ ہوئے تھے۔ بلکہ تمہارے جسم میں سے ایسی بُو بھی نکلنے لگ گئی ہے جس پر کتا پاگل ہو جاتا ہے۔ خاص نسل کے انتہائی خوف ناک آدم خور کتے موجود ہیں۔ تمہارے ساتھیوں کی لاشوں میں سے بھی وہی مخصوص

بُو نکل رہی ہے۔ جو تمہارے جسم میں موجود ہے۔ اب میں کتوں کو چھوڑ رہا ہوں۔ تاکہ تم دیکھ سکو کہ یہ خونخوار کتے اس مخصوص بُو پر کیسے پاگل ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس نظارے سے ضرور محظوظ ہو گے۔ لیکن یہ سوچ لینا کہ میں ایک بٹن دباؤں گا اور اس کمرے کی شیشے کی ایک پلیٹ غائب ہو جائے گی۔ اور پھر یہ خونخوار کتے اس کمرے میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد تم بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا" ـــــ کمرے کی چھت سے کارلائل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کلک کی ہلکی سی آواز سنائی دی جو جیسے کوئی مشینی رابطہ آف کر دیا گیا ہو۔ ٹرومین کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتا شیشے کی دیوار کی طرف بڑھا اور اس نے اُس پر زور سے مکہ مارا۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے پوری قوت سے اس پر لات ماری۔ لیکن واقعی یہ عام شیشہ نہ تھا۔ بلکہ کسی مخصوص ساخت کا تھا۔ اور اُسی لمحے اس کے کانوں میں کتوں کے بھیانک انداز میں بھونکنے کی آوازیں پڑیں اور دوسرے لمحے اس نے دور سے سیاہ رنگ کے بھیڑیئے کے قد سے بھی اونچے کتے دوڑ کر اپنے ساتھیوں کی لاشوں کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھے۔ یہ واقعی کسی خاص نسل کے انتہائی وحشی کتے تھے۔ ان کی بڑی بڑی سرخ زبانیں باہر کو لٹک رہی تھیں۔ کھلے ہوئے جبڑوں سے انتہائی خوف ناک دانت نظر آ رہے تھے اور ان کی آنکھوں میں ایسی وحشیانہ چمک تھی کہ انہیں دیکھتے ہی بے اختیار ٹرومین کے جسم میں پھریریاں سی پیدا ہونے لگ گئیں۔ چاروں کتے انتہائی وحشیانہ انداز میں کینیڈی اور دوسرے تین ساتھیوں کی لاشوں پر اس طرح ٹوٹ

پڑے کہ جیسے وہ صدیوں سے بھوکے ہوں۔ ان کا انداز انتہائی وحشیانہ تھا۔ اور ٹرومین کا چہرہ غصے کی شدت سے بے اختیار پھڑکنے لگا۔ اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو اس کے سامنے کتے بھنبھوڑ رہے تھے۔ اور وہ بے بس کھڑا تھا۔

"تم ــــــ تم کارلائل۔ تمہاری موت اس سے بھی عبرت ناک ہو گی۔ تم انسان ہی نہیں ہو۔ درندے ہو" ــــــ ٹرومین نے بے اختیار غصیلے لہجے میں کہا۔ تو اس کے ساتھ ہی کمرہ کارلائل کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"ارے ابھی سے گھبرا رہے ہو۔ یہ تو ابھی لاشوں کو بھنبھوڑ رہے ہیں جب یہ تمہیں بھنبھوڑیں گے پھر دیکھنا ان کی وحشت" ــــــ کارلائل کی آواز سنائی دی۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو" ــــــ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہا۔

"اپنے متعلق تفصیل بتا دو۔ اور ان پاکیشیائیوں کے متعلق بتا دو۔ کہ وہ کہاں ہیں" ــــــ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام بلیک ایگل ہے اور ان پاکیشیائیوں کے متعلق انہیں زیادہ معلوم ہوگا۔ جنہوں نے تمہیں ان کے یہاں آنے کی اطلاع دی ہے" ــــــ ٹرومین نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہوٹل ریزن تو چھوڑ چکے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں ان کے متعلق اچھی طرح معلوم ہوگا" ــــــ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے معلومات کا سودا کر لو اگر تم مجھے بتا دو کہ وہ ٹیپ کہاں ہے تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ وہ پاکیشیائی کہاں ہیں" ــــــ ٹرومین نے کہا۔

"وہ ٹیپ تو چیف باس کے پاس پہنچا دیا گیا ہے اور ظاہر ہے۔

چیف باس نے اُسے بگ باس کی کسی لیبارٹری میں بھجوا دیا ہوگا میرا تعلق صرف ٹیپ حاصل کرنے تک تھا اور بس" ــــــ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر چیف باس کا اتہ پتہ بتا دو" ــــــ ٹرومین نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"سوری وہ تمہیں نہیں بتایا جا سکتا۔ اور سنو آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم ان پاکیشیائیوں کا پتہ بتا دو۔ اور اپنا اصل نام بھی۔ اگر تم واقعی ٹرومین ہو بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ۔ تو میں تمہیں رہا بھی کر سکتا ہوں۔ کیونکہ بہرحال بلیک تھنڈر ایک بڑی تنظیم ہے۔ اور میں کسی بڑی تنظیم سے دشمنی مول نہیں لینا چاہتا" ــــــ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی تمہاری طرح ٹرومین کا نام سنا ہوا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ میں بھی نہیں جانتا" ــــــ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر یہ کتے جانیں اور تم جانو" ــــــ کارلائل نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر کلک کی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے مت بھیجو یہ وحشی کتے۔ فار گاڈ سیک مت بھیجو" یک لخت ٹرومین نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح لہرا کر نیچے گرا جیسے خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا ہو۔

"اگر تم اداکاری کر رہے ہو تب بھی نہیں بچ سکتے اور اگر مر چکے

ہو تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کتے تمہاری لاش بھی کھا سکتے ہیں" —— سکارلائل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی یکلخت سرسراہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرے کے چاروں طرف کی شیشے کی دیواریں زمین میں اتر کر غائب ہو گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی لاشوں کو بھنبھوڑتے ہوئے کتے یک لخت وحشیانہ انداز میں بھونکتے ہوئے مڑے اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے کے فرش پر پڑے ٹرومین کی طرف دوڑ پڑے۔ جیسے ہی وہ کمرے کے قریب پہنچے ٹرومین نے یکدم جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا دوسری طرف اس کمرے کی حدود سے باہر پہنچ گیا۔ یہاں چاروں طرف کھلا ہوا میدان تھا۔ اور ایک طرف وہی خاردار تار کی باڑ نظر آ رہی تھی۔ جس کے درمیان میں وہ عمارت تھی جس کے گرد وہی خوف ناک بلڈ ہاؤنڈ کتے بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ وسیع میدان بھی چاروں طرف سے اونچی خاردار تار سے بند کر دیا گیا تھا۔ اور ایک لمحے میں ٹرومین سمجھ گیا کہ یہ میدان اس کارلائل نے اپنے دشمنوں کو ان آدم خور کتوں کے آگے ڈلوانے کے لئے بالکل اسی طرح بنوایا ہے جس طرح قدیم رومن شہنشاہ اکھاڑے بنوا کر ان میں انسانوں کو بھوکے شیروں کے آگے ڈلوا کر ان کا تماشہ دیکھا کرتے تھے۔ ٹرومین اچانک جمپ لگانے کی وجہ سے پہلے تو میدان میں رول ہوتا ہوا آگے کی طرف بڑھا مگر دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پھر پوری قوت سے ایک طرف دوڑ پڑا۔ وہ چاروں خوف ناک آدم خور سیاہ

کتے اسی طرح وحشیانہ انداز میں بھونکتے ہوئے اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ دوڑتے دوڑتے اچانک ٹرومین یک لخت پلٹا۔ اسی لمحے سب سے آگے آنے والا کتا اس کے قریب پہنچ گیا اور اس نے پوری قوت سے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ شاید دانتوں سے اس کا گلہ چبانا چاہتا تھا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بھاری بھرکم کتا اس کے ہاتھوں میں اٹھتا ہوا گھوم کر پیچھے آنے والے تین کتوں سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے کوئی وزنی چٹان ٹکراتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین ایک بار پھر مڑ کر تیزی سے بھاگنے لگا۔ لیکن کتے بدستور اس کے پیچھے تھے۔ اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا۔ ان کی وحشت بھری آوازیں اور ان کی رفتار میں تیزی آتی جا رہی تھی۔ جب کہ ٹرومین کا اب سانس چڑھ گیا تھا۔ اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے وہ اچانک بے دم ہو کر گر پڑے گا اور یہ خوف ناک آدم خور کتے اسے بھنبھوڑ کر کھا جائیں گے۔ اس میدان میں سوائے بھاگنے اور مسلسل بھاگتے رہنے کے سوا اور کوئی بچاؤ کا طریقہ ہی نہ تھا۔ سپاٹ میدان میں کوئی درخت بھی نہ تھا کہ وہ اس پر چڑھ جاتا۔ بس ایک ہی آئیڈیا اس کے ذہن میں تھا اور اسی آئیڈیے کے تحت وہ مسلسل بھاگا چلا جا رہا تھا اس کا آئیڈیا تھا کہ وہ خاردار تار کی باڑ پر چڑھ کر اگر دوسری طرف کود جائے تو ان خوف ناک کتوں سے جان بچا سکتا ہے۔ اور اسی آئیڈیے کے تحت وہ اپنی پوری قوت سے خاردار تار کی طرف بھاگا چلا جا رہا تھا۔ لیکن اب اس کے اور کتوں کے درمیان فاصلہ

لمحہ بہ لمحہ کم سے کم ہوتا جارہا تھا اور کتوں کی غراہٹ اب اسے بالکل اپنی پشت پر سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھیں۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ کسی بھی لمحے کتے اُسے دبوچ لیں گے اور پھر اُسے چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے۔ لیکن زندگی کی امید اُسے مسلسل دوڑاتے چلی جا رہی تھی۔خار دار تار کی باڑ اب قریب آتی جارہی تھی۔ اچانک ایک کتے نے اس کے پیر پر منہ مارا۔ اور اُسے ہلکا سا جھٹکا لگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گرتا اس نے یک لخت دوڑتے دوڑتے اپنے جسم کو پوری قوت سے ہائی جمپ لگانے کے انداز میں فضا میں اچھالا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اڑتے ہوئے خار دار تار کی باڑ کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کہ اس شیطان کارلائل نے خار دار تار کو صرف سنگل انداز میں نہ بنوایا تھا بلکہ اس کے پیچھے کچھ دور ایک اور باڑ تھی اور دونوں باڑوں کے درمیان اس خار دار تار کا جال سا تنا ہوا تھا۔ اور اس کا جسم ایک جھٹکے سے اس خار دار تار کے جال سے ٹکرایا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ کیونکہ ایک لمحے کے لئے اُسے یوں محسوس ہوا۔ جیسے ہزاروں سلاخیں اس کے جسم میں گھس گئی ہوں یہ تار کے نوکیلے کانٹے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر واپس اس طرح میدان میں آگرا۔ جیسے گیند کسی دیوار سے ٹکرا کر واپس آتا ہے۔ اور پھر ایک دھماکے سے زمین پر ان خوف ناک کتوں کے قریب

آگرا۔ جو خار دار تار کی باڑ کی وجہ سے رک کر زبانیں نکالے کھڑے ہانپ رہے تھے۔ ٹرومین کے واپس آکر نیچے گرتے ہی ان خوفناک کتوں نے ایک بار پھر وحشیانہ انداز میں بھونکتے ہوئے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے ٹرومین پر پوری قوت سے حملہ کر دیا۔

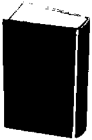

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ اس کے پیچھے دو اور کاریں تھیں۔ پہلے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈیانو تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر مادام لزا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر تین مسلح آدمی تھے۔ پیچھے آنے والی دونوں کاروں میں بھی مسلح افراد بھرے ہوئے تھے۔

" اس عمران نے آخر مجھے کس طرح پہچان لیا ہوگا۔ وہ تو میرے بارے میں اس طرح باتیں کر رہا تھا جیسے وہ مجھے صدیوں سے جانتا ہو" ____ مادام لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں بھی نہیں آئی" ـــــ ڈیانو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مادام لزا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

تھوڑی دیر بعد کاریں ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئیں۔ اور پھر ڈیانو نے کار چوک کے قریب روک دی۔ عقبی کاریں بھی رک گئیں۔ کار رکتے ہی مادام لزا، ڈیانو اور باقی ساتھی نیچے اتر آئے۔ جب کہ عقبی کاروں سے بھی دس افراد نیچے اتر آئے تھے۔ اسی لمحے ایک درخت کی اوٹ سے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اور وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔ رات کا اندھیرا گہرا ہو چکا تھا۔ لیکن سڑک پر جلنے والی مرکری لائٹوں کی وجہ سے وہاں دن کے اجالے کا سا سماں محسوس ہو رہا تھا۔

"مادام ـــ آپ آ گئیں" ـــــ اس نوجوان نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا پوزیشن ہے ان کی رو فن" ـــــ مادام نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ سب کوٹھی میں موجود ہیں۔ ان میں چار مرد ہیں اور ایک عورت۔ ایک مرد ابھی آدھا گھنٹہ پہلے آیا ہے" ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ ڈیانو۔ کوٹھی پر ریڈ کر دو۔ پوری کوٹھی کو ہی بموں سے اڑا دو۔ میں ان کی کٹی پھٹی لاشیں دیکھنا چاہتی ہوں" ـــــ مادام لزا نے انتہائی سخت لہجے میں ساتھ کھڑے ہوئے ڈیانو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام" ـــــ ڈیانو نے کہا۔ اور اس نے باقی مسلح افراد کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھ گئے۔ جب کہ مادام لزا وہیں کار کے قریب ہی کھڑی رہی۔ انہیں اطلاع دینے والا نوجوان بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ چند لمحوں بعد کالونی کی فضا خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی۔ دھماکے کافی دور اور مسلسل ہو رہے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے کالونی پر کسی فوج نے حملہ کر دیا ہو۔ رات کے وقت ان خوفناک دھماکوں کی وجہ سے یک لخت ہر طرف افراتفری سی مچ گئی۔ اور لوگ چیختے ہوئے دوڑ کر گھروں سے نکل کر سڑک پر آنے لگ گئے۔ مادام لزا کار کے ساتھ خاموش کھڑی تھی۔ چند لمحوں بعد دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور مادام لزا چونک پڑی۔ اور پھر اس نے ڈیانو اور اس کے ساتھیوں کو آتے ہوئے دیکھا۔ اسی لمحے دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے۔

"جلدی کرو۔ کاروں میں بیٹھ جاؤ۔ پولیس آ رہی ہے" ـــــ مادام لزا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ خود تیزی سے اپنی والی کار میں گھس گئی۔ دوسرے لمحے ڈیانو اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ اور تین ساتھی عقبی سیٹ پر دھم سے آ بیٹھے۔ اس کے ساتھ ہی ڈیانو نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ پولیس سائرن ابھی دور تھے۔ کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ ان کے ساتھیوں کی کاریں ان کے عقب میں آ رہی تھیں۔

"کیا ہوا" ـــــ مادام لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کامیابی۔ ہم نے پوری کوٹھی ہی اڑا دی ہے" ـــــ ڈیانو نے جواب دیا اور لزا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ارے۔ یہ نیلی کار کس کی ہے۔ مسلسل ہمارے پیچھے آ رہی ہے" یک لخت لزا نے سائیڈ مرر کو دیکھتے ہوئے کہا جس میں سے اس کے ساتھیوں کی دونوں کاروں کے عقب میں آتی ہوئی تیسری نیلے رنگ کی کار صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"یہ روقن کی کار ہے مادام" ـــــ ڈیانو نے کہا تو مادام لزا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان کی لاشیں تو ہمیں چیک کرنی چاہیئے تھیں۔ تاکہ مکمل اطمینان ہو جاتا" ـــــ لزا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہم نے چاروں طرف سے اچانک کوٹھی پر بموں کی بارش کر دی اور کوٹھی کے پرخچے اڑ گئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے بچ جانے کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہ جاتا۔ ویسے روقن بے حد باخبر آدمی ہے۔ اگر اس نے کہا ہے کہ وہ لوگ اندر تھے۔ تو یقیناً وہ اندر ہی ہوں گے" ـــــ ڈیانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ اب چیف باس کو میں بتاؤں گی کہ جس سے وہ خوف زدہ تھا اُسے میں نے اتنی آسانی سے ختم کر دیا ہے" ـــــ لزا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈیانو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کاریں ایک بڑی سی عمارت کے اندر داخل ہو گئیں۔ یہ ان کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ ڈیانو نے کار ایک برآمدے کے سامنے جا کر روک دی۔ اور لزا کار رکتے ہی دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ اس کے عقب میں آنے والی تینوں کاریں بھی پیچھے رک گئی تھیں۔ اور ان میں سے لزا کے ساتھی اترنے لگ گئے تھے۔ نیلی کار میں سے وہی نوجوان اکیلا اترا تھا جس نے انہیں کوٹھی کے اندر عمران اور اس کے ساتھیوں کی موجودگی کی اطلاع دی تھی۔

"روقن۔ میرے ساتھ آؤ" ـــــ مادام لزا نے اس نوجوان کو آواز دیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے عمارت کی اندرونی طرف کو مڑ گئی۔ ڈیانو بھی اس کے ساتھ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ سٹنگ روم تھا۔ مادام لزا ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ جب کہ ڈیانو اور روقن دونوں کھڑے رہے۔

"بیٹھو ڈیانو۔ اور روقن تم بھی بیٹھو۔ تمہاری وجہ سے تو آج مجھے ان لوگوں کے خلاف کامیابی ہوئی ہے" ـــــ لزا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مادام" ـــــ روقن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ ڈیانو بھی مسکراتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"میں چاہتی ہوں چیف باس کو صرف کامیابی کی خبریں نہ سناؤں

بلکہ ان لوگوں کی کٹی پھٹی لاشیں بھی اس کے سامنے رکھ دوں اور میرا پروگرام بھی یہی تھا کہ ان کی لاشیں لے کر آؤں گی۔ لیکن نجانے پولیس اس قدر جلدی کیسے پہنچ گئی"۔۔۔ مادام لزا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ آپ اگر ان کی لاشیں چیف باس تک بھجوانا چاہتی ہیں تو اس کام کے لئے میں حاضر ہوں"۔۔۔ روڈن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے"۔۔۔ مادام لزا نے چونک کر پوچھا اور ڈیانو بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"پولیس یقیناً یہ لاشیں لے جائے گی۔ لیکن میرے پاس ایسے وسائل موجود ہیں کہ ان لاشوں کو پولیس سے حاصل کر لوں۔ اور کسی کو علم بھی نہ ہو۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ انہیں زیادہ دیر تک چھپایا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ پولیس پورے شہر میں ان کی تلاش شروع کر دے گی۔ اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے کہ لاشیں پولیس سے حاصل کرتے ہی فوری طور پر انہیں چیف باس تک پہنچا دیا جائے"۔۔۔ روڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن چیف باس کا پتہ صرف کارلائل جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا۔ کیونکہ کارلائل کو چیف باس نے اپنا نمبر ٹو بنایا ہوا ہے۔ بہرحال ایسا ہو سکتا ہے کہ تم وہ لاشیں یہاں لے آؤ۔ اور پھر ہم انہیں لاد کر یہاں سے کارلائل کے پاس لے چلیں گے۔ چیف باس نے کارلائل کو یقیناً اس کے خاص اڈے

پر ہی پابند کر رکھا ہوگا"۔۔۔ مادام لزا نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"تم پہلے چیف سے بات تو کر لو۔ ہو سکتا ہے وہ لاشیں اپنے تک پہنچانے کی بات کو سرے سے پسند ہی نہ کرے"۔۔۔ ڈیانو نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ چیف باس نے مجھے منع کیا تھا کہ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے چکر میں ملوث نہ ہوں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ لاشوں سمیت اس سے بات کی جائے"۔۔۔ مادام لزا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا ڈیانو کوئی جواب دیتا۔ اچانک ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"چیف باس کی کال ہے مادام"۔۔۔ اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو مادام لزا اور ڈیانو دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ دکھاؤ مجھے"۔۔۔ مادام لزا نے تیز لہجے میں کہا اور اس آدمی کے ہاتھ سے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر لے لیا۔ ٹرانسمیٹر پر ایک بلب مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ مادام لزا نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔ چیف باس کالنگ اوور"۔۔۔ بٹن دبتے ہی ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"یس چیف باس۔ لزا بول رہی ہوں اوور"۔۔۔ مادام لزا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" لزا۔ تمہارے گروپ نے فراسکو کالونی کی کوٹھی پر بم برسائے ہیں۔ کیوں اوور" ـــــ دوسری طرف سے چیف باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور لزا اور ڈیانو دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" باس۔ آپ کو کیسے اتنی جلدی معلوم ہوگیا ہے۔ ابھی تو ہم وہاں سے واپس آئے ہیں اوور" ـــــ مادام لزا سے شاید نہ رہا جا سکا تھا اس لئے اس نے پوچھ ہی لیا تھا۔

" تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم لوگوں کی سرگرمیوں سے ناواقف رہتا ہوں۔ تم وجہ بتاؤ۔ کیا تھا وہاں۔ جس کے لئے تمہیں اس قدر سخت اقدام کرنا پڑا۔ اوور" ـــــ چیف باس نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا

" باس۔ آپ کے لئے خوشخبری ہے۔ اس کوٹھی میں پاکیشیا کا علی عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اور میں نے پوری کوٹھی ہی بموں سے اڑا دی ہے۔ اس طرح وہ یقینی طور پر ہلاک ہو چکے ہیں اوور" مادام لزا نے کہا۔

" عمران اور اس کے ساتھی۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا اوور" ـــــ اس بار چیف باس کے لہجے میں حیرت تھی اور مادام لزا بے اختیار مسکرا دی۔

" باس۔ آپ نے تو اس عمران سے رابطہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔ لیکن میں ایسے آدمی سے بات کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے پرنسنر جینٹ بن کر فون پر اسے ہوٹل میں کال کیا۔ تو باس وہ آدمی واقعی انتہائی خطرناک حد تک باخبر نکلا۔ اس نے فوراً پہچان لیا۔ کہ میں

پرنسنر جینٹ نہیں بلکہ مادام لزا بول رہی ہوں اور ہمارے سیکشن کا کوڈ نشان فلائنگ سپیرو ہے۔ اس نے بات بھی انتہائی بدتمیزی سے کی۔ جس پر مجھے غصہ آگیا۔ میرے سیکشن کے افراد ہوٹل رین بو میں موجود تھے۔ چنانچہ میں نے انہیں فوری طور پر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے قتل کا حکم دے دیا۔ لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ وہ لوگ فوری طور پر ہوٹل سے غائب ہوگئے ہیں۔ میں نے ان کی تلاش کا حکم دے دیا۔ میرے آدمی روقن نے انہیں چیک کر لیا۔ اور پھر ان کی نگرانی کرتے ہوئے وہ فراسکو کالونی کی اس کوٹھی تک پہنچ گیا جہاں یہ لوگ جا کر رہے تھے۔ چنانچہ روقن نے وہاں سے مجھے اطلاع دی۔ تو میں ڈیانو اور مسلح افراد کو لے کر وہاں پہنچی۔ روقن نے مجھے بتایا کہ وہ لوگ کوٹھی کے اندر ہیں تو میں نے ڈیانو کو حملے کا حکم دے دیا اور کوٹھی کو بموں سے اڑا دیا گیا۔ اور پھر پولیس کے سائرن سننے کے بعد فوراً وہاں سے چلے آئے۔ اب ہم پروگرام بنا رہے تھے۔ کہ پولیس سے لاشیں حاصل کر کے کارلائل کے ذریعے آپ تک پہنچائی جائیں کہ آپ کی کال آگئی" ـــــ مادام لزا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم انتہائی احمق عورت ہو مادام لزا۔ جب میں نے تمہیں منع کر دیا تھا کہ تم نے ان سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا تو تم نے اس قدر احمقانہ اقدام کیوں کئے ہیں۔ میں نے ان کی وجہ سے کارلائل جیسے آدمی کو بھی اس کے خاص ہیڈ کوارٹر تک پابند کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ لوگ حد درجہ خطرناک اور شاطر ہیں۔ جس کوٹھی پر تم نے بموں کی بارش کی ہے۔ اس کے اندر سے چڑیا کے بچے کی لاش بھی نہیں ملی۔ تم کہہ رہی ہوگی

ان کی لاشیں اندر ہوں گی اوور" ـــــ چیف باس نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے باس۔ روقن انتہائی با اعتماد آدمی ہے اور وہ اس وقت میرے سامنے بیٹھا ہے۔ ریڈ سے پہلے اس نے مجھے بتایا کہ ایک عورت اور چار مرد اندر موجود ہیں اوور" ـــــ مادام لزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پولیس نے پوری کوٹھی چیک کی ہے۔ وہاں کوئی لاش نہیں تھی۔ روقن سے میں واقف ہوں۔ وہ غلط بیانی کرنے والا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں تمہاری آمد کا علم ہو گیا اور وہ بم فائر ہونے سے پہلے ہی خاموشی سے وہاں سے نکل گئے۔ اس سے تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ وہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں۔ اب تم ایسا کرو کہ فوری طور پر خود بھی انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہارے ذریعے کارلائل اور پھر کارلائل کے ذریعے مجھ تک نہ پہنچ جائیں اوور" چیف باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" ـــــ مادام لزا نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر واپس اس نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔ جس نے وہ لا کر مادام لزا کو دیا تھا۔ اور جو کال کے دوران وہیں کھڑا رہا تھا۔ نوجوان ٹرانسمیٹر لے کر تیزی سے واپس چلا گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے روقن تم نے صحیح نگرانی نہیں کی۔ یہ سب تمہاری کوتاہی کا نتیجہ ہے" ـــــ مادام لزا اس

نوجوان کے باہر جانے پر کرسی پر بیٹھے ہوئے روقن پر الٹ پڑی۔

"اگر تم جیسی عورتیں اتنی آسانی سے عمران پر ہاتھ ڈال سکتیں تو عمران اب تک کنوارہ کیوں پھر رہا ہوتا" ـــــ روقن نے یک لخت بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"گگ ـــ گگ ـــ کیا ـــ کون ہو تم۔ تم ـــ تم عمران۔ بالکل وہی آواز۔ مم ـــ مم ـــ مگر......" مادام لزا نے انتہائی حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران کا نام سن کر ڈیا نے جو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ مگر دوسرے لمحے ٹھک سی آواز کے ساتھ ہی ڈیا نو چیختا ہوا واپس کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت الٹ کر پیچھے لڑھک گیا۔ مادام لزا کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ اب روقن کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"تم ـــ تم ـــ تم واقعی عمران ہو۔ اوہ۔ اوہ......" مادام لزا نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بیک وقت حیرت اور خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکی تھی۔

ٹرڈمین ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ اور پھر اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن اچانک اور بلندی سے گرنے کی وجہ سے اس کے جسم کا توازن فوری طور پر اس کے کنٹرول میں نہ آ رہا تھا۔ ادھر چاروں خوف ناک، وحشی اور آدم خور کتوں نے اس کے زمین پر گرتے ہی وحشیانہ انداز میں بھونکتے ہوئے اس پر چھلانگیں لگا دیں۔ چونکہ ان سب کا ٹارگٹ ٹرڈمین تھا۔ ٹرڈمین نے انہیں اپنے آپ پر حملہ آور ہوتے دیکھ کر اور تو کچھ نہ سوچا۔ وہ تیزی سے زمین پر رول ہوتا ہوا آگے کی طرف ہو گیا۔ اور کتے وحشیانہ انداز میں پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرائے اور ایک کتا جیسے ہی ٹکرا کر چیختا ہوا ٹرڈمین کے قریب آ کر گرا۔ ٹرڈمین نے جو اس دوران اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ جھپٹ کر اس کی پچھلی دو ٹانگیں پکڑیں۔ اور دوسرے لمحے اس نے اسے ان دونوں ٹانگوں

کی مدد سے پوری قوت سے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے سر کے گرد پوری قوت سے گھمانا شروع کر دیا۔ خوف ناک کتے کے حلق سے چیخیں نکلنے لگی تھیں۔ اور اس کے گھومتے ہوئے جسم سے ٹکرا کر کچھ کتے تو دور جا گرے اور باقی تیزی سے پیچھے ہٹ کر اور زیادہ خوف ناک انداز میں بھونکنے لگے۔ ٹرڈمین کتے کو گھماتے گھماتے اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے گھما کر اس کی ٹانگیں چھوڑ دیں۔ اور اس کے ہاتھوں میں موجود کتا لمبی آواز میں چیختا ہوا فضا میں اڑتا دونوں باڑوں کے اوپر سے گزرتا ہوا دور زمین پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ ٹرڈمین نے جیسے ہی اس کتے کی ٹانگوں کو چھوڑا تھا۔ باقی کتے بھی اپنے ساتھی کو چیختے ہوئے فضا میں اڑتا دیکھنے لگے ہی تھے کہ ٹرڈمین نے یک لخت جھپٹ کر ایک اور کتے کی دونوں ٹانگیں پکڑ لیں۔ اس کتے نے تیزی سے مڑ کر اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اور دوسرے دو بھی ٹرڈمین پر لپکنے لگے۔ لیکن ٹرڈمین نے اپنا ایک گھٹنا زمین پر رکھ کر اُسے پوری قوت سے اپنے سر پر گھمانا شروع کر دیا۔ اور چونکہ وہ گھٹنے کے بل بیٹھا ہوا تھا اس لئے اس کے سر پر گھومتا اور چیختا ہوا کتے کا جسم دوسرے دو کتوں کو قریب نہ آنے دے رہا تھا۔ اسی لمحے ٹرڈمین ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا اور پھر اس نے بیک وقت دو کام کئے۔ ایک تو اس نے ہاتھوں میں موجود کتے کو پہلے کتے کی طرح پوری قوت سے خاردار تاروں کی باڑ سے دوسری طرف اچھال دیا اور ساتھ ہی اس نے اچھل کر پوری قوت سے ایک کتے کے پیٹ پر زوردار لات ماری اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کتا جس کے پیٹ پر لات لگی تھی۔ اچھل کر خاردار تار کی باڑ سے کسی گیند کی طرح ٹکرایا۔ ٹرڈمین چونکہ

لات مارنے کے لئے اچھلا تھا اور ساتھ ہی وہ ایک کتے کو گھما بھی رہا تھا۔ اس لئے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ اور اس کا جسم کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا زمین پر جا گرا۔ اور اسی لمحے دوسرے کتے نے وحشیانہ انداز میں اس پر چھلانگ لگا دی۔ اور اس بار وہ بھیڑیئے سے بھی بڑا خونخوار سیاہ کتا اس پر چھا گیا۔ کتے نے پوری قوت سے ٹرومین کے گلے کو دانتوں سے چبانے کی کوشش کی۔ لیکن ٹرومین نے یک لخت ہاتھوں اور گھٹنے موڑ کر پوری قوت سے اسے ضرب لگائی اور کتا چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا۔ البتہ ٹرومین کے جسم پر کتے کے پنجوں کی وجہ سے جگہ جگہ سے خون نکلنے لگ گیا تھا۔ اس کتے کو اچھالتے ہی ٹرومین نے یک لخت بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلا بازی کھائی۔ اور اس قلا بازی کی وجہ سے ہی وہ اس پہلے کتے کے حملے سے بال بال بچ گیا۔ جسے اس نے لات کی ضرب سے خاردار تاروں میں دے مارا تھا۔ اور وہ کتا عین اس جگہ ایک دھماکے سے آن گرا۔ جہاں ایک لمحہ پہلے ٹرومین موجود تھا۔ قلا بازی کھا کر ٹرومین جیسے ہی اٹھ کر کھڑا ہوا۔ دوسرے کتے نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور اس بار وہ کتا اس قدر طاقت سے آ کر ٹرومین سے ٹکرایا تھا۔ کہ ٹرومین چیختا ہوا ایک دھماکے سے نیچے جا گرا اور کتے کے خوفناک دانت ٹرومین کی گردن پر جم گئے۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے تو ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی گردن کو سینکڑوں تیز آروں سے کاٹا جا رہا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں جیسے وحشت کی چادر سی پھیلتی چلی گئی اور اس کے دونوں ہاتھ

بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے گھوم گیا۔ اب کتا نیچے اور ٹرومین اس کے اوپر تھا۔ اچانک جھٹکے کی وجہ سے ٹرومین کی گردن بھی کتے کے دانتوں سے نکل آئی تھی۔ گردن آزاد ہوتے ہی ٹرومین یک لخت فضا میں اچھلا اور پہلو کے بل دوسری طرف گرا ہی تھا کہ دوسرا کتا نیچے والے کتے پر پوری قوت سے آ گرا۔ اور پھر وہ دونوں ہی چیختے ہوئے پہلو کے بل گرے۔ ٹرومین ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا۔ اور اٹھتے ہوئے اس کے ہاتھوں میں اوپر آ گرنے والے کتے کی ٹانگیں آ گئیں اور دوسرے لمحے ٹرومین نے وحشیانہ انداز میں چیختے ہوئے اس کتے کو سر سے بلند کر کے پوری قوت سے اس طرح زمین پر دے مارا۔ کہ جیسے دھوبی کپڑے کو پتھر پر پٹختے ہیں۔ اور کتے کے حلق سے خوف ناک چیخ نکلی۔ وہ کتا جس نے ٹرومین کی گردن پر دانت جمائے تھے اس نے ایک بار پھر اچھل کر ٹرومین پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ٹرومین اچھل کر ایک طرف ہٹا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کتے کو اٹھا کر پوری قوت سے حملہ آور کتے پر دے مارا۔ دونوں کتوں کے حلق سے خوف ناک غراہٹ اور چیخیں نکلیں۔ پھر تو جیسے ٹرومین پر پاگل پن کا دورہ پڑ گیا۔ اس کے ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت کر رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد دونوں کتوں کے جسموں کے ٹکڑے اڑ چکے تھے۔ وہ خوف ناک، وحشی اور آدم خور کتے ہلاک ہو چکے تھے۔ جب کہ دو کتے وہ پہلے ہی باڑ کی دوسری طرف پھینک چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرومین بری طرح ہانپتا ہوا زمین پر لیٹ گیا۔

اس کی گردن اور جسم کے ان حصوں سے جہاں جہاں کتے کے خوفناک پنجے
اور دانت لگے تھے مسلسل خون نکل رہا تھا۔ ٹرومین کو یوں محسوس ہو رہا
تھا جیسے اس نے کوئی قیامت خیز جنگ لڑی ہو۔ اس کے پورے
جسم میں اس وقت آگ سی آگ دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ذہن
میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اسی لمحے اسے دور سے کتوں کے
بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ آوازیں اس طرف سے نہ آ رہی
تھیں۔ جدھر اس نے پہلے کتوں کو اچھالا تھا۔ بلکہ یہ اس سمت سے آ
رہی تھیں جدھر وہ بلڈنگ تھی۔ ان آوازوں کو سنتے ہی ٹرومین یکلخت
اچھل کر کھڑا ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس نے مڑ کر جب اس عمارت
والی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں خوف سے پھیلنے لگیں۔ کیونکہ اس
طرف والی خاردار تار کی باڑ کا درمیانی حصہ غائب ہو چکا تھا اور
وہ خونخوار کتے جو بلڈنگ کے باہر موجود تھے۔ اور جن کی تعداد آٹھ دس
تھی۔ انتہائی خوفناک انداز میں بھونکتے ہوئے اس حصے میں داخل
ہو رہے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ کارلائل نے جب یہ دیکھا کہ
ٹرومین نے ان آدم خور کتوں کو شکست دے دی ہے تو اس
نے بلڈنگ والے کتوں کو ٹرومین پر چھوڑ دیا تھا۔ جن کتوں کو ٹرومین
نے باڑ کی دوسری طرف اچھالا تھا۔ ان میں ایک کتا تو نیچے گرنے
کے بعد اٹھ ہی نہ سکا تھا۔ اس کی شاید ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔
جب کہ دوسرا کتا نیچے گر کر پاگلوں کے سے انداز میں ٹرومین کی
طرف دوڑا تھا اور نتیجہ یہ کہ وہ پوری قوت سے خاردار تار سے
ٹکرایا اور پھر اس میں پھنس گیا تھا۔ اور کچھ اس انداز میں اس کی

اگلی دونوں ٹانگیں اس کے اندر پھنسی تھیں کہ وہ باوجود کوشش کے
اپنے آپ کو چھڑانے میں کامیاب نہ ہو رہا تھا۔ آٹھ دس اور خونخوار
کتوں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے تو ٹرومین کا ذہن
بھک سے اڑ گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور ———
——— بھاگتا ہوا خاردار تار کے مخالف سمت میں گیا۔ اور
پھر کافی فاصلے پر رک کر وہ مڑا اور ایک بار پھر وہ اپنی پوری قوت
سے اس خاردار تار کی باڑ کی طرف بھاگنے لگا۔ عمارت کی طرف سے
آنے والے کتے اپنی پوری رفتار سے بھاگتے ہوئے ٹرومین کی
طرف آ رہے تھے۔ لیکن چونکہ میدان کافی وسیع تھا۔ اس لئے وہ
ابھی ٹرومین سے کافی دور تھے کہ یک لخت دوڑتے دوڑتے ٹرومین
کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اچھلا۔ اس نے واقعی اپنی پوری
قوت سے چھلانگ لگائی تھی۔ دوسرے لمحے وہ خاردار تار کے اوپر
سے گزرتا ہوا دوسری طرف کافی فاصلے پر زمین پر گرنے ہی لگا تھا
کہ یک لخت اس کے جسم نے فضا میں ہی قلابازی کھائی اور قلابازی
کھا کر جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے وہ پیراٹروپنگ کے انداز
میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ ان نئے آنے والے
کتوں سے محفوظ ہو چکا تھا۔ دوڑتے دوڑتے جب اس نے رکنے
کی کوشش کی۔ وہ زمین پر گرا۔ اور پھر دور تک لڑھکتا چلا گیا۔
وہ اس بری طرح ہانپ رہا تھا کہ جیسے ابھی اس کا دل سینہ پھاڑ کر
باہر نکل آئے گا۔ زخموں سے مسلسل خون رس رہا تھا۔ اور اس کے
ساتھ ساتھ زخموں میں اس طرح تکلیف ہو رہی تھی جیسے کسی نے

ان میں مرچیں بھر دی ہوں۔ ایک لحاظ سے اس کا پورا جسم ہی زخموں سے پُر تھا۔ پشت پر خاردار تاروں کے کانٹوں نے بے شمار زخم ڈال دیئے تھے۔ سامنے پیٹ اور کاندھوں پر کتے کے پنجوں کے زخم تھے۔ اور گردن پر کتے کے خوف ناک دانتوں نے زخموں کی ایک قطار سی بنا دی تھی۔ لیکن اُسے بہرحال یہ اطمینان ضرور تھا کہ وہ ان نئے آنے والے خوف ناک کتوں کی دست بُرد سے بچ نکلا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے اس بار اس کے بچ نکلنے کے ایک فی صد بھی امکانات موجود نہ تھے۔

کتے اب خاردار تار کی باڑ کی دوسری طرف کھڑے مسلسل بھونک رہے تھے۔ اور ان کے بھونکنے کی آوازوں سے پورا میدان گونج رہا تھا۔ تاروں میں پھنسا ہوا کتا اب بے دم ہو کر ویسے ہی اس کے اندر پھنسا ہوا رہ گیا تھا۔

ٹرومین سوچ رہا تھا کہ وہ اس بدصورت کارلائل سے ایسا انتقام لے گا کہ اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی۔ اس شخص نے واقعی سفاکی کی انتہا کر دی تھی کہ اُسے زندہ ان آدم خور کتوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے لئے ابھی وقت چاہیئے تھا۔ پہلے اُسے اپنے آپ کو سنبھالنا تھا۔ ورنہ اگر اسی طرح اس کے جسم سے خون بہتا رہتا تو یقیناً وہ کمزوری کی وجہ سے ہی ہلاک ہو جاتا۔ چنانچہ اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر اٹھ کر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ کیونکہ کچھ دور اُسے درختوں کا ایک جھنڈ نظر آ رہا تھا۔ جس کے ساتھ ہی پانی کا عکس بھی محسوس ہو رہا تھا۔ شاید کوئی تالاب یا چشمہ تھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ اس

جھنڈ تک پہنچا تو یہ دیکھ کر اُسے واقعی خاصی مسرت ہوئی کہ وہاں واقعی پانی سے بھرا ہوا ایک گڑھا موجود تھا۔ وہ تیزی سے اس گڑھے میں اترتا چلا گیا۔ تاکہ زخموں سے بہتا ہوا خون بند ہو سکے۔

پانی میں اترتے ہی اس کے جسم میں بھری ہوئی آگ تیزی سے ٹھنڈی ہوتی چلی گئی۔ اس نے پانی سے زخموں کو دھونا شروع کر دیا۔ لیکن اُسی لمحے اُسے دور سے سرسراہٹ کی تیز آواز سنائی دی۔ اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اور پھر اس کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔ اس نے دور خاردار تار کے ایک حصے کو زمین میں غائب ہوتے دیکھا۔ یہ سرسر کی تیز آواز اس خاردار تار کے اس حصے کے زمین میں اترنے کی وجہ سے آ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اُسے کارلائل نظر آیا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔ اور اس نے دو انتہائی خوف ناک بھورے رنگ کے کتوں کی رسیاں پکڑی ہوئی تھیں۔ یہ کتے ان پہلے والے سیاہ کتوں سے بھی قد میں بڑے اور بھاری بھرکم تھے۔ ان کے منہ شیر کی طرح چوڑے تھے۔ اور آنکھیں خوف ناک انداز میں چمک رہی تھیں۔ اور انہیں دیکھتے ہی ٹرومین پہچان گیا کہ یہ دنیا کے سب سے خوف ناک کتے آسٹروکان نسل کے کتے ہیں۔ جنہیں جنگلی شیروں سے بھی زیادہ خطرناک سمجھا جاتا تھا۔ یہ کتے آسٹریلیا کے انتہائی گھنے جنگلوں میں پائے جاتے تھے۔ اور کہا جاتا تھا کہ ان کی طاقت اور وحشت سے شیر بھی ڈرتے ہیں۔ اور کارلائل اب ان کتوں کو ٹرومین کے خاتمے کے لئے لا رہا تھا۔ ٹرومین تیزی سے پانی سے باہر نکلا اور دوڑتا ہوا ایک

درخت کی طرف بڑھ گیا۔ اور وہ کسی بندر کی سی تیزی سے اس گھنے درخت پر چڑھتا گیا۔ گو اُسے معلوم تھا کہ اس طرح نہ ہی وہ ان خوف ناک کتوں سے بچ سکتا ہے۔ اور نہ کارلائل کی مشین گن کی زد سے۔ لیکن اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر اس نے فوری طور پر اپنے آپ کو بچانے کی کوئی ترکیب نہ سوچی تو اس بار وہ ان انتہائی خونخوار آسٹرڈ کانی کتوں سے نہ بچ سکے گا۔ کارلائل جس جگہ سے خاردار تار کو عبور کر رہا تھا۔ وہ کافی دور تھی۔ اس لئے ٹرومین کو معلوم تھا کہ اُسے یہاں تک پہنچنے میں کچھ وقت لگ جائے گا۔ اور وہ اس وقت سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ درخت پر چڑھ کر اس نے چھلانگ لگائی اور پھر ٹارزن کے انداز میں وہ دوسرے درخت پر پہنچ گیا۔ چونکہ اس کے جسم پر اس وقت صرف انڈرویئر تھا۔ اس لئے واقعی وہ اس وقت اپنے آپ کو ٹارزن ہی محسوس کر رہا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ آسٹرڈ کانی کتے مخصوص بُو کے پیچھے سینکڑوں میلوں تک دوڑتے رہتے ہیں۔ اور کسی صورت بھی اپنے شکار کو نہیں چھوڑتے۔ اس لئے وہ درخت سے درخت پر چڑھ کر آگے بڑھ رہا تھا۔ تاکہ کتے اس کی بُو نہ پا سکیں اُسے معلوم تھا کہ کارلائل نے اس کا لباس یا جوتے جو اس نے اتار لئے تھے۔ ان خوف ناک کتوں کو سونگھائے ہوں گے۔ دس بارہ درختوں کو پھلانگنے کے بعد وہ درختوں کے اس جھنڈ کے آخر تک پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی اُسے ایک وسیع جھیل دور تک جاتی دکھائی دی۔ اس نے اونچے درخت سے ہی چھلانگ لگائی۔

اور دوسرے لمحے اس کا جسم تیر کی طرح فضا میں اڑتا ہوا سیدھا جھیل میں جا گرا۔ اور وہ پانی کے اندر سیدھا تہہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جھیل کی گہرائی اس کی توقع سے بھی کہیں زیادہ تھی۔ اس کا جسم تہہ تک پہنچنے سے ہی پہلے پہنچ جانے سے رک گیا۔ اس نے سانس روک رکھا تھا۔ اس لئے سانس لینے کے لئے وہ تیزی سے اوپر سطح کی طرف چڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے سطح سے سر باہر نکالا۔ تو اسے کتوں کے خوف ناک انداز میں بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ آوازیں درختوں کے اس جھنڈ کے قریب سے ہی آ رہی تھیں آوازوں سے احساس ہو رہا تھا کہ کتے اس جھنڈ میں رکے کھڑے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مشین گن چلنے کی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ ان کتوں اور کارلائل دونوں کو ڈاج دینے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ کارلائل یہی سمجھ رہا ہے کہ وہ اس جھنڈ کے کسی گھنے درخت میں چھپا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ نیچے زمین پر اترا نہ تھا۔ اس لئے کتے بھی اس درخت کے قریب رکے کھڑے بھونک رہے ہوں گے جس پر وہ پہلے چڑھا تھا۔ ٹرومین تیزی سے تیرتا ہوا جھیل میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور جب وہ تقریباً اس جگہ کے قریب پہنچ گیا جہاں سے خاردار تار کی باڑ کا غائب شدہ حصہ قریب تھا۔ تو وہ جھیل سے نکلا۔ اور جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا ہموار ڈھلوان پر اوپر چڑھتا گیا۔ پانی کی وجہ سے اس کے پیر پھسل رہے تھے۔ لیکن جلد ہی پانی خشک ہو گیا۔ اور چند لمحوں بعد ٹرومین اس جگہ پہنچ گیا۔ اب چونکہ وہ جھنڈ سے نظر آ سکتا تھا جہاں اب بھی کتوں کے بھونکنے اور مشین گن ؟ کی آوازیں

سنائی دے رہی تھیں۔ وہ زمین پر لیٹ کر کرالنگ کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا گیا تاکہ جھنڈ میں موجود کارلائل اُسے چیک نہ کر سکے۔ اور چند لمحوں بعد وہ خاردار تار کے اندر اس حصے میں پہنچ چکا تھا جہاں وہ عمارت موجود تھی۔ عمارت کے گرد موجود کتے اس حصے میں بھاگتے ہوئے مسلسل بھونک رہے تھے۔ جس حصے میں ٹرد مین نے سیاہ خوفناک کتوں سے جان لیوا جنگ لڑی تھی۔ اس لئے یہاں کوئی کتا موجود نہ تھا۔ ٹرد مین بے تحاشا دوڑتا ہوا عمارت کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد وہ صحیح سلامت عمارت میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ عمارت خاصی بڑی تھی۔ اور ٹرد مین یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عمارت میں ایک بھی آدمی موجود نہ تھا۔ اس کے زخموں سے خون رسنا بند ہو گیا تھا۔ پوری عمارت کا دوڑ کر جائزہ لینے کے بعد ٹرد مین نے آخر کار ایک تہہ خانہ تلاش کر لیا۔ جہاں میڈیکل باکس بھی موجود تھا۔ لباس بھی اور اسلحہ بھی۔ اس نے تہہ خانے کا راستہ اندر سے لاک کر دیا تاکہ کارلائل اندر نہ آ سکے۔ اس نے میڈیکل باکس سے زخموں کو مندمل کرنے والا مرہم نکال کر زخموں پر لگایا اور پھر چست لباس پہن لیا۔ پھر اس نے ایک مشین پسٹل میں میگزین بھرا اور جیب میں ڈال کر اس نے الماری سے ایک تیز دھار خنجر بھی نکال لیا۔ اور پھر تہہ خانے کا لاک کھول کر [illegible] انداز میں سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا ہی تھا کہ اُسے دور سے ایسی آواز سنائی دی جیسے ٹرانسمیٹر کی کال آ رہی ہو۔ پھر ایک آواز سنائی دی۔ اور ٹرد مین بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ آواز کارلائل کی نہ [illegible] یہ کوئی دوسرا آدمی تھا۔ ٹرد مین کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات

ابھر آئے۔ کیونکہ وہ پہلے پوری عمارت کا جائزہ لے چکا تھا۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ اور اب کوئی آدمی ٹرانسمیٹر کال کر رہا تھا۔

"یس۔ چیف باس اٹنڈنگ یو اوور" ـــــ وہی بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔ اور ٹرد مین کے ہونٹ بھنچ گئے۔ چیف باس کے الفاظ ہتھوڑے کی طرح اس کے سر پر لگے تھے۔ اس کا تو مطلب تھا کہ بگ باس کا چیف باس بھی اسی عمارت میں رہتا ہے۔ وہ راہداری میں آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر ایک دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور آواز اسی کمرے سے آ رہی تھی وہ ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے خاموش کھڑا رہا۔ البتہ اس نے اس چیف باس کو دیکھنے کے لئے ذرا سا سر آگے کیا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر پیچھے ہٹا جیسے اُسے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگا ہو۔ اور حقیقتاً اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا تھا۔ یہ کارلائل تھا۔ جو کرسی پر بیٹھا ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا تھا۔ دروازے کی طرف اس کی سائیڈ تھی۔ میز پر ایک مخصوص ساخت کا بڑا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ جس پر دو مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔

"ہونہہ۔ تو کارلائل ہی بگ باس کا چیف باس ہے" ـــــ ٹرد مین نے ہونٹ چباتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور حقیقتاً اُسے یہ معلوم کر کے اس قدر مسرت ہوئی تھی کہ اب تک ہونے والی ساری جان لیوا جدوجہد کی کوفت اس کے ذہن سے صاف ہو گئی تھی۔ ٹرانسمیٹر پر کوئی راجر نامی آدمی رپورٹ دے رہا تھا۔ کہ مادام لزا کے گروپ نے [illegible] کالونی کی کسی کوٹھی پر [illegible] ہیں۔

اور وہ پولیس کے آنے سے پہلے چلے گئے ہیں ۔ البتہ پولیس کو کوٹھی سے کوئی لاش نہیں ملی ہے ۔ کارلائل چیف باس کے لہجے میں اس سے پوچھ گچھ کرتا رہا کہ اُسے کس طرح یہ معلوم ہوا کہ یہ کارروائی مادام لزا گروپ کی ہے تو اس نے بتایا کہ اس نے کار دوں پہ فلائنگ سپیرو کا مخصوص نشان خود دیکھا تھا۔ کارلائل نے ٹرانسمیٹر آف کیا ۔ اور ٹرومین نے سر آگے کر کے دیکھا۔ تو وہ اس پہ کوئی اور فریکوینسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کا رابطہ کسی مادام لزا سے ہو گیا۔ اور پھر جو بات چیت ہوئی اس۔نے ٹرومین کو بُری طرح چونکا دیا تھا ۔کیونکہ اس گفتگو سے معلوم ہوا کہ یہ مادام لزا جو بگ باس کے کسی سیکشن کی انچارج تھی اس نے اس فراسکو کالونی کی کوٹھی پہ اس لئے بموں کی بارش کر دی تھی کہ اُسے کسی روتن نے اطلاع دی تھی کہ اس کوٹھی میں پاکیشیا کا علی عمران ، اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ لیکن اس کارلائل کو راجر کی طرف سے ملنے والی اطلاع کے مطابق اس کوٹھی سے کسی کی لاش نہ ملی تھی۔ اور کارلائل نے چیف باس کے روپ میں اس مادام لزا کو سختی سے جھاڑنے کے بعد اُسے منع کر دیا تھا ۔کہ وہ کسی طور بھی اس معاملے میں ملوث نہ ہو۔ اس بات چیت میں اس نے کارلائل کا حوالہ بھی دیا تھا ۔ اور اب ٹرومین ساری بات سمجھ گیا تھا ۔کہ اس کارلائل نے ڈبل سیٹ اپ کر رکھا ہے۔ وہ بگ باس کے ایک سیکشن کا بطور کارلائل انچارج بھی ہے اور بطور چیف باس وہ بگ باس کا چیف بھی ہے ۔ اور اس کی اس حیثیت سے کوئی واقف نہیں ہے ۔

" پاگل عورت ۔خواہ مخواہ جذباتی ہو کر ان لوگوں سے الجھ پڑی ہے ۔

وہ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے " ــــــ ٹرانسمیٹر آف کرنے کے بعد کارلائل نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی گھسٹنے کی آواز سنائی دی ۔ اور ٹرومین سمجھ گیا کہ کارلائل کرسی سے اٹھ رہا ہے ۔ اس کے بعد قدموں کی آواز دروازے کی طرف آتی سنائی دی تو ٹرومین نے مشین پسٹل کو نال سے پکڑا اور دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا ۔ دوسرے لمحے کارلائل جیسے ہی دروازے سے باہر آ کر ٹرومین کی مخالف سمت میں جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ ٹرومین کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور مشین پسٹل کا بھاری دستہ کارلائل کی کھوپڑی پہ پوری قوت سے پڑا ۔ کارلائل چیخ مار کر اوندھے منہ نیچے گرا۔ اور اس نے نیچے گرتے ہی اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی ہی تھی کہ ٹرومین کی لات گھومی اور اس کے پیروں میں موجود کارلائل کے جوتے کی ٹو پوری قوت سے کارلائل کی کنپٹی پہ پڑی ۔ اور دوسرے لمحے کارلائل چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ ٹرومین نے جھک کر اس کے دونوں بازو عقب میں کئے اور جیب سے کلپ ہتھکڑی نکال کر اس نے کارلائل کی کلائیوں میں ڈال کر کلپ دبا کر دیا۔ یہ ہتھکڑی وہ اُسی الماری سے اٹھا لایا تھا جہاں سے اس نے اسلحہ۔ لباس اور جوتے اٹھائے تھے ۔اب کارلائل بے بس ہو چکا تھا ۔ ٹرومین نے کارلائل کو سیدھا کیا اور پھر اُسے اٹھا کر اس نے کاندھے پہ لادا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ جس میں اس نے راڈز والی کرسیاں اور تشدد کا جدید اور قدیم سامان دیکھا تھا ۔ بے ہوش کارلائل کو اس نے اس کرسی پہ بٹھا کر

آتے راڈز سے ٹکرایا۔ اور پھر مڑ کر اس کمرے سے باہر آگیا۔ اب چونکہ اس کارلائل کی حیثیت کچھ اور ہو گئی تھی۔ اس لئے اب ٹرومین اس عمارت کے ہر حصے کی پوری طرح تلاشی لینا چاہتا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ اس ٹیپ کے متعلق وہ یہاں کچھ نہ کچھ پالے گا۔ اس تلاشی کے دوران وہ ایک کمرے میں پہنچا۔ جو اپنی ساخت کے لحاظ سے مشین روم نظر آرہا تھا۔ اس میں دس کے قریب عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں۔ وہ انہیں چیک کرتا رہا۔ اور پھر اُسے معلوم ہو گیا کہ انہی مشینوں کے ذریعے کارلائل خاردار تاروں کو غائب کرنے اور دوبارہ نمودار کرنے کتوں کو آزاد کرنے اور مشین میں موجود سکرینوں سے وہ اس میدان اور اس عمارت کے چاروں طرف کے علاقوں کو چیک کرتا رہا تھا۔ لیکن پوری عمارت کی تلاشی کے باوجود اُسے کوئی ایسا مواد نہ مل سکا جس سے اُسے پتہ چل سکتا کہ پاکیشیا سے لائی گئی ٹیپ کہاں موجود ہے۔ یا کہاں بھیج دی گئی ہے۔ چنانچہ اب اس کے سوا اور کوئی دوسری صورت نہ تھی کہ وہ کارلائل سے پوچھ گچھ کرے۔ چنانچہ وہ جب واپس اس کمرے میں پہنچا جہاں وہ کارلائل کو کرسی پر بند کر کے آیا تھا کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں لگاتار ایٹم بموں کے دھماکے ہوتے چلے جارہے ہوں۔ کیونکہ وہ کرسی جس پر وہ کارلائل کو بٹھا کر گیا تھا۔ غائب تھی۔ نہ ہی وہاں وہ کرسی تھی اور نہ کارلائل۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا اور ٹرومین پھٹی پھٹی آنکھوں سے کمرے کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اُسے اپنی آنکھوں

پر یقین نہ آرہا ہو۔ لیکن حقیقت بہرحال حقیقت ہی تھی۔

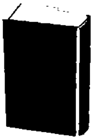

مادام لزا کے خوف اور حیرت سے بے ہوش ہوتے ہی عمران تیزی سے مڑا اور اس نے سب سے پہلے کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کی چٹخنی چڑھا دی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ وہ اس وقت مادام لزا کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے۔ جہاں نجانے کتنے مسلح اور تربیت یافتہ افراد موجود ہوں گے۔ عمران ہوٹل رین بو کو چھوڑ کر جیسے ہی فراسکو کالونی کی کوٹھی گیا تھا۔ اس نے روڈی کو اپنے تعاقب میں مارک کر لیا تھا۔ پھر روڈی کو پکڑنے اور اُسے کوٹھی میں لے جا کر اس پر تشدد کرنے کے بعد اُسے ساری صورت حال کا علم ہو گیا تھا چنانچہ اس نے اس روڈی کے ذریعے ہی مادام لزا کو ٹریپ کرنے کا پروگرام بنایا اور پھر روڈی کی جگہ اس نے خود لے لی۔ اس کے بعد اُسی کے کہنے پر مادام لزا نے اپنے سیکشن سمیت فراسکو کالونی کی کوٹھی کو موں

سے اڑا دیا تھا۔ حالانکہ عمران اپنے ساتھیوں کو پہلے ہی وہاں سے ایک اور جگہ شفٹ کر چکا تھا۔ اور اس کے بعد روقن کے میک اپ میں ہی وہ اس گروپ کے پیچھے کار چلاتا ان کے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اور یہاں ٹرانسمیٹر پر چونکہ چیف باس اور مادام لزا کے درمیان گفتگو اس کے سامنے ہوئی تھی۔ اس لئے اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ ٹیپ اس چیف باس تک پہنچ چکا ہے۔ اور چیف باس کے بارے میں کارلائل جانتا ہے۔ اور چیف باس کو خطرہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی مادام لزا کے ذریعے کارلائل اور کارلائل کے ذریعے چیف باس تک نہ پہنچ جائیں اور اسی لائن آف ایکشن کی تلاش عمران کو بھی تھی۔ چنانچہ دروازہ بند کر کے وہ کرسی پر بے ہوش پڑی مادام لزا کی طرف بڑھا۔ وہ اُسے ہوش میں لا کر اس سے کارلائل کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ مادام لزا تک پہنچتا۔ عقب میں بند دروازے پر دستک ہوئی تو عمران بے اختیار چونک کر مڑا۔

"کون ہے" ——— اس کے حلق سے مادام لزا جیسی آواز نکلی۔

"مادام ——— دروازہ کھولیے۔ میں روڈنی ہوں" ——— دروازے کی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"روقن۔ دروازہ کھول دو" ——— عمران نے مادام لزا کی آواز میں کہا۔ اور پھر ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور پکڑے وہ بھاری قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چٹخنی کھولی اور دروازہ ایک جھٹکے سے کھول کر ایک طرف ہٹا۔ دروازے پر ایک لمبے قد

اور بھاری جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور سائیلنسر کی نال پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑی اور وہ نوجوان چیختا ہوا اچھل کر آگے فرش پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی لات گھومی۔ اور ایک اور چیخ کے بعد وہ نوجوان ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران اس بار دروازہ بند کرنے کی بجائے تیزی سے مڑ کر مادام لزا کی طرف بڑھا۔ اس نے جھٹکے سے اُسے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اب اس نے یہی فیصلہ کیا تھا۔ کہ وہ مادام لزا کو یہاں سے نکال کر لے جائے۔ ورنہ یہاں ظاہر ہے مداخلت بہرحال جاری رہنی تھی۔ راہداری سے گزرتے ہوئے وہ جب برآمدے میں پہنچا تو اس نے وہاں چار مسلح افراد کو کھڑے دیکھا وہ اپنی چیف کو روقن کے کاندھے پر لدا دیکھ کر چونکے ہی تھے کہ عمران نے دوسرے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے ریوالور کا ٹریگر دبایا اور چند لمحوں بعد ہی وہ چیختے ہوئے فرش پر گرے۔ انہیں کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتارنے کا موقع بھی نہ مل سکا تھا۔ عمران دوڑتا ہوا اس نیلی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جو دراصل روقن کی تھی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور مادام لزا کو درمیانی سیٹ پر پھینک کر اس نے دروازہ بند کیا اور دوسرے لمحے وہ سٹیرنگ پر پہنچ چکا تھا۔ ابھی تک کوئی اور آدمی نمودار نہ ہوا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ وہ چاروں افراد اب تک ختم ہو چکے ہوں گے۔ کیونکہ اس نے ان کے دلوں میں گولیاں اتاری تھیں۔ کار موڑ کر وہ تیزی سے آگے

چلاتا ہوا چند لمحوں بعد ہی اس عمارت سے صحیح سلامت باہر نکل آنے میں کامیاب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک اور رہائشی کالونی میں داخل ہو رہی تھی۔ اس کالونی کی ایک کوٹھی پر پہنچ کر اس نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور اس کے ساتھ ہی تنویر باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر مقامی میک اپ تھا۔

"تنویر ـــــ پھاٹک کھولو" ـــــ عمران نے کھڑکی سے سر نکال کر تیز لہجے میں کہا۔ تو تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ اور عمران کار اندر لے گیا۔ تنویر پھاٹک بند کر کے جب واپس پورچ میں پہنچا تو عمران نہ صرف خود باہر آ چکا تھا بلکہ اس نے عقبی سیٹوں کے درمیان بے ہوش پڑی مادام لزا کو بھی باہر کھینچ کر فرش پر لٹا دیا تھا۔

"کون ہے یہ" ـــــ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ مادام لزا ہے۔ تم ایسا کرو۔ یہ کار یہاں سے لے جا کر دور کسی ایسی جگہ چھوڑ آؤ جہاں سے اس کالونی کی طرف کسی کا شک نہ پڑ سکے" عمران نے تنویر کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے برآمدے میں ٹائیگر، جولیا اور کیپٹن شکیل بھی پہنچ گئے تھے۔

"ٹائیگر۔ مادام لزا کو تہہ خانے میں پہنچا دو۔ تاکہ اس کی چیخیں ساتھ والی کوٹھیوں کے مکینوں تک نہ پہنچ سکیں" ـــــ عمران نے فرش پر پڑی مادام لزا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے تیزی سے آگے بڑھ کر مادام لزا کو کاندھے پر لادا۔ اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ جب تنویر کار لے جائے تو تم پھاٹک بند کر کے اس کی چھوٹی کھڑکی سے باہر چلے جانا۔ اور جب تک تنویر واپس نہ آئے تم نے اس کوٹھی کی باہر رہ کر نگرانی کرنی ہے۔ اگر کوئی خطرہ محسوس کرو تو واچ ٹرانسمیٹر پر ریڈ کاشن دے دینا" ـــــ عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تنویر اس دوران کار کو موڑ کر پھاٹک کی طرف لے جا رہا تھا۔ کیپٹن شکیل اس کے پیچھے چل پڑا۔ جب کہ عمران جولیا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے اس تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا جدھر ٹائیگر مادام لزا کو لے گیا تھا۔ جب وہ تہہ خانے میں پہنچے تو ٹائیگر مادام لزا کو ایک کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ چکا تھا۔

"یہ مادام لزا ہے۔ کیسے قابو میں آ گئی" ـــــ جولیا نے مادام لزا کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عورتوں کو قابو کر لینا کون سا مشکل کام ہے۔ صرف اس کے حسن کی تعریف میں قصیدہ پڑھ لو نتیجہ حسب منشا نکل آتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا کے دانت بھنچ گئے۔

"ہونہہ۔ تو تم نے اس کے حسن کی تعریف میں قصیدہ پڑھا ہے۔ اس کے حسن کی تعریف میں۔ یہ تمہیں حسین نظر آ رہی ہے" ـــــ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ تم تو قصیدہ چھوڑ پورا دیوان پڑھنے کے باوجود قابو میں نہیں آتیں۔ حالانکہ یہ بے چاری صرف ایک شعر میں ڈھیر ہو گئی ہے۔ اس سے تم خود سمجھ سکتی ہو۔ کہ یہ حسین ہے یا تم" ـــــ عمران

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا کا غصے سے تمتماتا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ نجانے اس نے عمران کے اس فقرے کا کیا مطلب نکالا تھا۔ حالانکہ اگر اُسے صحیح معنوں میں عمران کے اس فقرے کی سمجھ آ جاتی تو اس سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ جوتا اتار کر عمران پر ٹوٹ پڑتی۔

ادھر عمران نے آگے بڑھ کر مادام لزا کے منہ اور ناک کو بند کرنے کے لئے اس کے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔

"پیچھے ہٹو۔ میں اسے ہوش میں لاؤں گی"۔۔۔۔ یک لخت جولیا نے آگے بڑھ کر تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ ٹائیگر بھی ایک طرف کھڑا مسکرا رہا تھا۔ وہ عمران کے متعلق جولیا کے جذبات سے پوری طرح واقف ہو چکا تھا۔ اس لئے اب وہ کسی بات میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ جولیا کے عمران کو اس طرح ہٹانے پر بھی وہ مسکرا دیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ جولیا نے یہ بھی برداشت نہیں کیا کہ عمران مادام لزا کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھے۔

چند لمحوں بعد مادام لزا ہوش میں آگئی۔ اور اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو جولیا پیچھے ہٹ گئی۔

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ روقن۔۔۔ اوہ۔ تم تو عمران کی آواز میں بولے تھے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کون ہو تم لوگ"۔۔۔۔ مادام لزا نے ہوش میں آتے ہی حیرت اور خوف کے ملے جلے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ وہ لوگ ہیں مادام لزا۔ جنہیں ختم کرنے کے لئے تم نے اس کوٹھی کو بموں سے اڑا دیا تھا۔ اور جن کی لاشیں تم پولیس کی

تحویل سے لے کر چیف باس کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی تھیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ اوہ کاش میں یہ جذباتی اقدام نہ کرتی۔ لیکن کیا تم نے میرا سیکشن ہیڈ کوارٹر ختم کر دیا ہے۔ کہ مجھے وہاں سے لے آنے میں کامیاب ہو گئے ہو"۔۔۔ مادام لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا وہ اب ذہنی طور پر سنبھل چکی تھی۔

"میں صرف اتنا کام کرتا ہوں جتنے میں میرا مقصد حل ہو سکتا ہو۔ فی الحال میرا مقصد تمہیں وہاں سے نکال لانا تھا تاکہ تم سے اطمینان سے پوچھ گچھ کی جا سکے۔ اس لئے تمہارے ہیڈ کوارٹر کے اس ڈیانو سمیت صرف چھ افراد ہلاک ہوئے اور تم یہاں پہنچ گئیں۔ ہاں اگر ضرورت پڑتی تو یقیناً پورا ہیڈ کوارٹر بھی اڑایا جا سکتا تھا بہرحال اب تم ذہنی طور پر سنبھل چکی ہو۔ اس لئے اب تم مجھے صرف یہ بتا دو۔ کہ یہ کارلائل کون ہے۔ کہاں چھپا ہوا ہے۔ اس کا حلیہ۔ اور اس کے بارے میں مکمل تفصیلات بتا دو"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب میں کچھ جانتی ہی نہیں تو بتاؤں گی کیا"۔۔۔ مادام لزا نے منہ بناتے ہوئے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"میں اس حرافہ سے پوچھتی ہوں۔ میں دیکھتی ہوں یہ کیسے نہیں بتاتی"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"رہنے دو۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ کہ میں اس پر پہلے

تشدد کراؤں پھر اس سے پوچھ گچھ کروں" ------ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر وہ ایک طرف کھڑے ٹائیگر کی طرف مڑ گیا۔

"ٹائیگر" ------ اس نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ------ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مادام لزا کی ایک آنکھ نکال دو۔ ایک کان کاٹ دو۔ ناک آدھے سے زیادہ اڑا دو۔ گالوں پر زخم ڈال کر اس کا چہرہ اس حد تک بگاڑ دو کہ آئندہ کوئی اس کے منہ پر تھوکنا بھی گوارا نہ کرے۔ اور پھر اسے اٹھا کر کسی چوراہے پر پھینکوا دو" ------ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ------ ٹائیگر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم ایسی دھمکیاں دے کر میری زبان کھلوانا چاہتے ہو۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں کارلائل کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ صرف کبھی کبھی اس سے ملاقات ہو جاتی ہے اور بس"۔ مادام لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو" ------ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس" ------ ٹائیگر نے تیزی سے مادام لزا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ مادام لزا کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے انتہائی بے دردی

سے اس کا دایاں کان تیز دھار خنجر کے ایک ہی وار سے آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا۔

"میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ پہلے آنکھ نکالو" ------ عمران نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ ابھی لو" ------ ٹائیگر نے خون آلود خنجر والا ہاتھ اونچا کرتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ تم ظالم ہو۔ سفاک ہو"۔ مادام لزا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے خنجر والا ہاتھ روک لیا۔

"سنو مادام لزا۔ مجھے تمہارے حسن وغیرہ سے قطعی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے صرف اس بات سے دلچسپی ہے کہ میں اپنے ملک کا وہ ٹیپ واپس حاصل کر لوں۔ جسے تمہارا چیف باس چرا کر لایا ہے اور میں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر میں اس چیف باس کی ٹرانسمیٹر گفتگو سے یہ اندازہ لگایا ہے کہ کارلائل واحد ایسا آدمی ہے جو اس چیف باس تک ہمیں پہنچا سکتا ہے۔ اور کارلائل تک تم ہمیں پہنچا سکتی ہو۔ اس لئے اگر تم واقعی اپنی جان بچانا چاہتی ہو تو مجھے تفصیل سے بتا دو کہ کارلائل کہاں مل سکتا ہے۔ لیکن اس کا کوئی خاص اڈہ بتانا۔ ہی بات نہ کرنا" ------ عمران نے انتہائی سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں بتاتی ہوں۔ بتا دیتی ہوں" ------ مادام لزا نے کہا۔ اور پھر اس نے پہلے تفصیل سے کارلائل کا حلیہ۔ قد و قامت اور اس کے متعلق دوسری تفصیلات بتائیں۔

"اس کا خاص اڈہ دارالحکومت سے جنوب کی طرف جانے والی سڑک جسے ایڈن روڈ کہا جاتا ہے۔ اس کے اٹھائیسویں کلومیٹر پر ایک سڑک بائیں ہاتھ پر نکلتی ہے۔ یہ سڑک اس کے اڈے پر جا کر ختم ہوتی ہے اس اڈے میں اس نے جدید ترین سائنسی حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ انتہائی خوفناک اور خونخوار نسل کے بے شمار کتے بھی پال رکھے ہیں۔ جو آناً فاناً انسانوں کو چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ اس عمارت میں اس کی مرضی کے بغیر تو ہوا بھی داخل نہیں ہو سکتی"___ مادام لزا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ وہاں اکیلا رہتا ہے"___ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ البتہ محافظ بھی اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ مسلح محافظ"___ مادام لزا نے جواب دیا۔

"وہاں فون تو ہو گا"___ عمران نے کہا

"ہاں۔ فون ہے"___ مادام لزا نے کہا اور فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ تم نے اپنی مکمل رہائی کا سامان پیدا کر لیا ہے"___ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مادام لزا کچھ سمجھتی۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی اس کی پیشانی میں سوراخ کرتی ہوئی کھوپڑی کو توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی۔

"اس کی لاش کو اٹھا کر یہاں سے دور کسی سڑک پر پھینک دو"___ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور خود تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد تنویر اور کیپٹن شکیل

بھی واپس آ گئے۔ عمران نے سب سے پہلے روتن والا میک اپ صاف کیا اور دوسرا مقامی میک اپ کرنے کے بعد اس نے ساتھیوں کو کارلائل کے اڈے پر ریڈ کرنے کے لئے تیار ہونے کا کہا اور خود وہ فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور مادام لزا کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجتی رہی۔ مگر کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اب دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو مادام لزا نے غلط نمبر بتایا تھا یا پھر کارلائل وہاں موجود نہ تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب عمران کے پاس اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ رہی تھی کہ وہ اس کے اڈے پر براہ راست ریڈ کر کے اصل صورت حال معلوم کرے چنانچہ رسیور رکھ کر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی اڈے پر ریڈ کرنے کے لئے تیاری میں مصروف تھے۔

ٹرڈمین کی آنکھیں تیزی سے کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ کرسی پر بے ہوش اور بندھا ہوا کارلائل آخر کرسی سمیت کہاں اور کیسے غائب ہو گیا ہے۔ اور پوری عمارت میں اور بھی کوئی آدمی نہ تھا۔ اُسی لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور اُسے خیال آ گیا کہ کرسی کے پائے زمین میں دفن تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں کارلائل ہوش میں آیا اور پھر اس نے کوئی ایسی کارروائی کی جس کی وجہ سے یہ کرسی فرش میں کہیں غائب ہو گئی ہے۔ وہ تیزی سے مڑا اور تیز دوڑتا ہوا واپس اس مشین روم کی طرف بڑھنے لگا۔ جب وہ مشین روم میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ پہلے جب وہ یہاں سے گیا تھا۔ تو سب مشینیں خاموش تھیں۔ لیکن اب سائیڈ کی دیوار سے منسلک ایک مشین پر مختلف بلب جل بجھ رہے تھے۔

اور اس کی سکرین بھی روشن تھی۔ اور اس میں سے ہلکی ہلکی گونج بھی پیدا ہو رہی تھی۔ وہ تیزی سے مشین کی طرف بڑھ گیا۔ سکرین پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ یہ کمرہ بالکل ویسا ہی تھا۔ جس میں ٹرڈمین کارلائل کو کرسی پر بٹھا آیا تھا۔ لیکن اس کمرے میں کارلائل بھی نظر آ رہا تھا وہ کمرے کے ایک کونے میں دیوار کی طرف پشت کئے عقب میں موجود ہاتھوں سے کوئی کارروائی کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ سکرین میں صاف نظر آ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کمرے کے نیچے ایسا ہی دوسرا کمرہ ہے۔ اور یہ ہوش میں آ کر نیچے جانے میں کامیاب ہو گیا ہے"۔۔۔ ٹرڈمین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ مشین پر جھک گیا اس نے غور سے مشین کے بٹنوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک اس کا جائزہ لینے کے بعد اس نے ایک بٹن دبایا تو مشین پر ایک بلب تیزی سے جل کر چمکنے لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس سے نکلنے والی گونج تیز ہو گئی۔ ٹرڈمین نے دیکھا کہ اب سکرین پر سرخ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ اور اب اس کمرے کی بجائے سکرین پر سرخ دھواں ہی نظر آ رہا تھا۔ ٹرڈمین نے اس بٹن کے نیچے دو اور بٹن دبائے تو سکرین پر جھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا منظر دوبارہ واضح ہو گیا۔ سرخ دھواں غائب ہو گیا تھا۔ لیکن اب کارلائل کا جسم اُسی کونے میں فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ اور کمرے کی ایک دیوار درمیان میں کسی دروازے کی طرح کھلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ ٹرڈمین چند لمحے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر

مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اُسے آف کیا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ نچلے کمرے میں جانے والا راستہ کہاں سے ہو سکتا ہے۔ اور واقعی تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے فرش پر پڑے ہوئے کارلائل کو اٹھایا اور اس بار وہ اُسے ایک ایسے کمرے میں لے گیا جو بالکل سادہ سا تھا۔ یہاں میڈیکل باکس بھی موجود تھا۔ کارلائل اپنے بازوؤں میں موجود ہتھکڑی کھول لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اگر ٹرومین چند لمحے اور مشین آپریٹ کر کے اُسے بے ہوش نہ کر دیتا تو لامحالہ کارلائل اس کے خلاف اور اپنے تحفظ کے لئے کوئی کارروائی کر لینے میں کامیاب ہو جاتا۔ اس بار اس نے اُسے کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا۔ اور پھر میڈیکل باکس سے وہ شیشی نکالی جو ہر قسم کی گیس کا تریاق تھی۔ چنانچہ چند لمحوں بعد کارلائل ہوش میں آچکا تھا۔

"تم ـــ تم ـــ اور یہاں۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے"۔ ـــ کارلائل نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں سامنے کھڑے ٹرومین سے پوچھا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا۔ یہاں کون آسکتا ہے"۔ ـــ ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مم ـــ مم ـــ میں تو سمجھا تھا کہ یہ کارروائی جوناتھن نے کی ہے۔ وہ میرا اسسٹنٹ ہے اور اس عمارت میں خفیہ طور پر وہی داخل ہو سکتا ہے۔ اس نے میرے ساتھ گستاخی کی تھی۔ اس لئے میں نے اُسے نہ صرف عمارت سے نکال دیا تھا بلکہ اس کی موت کے احکام بھی صادر

کر دیئے تھے۔ میں یہ سمجھا تھا کہ وہ مرنے سے بچ نکلا ہے۔ اور اس نے انتقامی طور پر یہاں آکر یہ کارروائی کی ہے۔ مگر تم ـــ تم کیسے یہاں آگئے۔ تم تو فرار ہو گئے تھے"۔ ـــ کارلائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں فرار کیسے ہو سکتا تھا کارلائل۔ تمہارے وہ آسٹرد کان نسل کے کتے بھلا میرا پیچھا چھوڑ دیتے۔ میں جانتا ہوں وہ قبر تک اپنے شکار کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ پھر تم نے کیسے سمجھ لیا کہ میں فرار ہو گیا ہوں"۔ ٹرومین نے خشک لہجے میں کہا۔

"میرا خیال تھا کہ تم اس جھیل میں اتر کر اُسے پار کر کے دوسری طرف فرار ہو گئے ہو۔ اور شکار کے پانی میں اتر جانے کے بعد اس نسل کے کتے شکار کی بو کھو بیٹھتے ہیں"۔ ـــ کارلائل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ٹرومین مسکرا دیا۔

"تمہارا خیال درست ہے کارلائل۔ لیکن میں نے فرار ہو کر کہاں جانا تھا۔ میں نے تو تم سے اپنے ساتھیوں کا اور اپنا انتقام لینا تھا۔ تم نے جس سنگدلانہ اور سفاکانہ انداز میں ان خونخوار کتوں سے میرے ساتھیوں کی لاشوں کی چیر پھاڑ کرائی ہے۔ اور جس طرح تم نے ان سیاہ رنگ کے خونخوار کتوں کو مجھ پر چھوڑا ہے۔ کیا میں یہ سب کچھ بھول سکتا ہوں۔ میں تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گا۔ میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ جس کا تم نے کبھی خواب میں بھی تصور نہ کیا ہوگا"۔ ـــ ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ بہرحال تم بے حد بہادر، نڈر اور دلیر آدمی ہو۔

تم نے جس طرح ان خونخوار آدم خور کتوں سے اپنی بقا کی جنگ لڑی ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ان خونخوار کتوں سے کوئی اس طرح لڑ بھی سکتا ہے ۔ اور نہ صرف لڑ سکتا ہے ۔ بلکہ انہیں ختم بھی کر سکتا ہے ۔ بہرحال اب تمہاری باری ہے ۔ تم جس طرح چاہو اپنا انتقام مجھ سے لے سکتے ہو ۔ میں تمہاری طرف سے ہونے والی ہر کارروائی کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں" ــــــ کارلائل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔ اور ٹرومین اس کے حوصلے کی دل ہی دل میں داد دینے پر مجبور ہو گیا ۔ بہت کم لوگ اس نے دیکھے تھے جو اس طرح جوانمردی سے یہ بات کر سکتے تھے ۔

" سنو ۔ میں تمہاری اس ساری وحشت ، سنگدلی اور سفاکی کو اب بھی معاف کر سکتا ہوں ۔ بشرطیکہ تم مجھے وہ ٹیپ دے دو ۔ جو تم نے پاکیشیا سے حاصل کیا ہے" ــــــ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ وہ ٹیپ میں نے چیف باس تک پہنچا دیا ہے ۔ اب چیف باس کو معلوم ہوگا کہ وہ ٹیپ کہاں گیا ہے ۔ اور چیف باس کون ہے ۔ اور کہاں رہتا ہے ۔ یہ بات میں نہیں جانتا " کارلائل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا ۔

" شاید کھوپڑی پر چوٹ لگنے کی وجہ سے تمہاری یادداشت غائب ہو گئی ہے ۔ تمہیں یہ بات کرنے سے پہلے یہ تو سوچ لینا چاہیئے تھا کہ تم پر پہلا حملہ میں نے اس وقت کیا تھا جب تم ٹرانسمیٹر پر مادام لزا

سے بطور چیف باس بات کر کے کمرے سے باہر نکل رہے تھے ۔ کیا میں بہرہ ہوں کہ میں نے تمہاری بات چیت نہ سنی تھی" ــــــ ٹرومین نے طنزیہ لہجے میں کہا ۔

" اوہ ۔ میں سمجھا تھا کہ تم اُس وقت وہاں پہنچے ہو جس وقت میں دروازے سے باہر نکل رہا تھا ۔ بہرحال یہ بھی ایک سیٹ اپ ہے ۔ چیف باس کا سیٹ اپ ۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ میں چیف باس نہیں ہوں " ــــــ کارلائل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا ۔

" تمہارے وہ آسٹروکانی نسل کے کتے کہاں ہیں" ــــــ ٹرومین نے پوچھا تو کارلائل بے اختیار چونک پڑا ۔

" کیوں ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو" ــــــ کارلائل نے چونک کر پوچھا ۔

" کیونکہ اب میں تمہیں ان کے سامنے پھینکنا چاہتا ہوں تاکہ تمہیں خود اندازہ ہو جائے کہ میں نے ان خونخوار کتوں سے کس طرح جنگ لڑی ہے ۔ اس طرح تمہیں خود بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس جنگ لڑنے کے بعد کیا میں تمہاری ان بچگانہ باتوں میں آ کر خالی ہاتھ واپس چلا جاؤں گا" ــــــ ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا ۔

" اگر میری بات پر یقین نہیں آ رہا تو مجھے مار ڈالو ۔ مجھ پر تشدد کرو ۔ جو تمہارا جی چاہے کرو ۔ میں نے تمہیں روک تو نہیں رکھا ۔ میں تو بندھا ہوا ہوں ۔ اور تم آزاد ہو ۔ اور اس عمارت میں اور کوئی دوسرا فرد بھی موجود نہیں ہے ۔ اور نہ ہی کوئی یہاں داخل ہو سکتا ہے پھر خاموش کیوں کھڑے ہو ۔ شروع کرو اپنی کارروائی" ــــــ کارلائل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ٹرومین حیرت سے کارلائل کو دیکھنے لگا ۔

اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے یقین آتا جارہا ہو کہ کارلائل ذہنی طور پر نارمل انسان نہیں ہے۔ ویسے بھی جس انداز میں اس نے ٹرومین کو ان کتوں کے سامنے پھینکا تھا۔ اس لحاظ سے واقعی وہ نارمل ذہن کا آدمی نہ لگتا تھا۔ کسی پر تشدد کرنا یا اُسے ہلاک کر دینا اور بات تھی۔ لیکن کسی زندہ انسان پر خونخوار کتے چھوڑ دینا اور بات تھی۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے کہ وہ ٹیپ کہاں ہے" ــــ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ چیف باس کو بھجوا دی تھی۔ اور کتنی بار پوچھو گے" ــــ کارلائل نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔ وہ الٹا ٹرومین کا مضحکہ اڑا رہا تھا۔ یہ واقعی ان حالات میں ایک حیرت انگیز بات تھی۔

"او۔ کے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری فطرت ایسی ہے کہ تم ہر قسم کے تشدد کو برداشت کر سکتے ہو۔ اس لئے تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جب تک میں تم سے ٹیپ کے بارے میں پوچھ نہ لوں گا میں تمہیں ہلاک بھی نہیں کر سکتا اس لئے تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ لیکن شاید تمہیں معلوم نہیں کہ تشدد کا ایک طریقہ ایسا ہے کہ تم سے بھی ہزار گنا زیادہ قوت ارادی کا مالک آدمی بھی بول پڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور یہ طریقہ میں نے اس علی عمران سے سیکھا ہے جو اس ٹیپ کو حاصل کرنے یہاں آیا ہوا ہے" ــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ــــ تم علی عمران کے آدمی ہو" ــــ کارلائل نے یک لخت

چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ میں اس کا آدمی نہیں ہوں۔ لیکن میرے اس سے قریبی تعلقات ضرور ہیں" ــــ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مجھے اپنی اصلیت بتا دو تو ہو سکتا ہے میں تمہیں کچھ بتا دوں۔ ورنہ یقین کر دو تم چاہے میرے جسم کی ایک ایک بوٹی کیوں نہ علیحدہ کر دو میری زبان نہ کھل سکے گی۔ کیونکہ میں نے کافرستانی یوگی سے ایسا علم سیکھا ہوا ہے کہ جیسے ہی تم مجھ پر تشدد کرو گے میں اپنے پورے جسم کو بے حس کر دوں گا۔ اس کے بعد تم جو چاہو کرتے رہو۔ مجھ پر اس کا کوئی اثر نہ ہو گا۔ اور اگر مار دو گے تو پھر کبھی تمہیں وہ ٹیپ نہیں مل سکتا" ــــ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام بلیک ایگل ہے۔ اور بس۔ اس سے زیادہ میرا کوئی تعارف نہیں ہے" ــــ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اگر تم ٹرومین ہو۔ میرا مطلب ہے بلیک تھنڈر کے ایجنٹ۔ تو میں تمہیں ٹیپ دے سکتا ہوں۔ کیونکہ بلیک تھنڈر بہرحال بہت بڑی تنظیم ہے۔ اور میں ایک ٹیپ کی خاطر اس سے ٹکرانا نہیں چاہتا" کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ٹرومین ہوں۔ بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ" ــــ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کوڈ نمبر کیا ہے" ــــ کارلائل نے پوچھا۔

"سپر ڈبل ون" ــــ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ تم نے درست کوڈ بتا دیا ہے۔ اس لئے جاؤ۔ ٹی بنک

کے سپیشل لاکر نمبر تھرٹی تھری میں ٹیپ محفوظ ہے۔ وہاں سے نکال لو" کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹرومین مسکرا دیا۔

"بہت خوب۔ تم واقعی بگ باس کے چیف باس ہو یا نہیں۔ بہرحال تم جیسے ذہین آدمی کو چیف باس ہونا ضرور چاہئے۔ تم نے کس قدر خوب صورتی سے اپنی جان بچانے اور مجھے یہاں سے جانے کے لئے چکر دینے کی کوشش کی ہے۔ تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ سٹی بنک کے سپیشل لاکر تمام کے تمام میں نے فرضی ناموں سے بک کرائے ہوئے ہیں" ——— ٹرومین نے جواب دیا تو کارلائل کے چہرے پر پہلی بار پریشانی کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن جلد ہی وہ سنبھل گیا۔

"اوکے۔ تمہاری اس بات سے مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ ہو۔ ویری گڈ۔ یہ بات تو میں نے صرف تمہیں آزمانے کے لئے کہی تھی۔ بہرحال تم مجھے آزاد کر دو میرا وعدہ کہ میں خود تمہارے ساتھ ناراک جا کر تمہیں وہ ٹیپ دے دوں گا" ——— کارلائل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میں نے بھی تمہیں صرف آزمانے کے لئے یہ بات کہی تھی کہ سارے سپیشل لاکر میرے ہیں۔ حالانکہ میں نے تو آج تک سٹی بنک کی عمارت بھی نہیں دیکھی۔ لیکن اس سے بہرحال یہ بات سامنے آ ہی گئی ہے کہ تم اس طرح باتوں کے چکر میں الجھا کر آزاد ہونا چاہتے ہو۔ اوکے اب واقعی بہت باتیں ہو چکی ہیں" ——— ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک باریک نوک

اور تیز دھار خنجر نکال لیا۔ اور اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھتے ہی کارلائل کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اور چہرے پر پتھریلا پن نمودار ہو گیا۔ جیسے وہ ذہنی طور پر ہر قسم کے تشدد کے لئے تیار ہو گیا ہو۔

"اپنے اس یوگی والے نسخے کو آزما لو کارلائل۔ علی عمران والا نسخہ بہت آسان۔ سادہ اور بھرپور ہے۔ یوگی کا کوئی نسخہ یا تمہاری کوئی ذہنی ورزش تمہارے کام نہ آ سکے گی" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی کرسی پر بندھے بیٹھے کارلائل کا دایاں نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ کارلائل نے آنکھیں بند کر لیں اور اس کا چہرہ اب مکمل طور پر پتھر کا بن چکا تھا۔ نتھنا کٹنے کے باوجود اس کے حلق سے ہلکی سی سسکاری بھی نہ نکلی تھی۔ اس نے واقعی ذہن کو بلینک کر کے جسم کو بے حس بنا لیا تھا۔ ٹرومین نے خنجر کا دوسرا وار کیا اور کارلائل کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔ مگر کارلائل اسی طرح پتھر بنا بیٹھا رہا۔ ٹرومین واقعی اب حیرت سے کارلائل کو دیکھ رہا تھا۔ بہرحال اس نے دونوں نتھنے کٹنے کی وجہ سے کارلائل کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ چیک کر لی تھی۔

"اب تیار ہو جاؤ کارلائل۔ سب کچھ بتانے کے لئے" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے خون آلود خنجر بڑے اطمینان سے کارلائل کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔ کارلائل کے دونوں نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا۔ لیکن وہ اسی طرح آنکھیں بند کئے پتھر بنا بیٹھا ہوا تھا۔ ٹرومین نے انگلی موڑی اور دوسرے لمحے اس نے ہلکی سی طاقت سے کارلائل کی پیشانی

کے درمیان ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مڑی ہوئی انگلی کے ہک سے ضرب لگائی تو کارلائل کے جسم میں ہلکی سی لرزش پہلی بار نمودار ہوئی اور ٹرومین مسکرا دیا۔ دوسری ضرب اس نے پہلے سے زیادہ قوت سے لگائی۔ اور اس بار کارلائل کے حلق سے بے اختیار سسکاری نکل گئی۔ اور اس کے جسم نے نمایاں طور پر جھٹکا کھایا۔ ٹرومین جانتا تھا کہ اس معاملے میں طریقہ بھی یہی ہے کہ ضرب کی قوت یکے بعد دیگرے بڑھائی جائے۔ ورنہ اگر شروع میں ہی زوردار ضرب لگا دی جائے تو دماغ کے خلیے پھٹ جاتے ہیں اور نتیجہ میں آدمی کی فوری موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہ بات اسے عمران نے ہی بتائی تھی دوسرا جب عمران نے اس کے سامنے ایک آدمی پر یہ طریقہ آزمایا تھا تو ٹرومین کو بے حد الجھن ہوئی تھی کہ خواہ مخواہ عمران آہستہ ضربیں لگا رہا ہے۔ ایک ہی ضرب لگا کر مسئلہ حل کیوں نہیں کر دیتا۔ اور یہی بات جب اس نے بعد میں عمران سے کی تو عمران نے اسے پوری تفصیل سے بتایا کہ یہ رگ کیوں نمودار ہوتی ہے اور کس طرح اس پر لگنے والی ضربیں انسان کے دماغ اور اعصاب پر اثر کرتی ہیں
تیسری ضرب پر کارلائل کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اور اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ سی نکل گئی۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور اب چہرے پر موجود پتھریلا پن بھی غائب ہو چکا تھا۔

" آزما لیا یوگی کا نسخہ " ـــــ ٹرومین نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس بار اس نے جب زوردار ضرب لگائی تو کمرہ کارلائل کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ یک لخت پسینے میں

ڈوب گیا تھا۔ آنکھیں پھٹنے لگ گئی تھیں اور چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

" ارے ابھی سے کارلائل۔ تم نے تو مجھے خونخوار آدم خور کتوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ یہ تو اس کے مقابلے میں معمولی تشدد ہے " ـــــ ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جب اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک زوردار انداز میں ابھری ہوئی رگ پر پڑا جس کا رنگ اب نیلا پڑ چکا تھا تو کارلائل کا بندھا ہوا جسم بری طرح لرزنے لگا۔ اس کا بدصورت چہرہ تکلیف کی شدت سے اس قدر مسخ ہو چکا تھا کہ اس کی طرف دیکھا نہ جا سکتا تھا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ یہ ـــ یہ کیسی تکلیف ہے۔ اوہ۔ یہ تو روح کا عذاب ہے۔ یہ تو ہولناک عذاب ہے۔ میرے جسم کی ایک ایک رگ پھٹ رہی ہے۔ اوہ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ " ـــــ یک لخت کارلائل نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی حالت واقعی اب بدتر ہو چکی تھی۔

" ایک ضرب اور کھا لو۔ پھر اپنی حالت دیکھنا " ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں نہیں۔ وہ ٹیپ اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں ہے۔ اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں ہے۔ اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں ہے " کارلائل نے نیم بے ہوشی کے عالم میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ مگر دوسرے لمحے زوردار تھپڑ

کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

ٹرومین نے اس کے بے ہوش ہوتے ہی اس کے چہرے پر بھرپور انداز میں تھپڑ جڑ دیا تھا۔ تھپڑ اس قدر زوردار تھا کہ نہ صرف کارلائل چیختا ہوا ہوش میں آ گیا بلکہ اس کے منہ سے خون کی دھار بھی ابل پڑی۔ نتھنوں سے تو پہلے ہی خون بہہ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح کرسی پر ہی پھڑکنے لگا۔

" بتاؤ ـــــ تفصیل بتاؤ۔ ورنہ " ـــــ ٹرومین نے ایک اور زوردار ضرب رگ پر مارتے ہوئے کہا۔ اور پھر تو جیسے کمرے میں چیخوں کا طوفان سا آ گیا۔ کارلائل کے حلق سے اس طرح مسلسل دردناک چیخیں نکل رہی تھیں۔ جیسے کسی نے چیخوں سے بھرا ہوا ٹیپ ریکارڈر لگا دیا ہو۔ کارلائل کے چہرے کے عضلات اب اس طرح پھڑکنے لگے تھے جیسے چہرے پر کسی نے انتہائی طاقتور وولٹیج کی حامل الیکٹرک کرنٹ والی تار لگا دی ہو۔ اس کی حالت واقعی اب ناگفتہ بہ ہو چکی تھی۔

" بتاؤ۔ ورنہ ......" ٹرومین نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

" وہ ـــــ وہ بگ باس کی مخصوص لیبارٹری ہے۔ ہاسٹن کی پہاڑیوں کے اندر اڈن سکاٹ لیبارٹری۔ وہ۔ وہ ٹیپ میں نے وہاں بھجوا دی تھی۔ تاکہ اس سے فارمولا تیار ہو سکے" ـــــ کارلائل نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا کوڈ نمبر۔ تم وہاں جاتے ہو تو کیا کوڈ استعمال کرتے ہو" ٹرومین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

لیکن کارلائل ایک بار پھر تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

ٹرومین نے ایک بار پھر پوری قوت سے اُسے تھپڑ مارا۔ اور پھر تو جیسے اس نے اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش سی کر دی۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر کارلائل ایک بار پھر ہوش میں آیا اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی خوفناک انداز میں چیخنے لگا۔ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخیں ایسی تھیں کہ جیسے کوئی اس کی روح کو کانٹے دار جھاڑیوں میں لپیٹ لپیٹ کر کھینچ رہا ہو۔

" بولو ـــــ بتاؤ۔ پورے کوڈ بتاؤ پورے مکمل" ـــــ ٹرومین نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن کارلائل کوئی جواب دینے کی بجائے مسلسل چیخے چلا جا رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین نے پوری قوت سے اب سیاہ پڑ جانے والی رگ پر انگلی کا بک مارا۔ اور دوسرے لمحے ہلکی سی کھٹاک کی سی آواز نکلی اور رگ پھٹ گئی۔ اس میں سے سیاہی مائل سرخ خون فوارے کی طرح ابل پڑا۔ رگ پھٹ گئی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی کارلائل کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ اس کا بری طرح لرزتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔ اور گردن ڈھلک گئی۔ وہ مر چکا تھا۔

" ہونہہ۔ دو مردوں کو تو کتوں کے سامنے پھینکوا دیتا تھا اور خود چڑیا کا سا دل رکھتے ہوئے تھا۔ اتنی آسانی سے مر گیا" ـــــ ٹرومین نے اسی طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔ جیسے اُسے کارلائل

کے اتنی آسانی سے مرجانے پر دلی طور پر افسوس ہو رہا ہو۔ بہرحال اُسے اس بات پر مسرت ہو رہی تھی کہ اس نے اس لیبارٹری کا پتہ چلا لیا ہے۔ جہاں یہ ٹیپ موجود ہے۔ گو اس کے لئے اُسے اپنے چار ساتھیوں کی قربانی دینی پڑی۔ خود بھی جان لیوا جنگ لڑنی پڑی۔ زخم کھانے پڑے۔ لیکن آخر کار کامیابی نے اس کے قدم ہی چومے۔ وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا عمارت سے باہر آگیا۔ چونکہ کتے ابھی تک اسی ساتھ والے میدان میں خاردار تار کی باڑوں کے درمیان بند تھے۔ اس لئے گیٹ تک جانے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ گیٹ سے نکل کر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا درختوں کے اس جھنڈ کی طرف جانے لگا۔ جہاں اس نے کار کو چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ کار وہیں موجود تھی۔ اس نے کار میں بیٹھ کر اُسے سٹارٹ کیا اور پھر بیک کر کے وہ اُسے سڑک پر لے آیا۔ اور دوسرے لمحے وہ انتہائی تیز رفتاری سے مین روڈ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ البتہ اس کا ذہن اس الجھن میں تھا کہ کیا وہ یہ ٹیپ حاصل کرنے کے بعد عمران سے رابطہ کرے یا پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرے۔ ویسے اُسے اس بات کی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ جب عمران نے پہلے اس ٹیپ کے بارے میں کوئی دلچسپی لینے سے انکار کر دیا تھا۔ تو اب وہ کیوں اپنے ساتھیوں سمیت اس ٹیپ کے پیچھے ناراک آیا ہے۔ مین روڈ پر پہنچ کر اس نے کار موڑی اور پھر مین روڈ پر چلنے والی ٹریفک کے درمیان اس کی کار تیز رفتاری سے ناراک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد جب وہ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچا تو وہ

ذہنی طور پر یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ پہلے وہ خود یہ ٹیپ حاصل کرے گا۔ اس کے بعد اگر عمران کو ضرورت ہوئی تو ٹیپ اس کے حوالے کر دے گا تاکہ عمران پر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ٹرد مین صلاحیتوں میں اس سے کسی طور بھی کم نہیں ہے۔ چونکہ اس نے اس ٹیپ کی خاطر اب تک بے پناہ جدوجہد کی تھی۔ بے پناہ جسمانی اور ذہنی سختیاں جھیلیں تھیں۔ ساتھیوں کی قربانی دی تھی۔ اس لئے اس مرحلے پر وہ اب پیچھے نہ ہٹنا چاہتا تھا۔ ویسے بھی عمران نے ناراک آکر اس سے رابطہ بھی نہ کیا تھا۔ حالانکہ اُسے اس کی مخصوص ٹرانسمیٹر فریکونسی کا بھی علم تھا۔ اس نے یہ فیصلہ بھی کر لیا تھا کہ اگر اس کے ٹیپ حاصل کرنے میں عمران بھی حارج ہوا تو وہ اُسے بھی کسی صورت حارج نہ ہونے دے گا۔

اپنے دفتر میں پہنچ کر ٹرد مین نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ وہ اب ہاسٹن میں اپنے ایک کلاس فیلو اور وہاں کے ایک مشہور غنڈے کنگ سے رابطہ کرنا چاہتا تھا تاکہ ہاسٹن میں اس لیبارٹری کو تلاش کر کے وہاں سے فوری طور پر ٹیپ برآمد کیا جا سکے۔

عمران نے کار اٹھائیسویں کلومیٹر پر بائیں طرف جانے والی بائی روڈ پر موڑ دی اور پھر وہ اُسے آگے بڑھاتے لئے گیا۔ مادام لزا نے اس سڑک کی جو نشانی بتائی تھی۔ یہ نشانی واقعی درست ثابت ہوئی تھی۔ اس لئے عمران کو یقین آ گیا تھا کہ مادام لزا نے بہرحال اس سے ہر معاملے میں جھوٹ نہیں بولا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ عقبی سیٹ پر ٹائیگر۔ تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ وہ تینوں اس بڑی کار کی وسیع سیٹ پر بھی اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے کسی نے زبردستی انہیں ایک دوسرے میں ٹھونک دیا ہو۔ پھر ایک موڑ آنے پر اُسے دور سے ایک بڑا پھاٹک نظر آ گیا۔ جو خاردار تار سے بنا ہوا تھا۔ اور اس کی سائیڈوں میں دونوں اطراف دور تک خاردار تاروں کی باڑ جاتی نظر آ رہی تھی۔

" ارے۔ یہ کیا۔ پھاٹک تو کھلا ہوا ہے۔ اور باہر لاشیں موجود

ہیں" ـــــ عمران نے کار پھاٹک کے قریب روکتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر نیچے اتر آیا۔ اُسی لمحے اُسے دور سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ لیکن خاردار باڑ کی دوسری طرف سوائے ایک عمارت کے اور کوئی چیز نظر نہ آ رہی تھی۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اس کے سامنے دو مسلح افراد گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے نظر آ رہے تھے۔ عمران تیزی سے ان لاشوں کی طرف بڑھ گیا۔

" اوہ۔ انہیں مرے ہوئے تو کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ میرا خیال ہے۔ کم از کم دو روز تو ہو ہی گئے ہوں گے" ـــــ عمران نے ناک بند کر کے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں نے بھی سر ہلا دیئے۔ کیونکہ لاشوں کی حالت باوجود سردی کے کافی خراب نظر آ رہی تھی۔ ان سب نے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتار لیں۔ اور پھر وہ کھلا پھاٹک کراس کرتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور اندر جانے کے بعد انہیں دور ایک وسیع میدان میں سیاہ رنگ کے بہت سے خونخوار کتے دوڑتے ہوئے نظر آ گئے۔ یہ حصہ بھی خاردار تار کی باڑوں کی مدد سے علیحدہ کیا گیا تھا۔ عمارت پر خاموشی طاری تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے یہاں کوئی زندہ انسان سرے سے موجود ہی نہ ہو۔

" یہ عمارت تو خالی لگتی ہے" ـــــ تنویر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ اور تھوڑی دیر بعد جب وہ عمارت میں داخل ہوئے تو واقعی وہ عمارت خالی پڑی تھی۔ ادھر ادھر گھومتے ہوئے

وہ جب ایک کمرے میں داخل ہوئے تو بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سامنے کرسی پر رسیوں سے بندھی ایک لاش انہیں واضح طور پر نظر آرہی تھی۔ مگر اس کا چہرہ بُری طرح مسخ ہوگیا تھا۔ لیکن بہرحال ماڈام لزا کے بتائے ہوئے حلیئے کے مطابق وہ کارلائل تھا۔ عمران نے قریب جاکر غور سے اُسے دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کارلائل کے چہرے کی حالت اس کے کٹے ہوئے نتھنے اور پیشانی پر پھٹی ہوئی رگ صاف بتا رہی تھی کہ اس پر مخصوص انداز میں تشدد کیا گیا ہے۔ اور کارلائل کی موت اسی مخصوص تشدد کی بنا پر ہی ہوئی ہے۔

"یہ کس کی کارروائی ہوسکتی ہے" ---- عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"پوری عمارت اور اس کے اردگرد کے علاقے کی تلاشی لو۔ اگر کارلائل واقعی چیف باس ہے تو یقیناً یہاں اس بات کے شواہد مل جائیں گے" ---- عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر کہا۔

"مگر اسے ختم کس نے کیا ہے" ---- جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس نے بھی کیا ہے۔ بہرحال وہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہی ہے۔ کیونکہ اس ٹائپ کا تشدد عام ایجنٹ تو جانتے ہی نہیں" عمران نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کارلائل کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں علیحدہ کرکے اُسے زمین پر ڈالا اور اس کے لباس کی تلاشی لینی شروع کردی۔ جب کہ اس کے باقی ساتھی اس کمرے سے

نکل گئے تھے۔ کارلائل کی جیبوں سے اُسے ایک مخصوص ساخت کا پسٹل مل گیا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔ اس کی جیبیں ہر قسم کے دوسرے سامان سے خالی تھیں اور عمران واپس دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ یہ لباس۔ بوٹ۔ گھڑی ایک چھوٹے سے کمرے کی بند الماری میں گٹھڑی بنا کر رکھے ہوئے نظر آئے ہیں۔ ایسے جیسے کسی قیدی کے جسم سے اتارے گئے ہوں" ---- کیپٹن شکیل نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کپڑوں کے بنڈل کو عمران کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کلائی کی گھڑی عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران گھڑی کو دیکھتے ہی بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ یہ مخصوص ساخت کی ٹرانسمیٹر واچ تھی۔ عمران نے اس کا ونڈ بٹن کھینچا۔ تو ڈائل پر موجود سوئیوں نے تیزی سے حرکت کی اور وہ مختلف ہندسوں پر پہنچ کر خود بخود رکیں۔ اور اس کے ساتھ ہی گھڑی کے درمیان ایک سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ عمران غور سے اُسے دیکھتا رہا۔ وہ نقطہ مخصوص انداز میں جل بجھ رہا تھا۔ اور جب وہ آخر میں مسلسل جلنے بجھنے لگا۔ تو عمران کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔

"اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ کارلائل پر اس مخصوص ٹائپ کا تشدد کس نے کیا ہے" ---- عمران نے کہا۔ تو ساتھ کھڑا ہوا کیپٹن شکیل چونک پڑا۔

"کس نے کیا ہے" ---- کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

" ٹرومین نے ۔ یہ گھڑی ٹرومین کی ہے ۔ اس پر اس کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ ہے" ـــــ عمران نے کہا ۔

" مگر ٹرومین یہاں کیسے پہنچ گیا" ـــــ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" وہ بھی اس ٹیپ کے لئے کام کر رہا ہے ۔ اس نے مجھ سے بات کی تھی ۔ لیکن چونکہ اس وقت چیف نے اس ٹیپ میں دلچسپی نہ لی تھی ۔ اس لئے میں نے بھی اس میں عدم دلچسپی کا اظہار کر دیا ۔ لیکن پھر حکومت شوگران کی درخواست پر چیف نے یہ کیس لے لیا ۔ تو ہمیں یہاں آنا پڑا ۔ یہاں آتے ہی میں ایسے چکر میں پھنس گیا کہ مجھے ٹرومین کا خیال بھی نہیں آیا ۔ بہرحال یہ لباس ۔ بوٹ اور گھڑی ٹرومین کی ہے اور مجھے یاد ہے کہ تشدد کے اس طریقے پر ٹرومین نے باقاعدہ مجھ سے تفصیلی معلومات بھی حاصل کی تھیں" ـــــ عمران نے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ ٹرومین ہم سے پہلے یہاں سے ٹیپ حاصل کر گیا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" اگر ٹیپ یہاں موجود ہوگا تو پھر تو وہ لازماً لے گیا ہوگا ۔ لیکن اگر یہاں موجود نہ ہوگا تو اس نے یقیناً کارلائل پر تشدد کر کے اس سے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لی ہوں گی ۔ اور کارلائل کی لاش سے پتہ چلتا ہے کہ اسے ہلاک ہوئے چند گھنٹے گزرے ہیں جب کہ گیٹ پر موجود محافظوں کی موت ایک دو روز پہلے ہوئی ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ اتنے طویل عرصے تک ٹرومین یہاں رہا ہے ۔ کیونکہ لباس ۔ گھڑی اور بوٹ بتا رہے ہیں کہ پہلے کارلائل

نے اس پر قابو پا لیا تھا ۔ لیکن پھر ٹرومین کسی طرح آزاد ہو گیا اور اس نے کارلائل پر قابو پا کر اس پر تشدد کیا ۔ بہرحال یہاں ٹرانسمیٹر ضرور ہوگا ۔ اب مجھے فوری طور پر ٹرومین سے بات کرنی ہوگی" ـــــ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ دونوں اس کمرے سے باہر آ گئے ۔ اُسی لمحے دور سے جولیا ہاتھ میں ایک ڈائری اٹھائے ان کی طرف آتی دکھائی دی ۔

" یہ ایک خفیہ تجوری میں پڑی تھی" ـــــ جولیا نے ڈائری عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ۔

" تجوری" ـــــ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ تجوری کو دیوار میں اس طرح خفیہ رکھا گیا تھا کہ اسے کسی طور پر بھی تلاش نہ کیا جا سکتا تھا ۔ لیکن میں نے اسے تلاش کر لیا" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ کہیں تجوری میں زیورات تو نہ تھے" ـــــ عمران نے ڈائری کو کھول کر دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا ۔

" زیورات ـــــ زیورات کا یہاں کیا تعلق ۔ تجوری تو مختلف ممالک کی کرنسی سے بھری پڑی ہے ۔ لیکن تم نے زیورات کے بارے میں کیوں پوچھا ہے" ـــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

" اس لئے کہ مشرقی خواتین کو زیورات کی بو آ جاتی ہے ۔ اور زیورات دیوار کے اندر خفیہ تجوری تو ایک طرف پاتال میں بھی رکھے گئے ہوں تو انہیں معلوم ہو جاتا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل تو مسکرا دیا ۔ جب کہ جولیا بے اختیار ہنس پڑی ۔

"اس معاملے میں ابھی میں مغربی ہی ہوں" —— جولیانے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

"یہ ڈائری کوڈ میں ہے" —— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس کا مطلب ہے اس میں یقیناً کوئی اہم باتیں درج ہوں گی" — جولیانے چونک کر کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے اسے باقاعدہ ڈی کوڈ کرنا پڑے گا۔ کوئی خاص ہی ٹائپ کا کوڈ ہے" —— عمران نے کہا اور ساتھ ہی موجود ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ کیونکہ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس میں باقاعدہ میز کرسیاں اور کاغذ قلمدان موجود تھے۔ عمران نے ایک سادہ کاغذ اٹھایا اور قلمدان سے قلم لے کر اس نے کوڈ کو ڈی کوڈ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ لیکن کافی دیر تک مغز ماری کرنے کے باوجود وہ اسے ڈی کوڈ نہ کر سکا۔ تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ کیونکہ وہ اب تک اپنے متعلق یہی سمجھتا تھا کہ وہ ہر قسم کے کوڈ حل کر سکتا ہے۔ لیکن واقعی یہ کوئی ایسا کوڈ تھا جو کسی طرح بھی ڈی کوڈ نہ ہو رہا تھا۔

"یہاں عمارت کے شمال کی طرف دو آسٹرڈ کانی نسل کے انتہائی خوفناک کتے موجود ہیں" —— اسی لمحے تنویر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"آسٹرڈ کانی نسل کے۔ اوہ وہ نسل تو نایاب ہے۔ تم انہیں کیسے پہچانتے ہو" —— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے ایک کتاب میں ان کے بارے میں تفصیل سے پڑھا تھا۔ ان کے فوٹو بھی کتاب میں تھے۔ اور وہاں بھی انہیں نایاب نسل ہی ظاہر کیا گیا تھا۔ اسی لئے تو میں انہیں دیکھ کر حیران ہوا ہوں" —— تنویر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اوہ اوہ۔ آسٹرڈ کانی ڈاگ۔ اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویری گڈ" —— عمران نے یک لخت چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا ہوا۔ یہ کیسی ڈائری ہے" —— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا خیال شاید اب ڈائری کی طرف گیا تھا۔

"یہ ایک خفیہ تجوری سے ملی ہے۔ اور اس میں عبارت کسی ایسے کوڈ میں لکھی گئی ہے کہ عمران صاحب بھی اسے ڈی کوڈ نہیں کر پا رہے" —— کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر نے سر ہلا دیا عمران سامنے رکھی ڈائری پر مزید جھک گیا۔

"میں نے اسے ڈی کوڈ کر لیا ہے۔ بہت شکریہ تنویر۔ تم نے واقعی بروقت مدد کی ہے" —— عمران نے سر اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں نے مدد کی ہے۔ کیا مطلب۔ کیسی مدد" —— تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ آسٹریلیا کے گھنے جنگلوں میں رہنے والے ایک قبیلے کی زبان میں لکھی گئی ہے۔ وہی قبیلہ جس کے علاقے میں یہ آسٹرڈ کانی نسل کے کتے پائے جاتے ہیں۔ یہ کارلائل یقیناً وہاں کافی عرصے

رہا ہے۔ اس لئے اس نے نہ صرف وہاں کی زبان سیکھ لی ہوگی۔ بلکہ وہ وہاں سے اس نسل کے کتوں کے بچوں کا ایک جوڑا بھی ساتھ لے آیا ہوگا۔ ورنہ تو اس نسل کا یہاں ایکریمیا میں پایا جانا تقریباً ناممکن ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا اور تنویر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم وہ زبان جانتے ہو" ـــــ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کچھ کچھ جانتا ہوں۔ یہ جوزف دی گریٹ کے قبیلے کی زبان سے ملتی جلتی ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔ اس کا قلم تیزی سے کاغذ پر چل رہا تھا۔ وہ ڈائری کے صفحے پلٹاتے جا رہا تھا اور صفحے کو کاغذ پر ڈی کوڈ کرتا جا رہا تھا۔ لیکن یہ سب باتیں بگ باس تنظیم کے اڈوں۔ اس کے سرکردہ آدمیوں کے بارے میں تھیں اور پھر عمران نے ڈائری کا سب سے آخری تحریر شدہ صفحہ کھولا اور اُسے ڈی کوڈ کرنے لگ گیا۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ ٹیپ اس نے ہاسٹن میں واقع اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں بھجوا دیا ہے" ـــــ عمران نے چونک کر کہا۔ تو باقی ساتھی بھی حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔ اُسی لمحے ٹائیگر بھی آگیا۔ لیکن وہ خالی ہاتھ تھا۔

"ہاسٹن۔ ایکریمیا کی ریاست" ـــــ کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اس کی سب سے دور دراز ریاست۔ جہاں کا سارا علاقہ پہاڑی ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر کچھ

اور الفاظ کاغذ پر لکھنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کر دی۔

"ہاسٹن میں یہ لیبارٹری ہے۔ اس کا نام اڈن سکاٹ لیبارٹری ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ یہ اڈن سکاٹ ہاسٹن کا کون سا علاقہ ہے۔ بہرحال اب ہمیں ہاسٹن جانا ہوگا" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب ٹرڈ مین کو کال نہیں کرنا کیا" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں چونک پڑے۔

"ٹرڈ مین کو کال۔ کیا مطلب" ـــــ تنویر نے حیران ہو کر کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے اُسے تفصیل بتا دی کہ اس نے کپڑے، گھڑی اور بوٹ ایک الماری میں رکھے ہوئے دیکھے تھے۔ اس گھڑی سے عمران نے معلوم کیا کہ کارلائل کو قتل کرنے والا ٹرڈ مین ہے۔

"اوہ کہیں یہ ٹرڈ مین ہمارے خلاف کام نہ کر رہا ہو" ـــــ تنویر نے چونک کر کہا۔

"خلاف۔ وہ کیسے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس نے جس طرح کارلائل پر تشدد کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی اس ٹیپ کے لئے کام کر رہا ہے۔ اور اگر اس نے یہ ٹیپ حاصل کر بھی لیا تو لامحالہ ہمیں اس سے اسے حاصل کرنا پڑے گا" ـــــ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ اب وہ بلیک تھنڈر کا ایجنٹ نہیں ہے وہ بھی ہمارا

ہی سکتی ہے۔ بہرحال اس سے بات ہو جانی چاہیئے۔ ٹرڈ مین نے کار لائل سے کیا معلومات حاصل کی ہیں" ___ عمران نے کہا۔ اور پھر اُسے ایک سائیڈ پر ریک کے اندر رکھا ہوا ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نظر آ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر میز پر رکھا اور اس پر ٹرڈ مین کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبایا۔ اور کال دینی شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ بلیک ایگل اوور" ___ عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ___ مرفی اٹنڈنگ اوور ___ چند لمحوں بعد ایک اور آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

" بلیک ایگل سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اوور" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس ناراک سے باہر گئے ہوئے ہیں جناب۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے گئے ہیں۔ میں ان کا ہیڈکوارٹر انچارج بول رہا ہوں اوور" ___ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" کہاں گئے ہیں اوور" ___ عمران نے پوچھا۔

" بتا کر نہیں گئے جناب اوور" ___ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" اس سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کوئی مخصوص فریکونسی اوور" عمران نے کہا۔

" ایک منٹ۔ میں بتاتا ہوں جناب اوور" ___ دوسری طرف

سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مرفی نے ایک اور فریکونسی بتا دی۔ اور عمران نے او۔ کے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس نے مرفی کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ بلیک ایگل اوور" ___ عمران نے نئی فریکونسی پر کال دینی شروع کر دی۔

" یس۔ بلیک ایگل اٹنڈنگ یو اوور" ___ کچھ دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹرڈ مین کی آواز سنائی دی۔

" بلیک ایگل نے طویل پروازیں شروع کر دی ہیں۔ کیا ہوا کیا بگ باس کے چیف باس کے اڈے سے کوئی خصوصی ٹانک مل گیا ہے اوور" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو آپ وہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں وہاں گیا تھا اوور" ___ دوسری طرف سے ٹرڈ مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری گھڑی۔ تمہارا لباس۔ تمہارے مخصوص ساخت کے بوٹ۔ اور خاص طور پر چیف باس پر کئے جانے والا انتھونی والا خصوصی ایکشن۔ یہ سب بتا رہا تھا کہ بے چارہ بلیک ایگل کے خطرناک پنجوں میں پھنس گیا ہے اوور" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے بھی اطلاع ملی تھی کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت ناراک میں موجود ہیں۔ لیکن آپ کس چکر میں آئے ہیں۔ کیا کوئی خاص مشن ہے اوور" ___ دوسری طرف سے ٹرڈ مین نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

" مشن تو وہی ہے۔ جس کے لئے تم نے اس بے چارے پر اپنے پنجے آزمائے ہیں اوور" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اس مشن میں تو آپ نے عدم دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ اس لئے میں تو اُسے اپنے طور پر پورا کر رہا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اب یہ مشن بلیک ایگل کا ہے۔ آپ کا نہیں اوور" ــــ دوسری طرف سے ٹرڈمین نے کہا۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیا اب بلیک ایگل نے سولو فلائٹ کا فیصلہ کر لیا ہے اوور" ــــ عمران کا لہجہ خاصا سنجیدہ تھا۔

" ایسے ہی سمجھ لیں۔ میں واقعی اسے سولو فلائٹ ہی رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ مہمان ہیں۔ اطمینان سے ناراک میں گھومیں پھریں۔ تفریح کریں۔ میں یہ ٹیپ حاصل کر کے آپ کو تحفے میں پیش کر دوں گا اوور" دوسری طرف سے ٹرڈمین کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ یہ بات اگر تم پہلے بتا دیتے تو مجھے پاکیشیا سے یہاں تو نہ آنا پڑتا۔ اطمینان سے وہیں بیٹھا تحفہ وصول کر لیتا۔ لیکن اب آ گیا ہوں تو کچھ نہ کچھ کوشش تو میرا بھی فرض بنتا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پرنس۔ آپ کو اندازہ ہی نہیں کہ اس مشن کے لئے میں نے کیسی کیسی جدوجہد کی ہے۔ یوں سمجھیں کہ میں مسلسل موت کی دلدل میں پھنسا رہا ہوں۔ اس لئے بہرحال یہ میرا حق ہے کہ میں اسے خود حاصل کروں اوور" ــــ دوسری طرف سے ٹرڈمین نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں نے کب اعتراض کیا ہے۔ بڑی خوشی سے جدوجہد کرو۔ میں تمہاری کامیابی کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ یہ میرے ملک کا ٹیپ ہے۔ اس لئے اسے ہر صورت میں مجھے ہی حاصل کرنا ہے اوور اینڈ آل" ــــ عمران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" میری بات درست ثابت ہوئی ہے۔ کہ ٹرڈمین ہمارے خلاف جا رہا ہے" ــــ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔ وہ بس اسے خود حاصل کر کے مجھ پر اپنی صلاحیتوں کی دھاک بٹھانا چاہتا ہے۔ اور بس۔ حالانکہ میں تو پہلے ہی اس کی صلاحیتوں کا قائل ہوں۔ لیکن اس کی یہ بات غلط ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے اس کی طرف سے تحفے کا انتظار کرتے رہیں۔ بہرحال اب چلو یہاں سے۔ اب ہمیں فوری طور پر ہاسٹن جانا ہو گا۔ ٹرڈمین بھی لازماً ہاسٹن ہی گیا ہو گا" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹرومین نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔ نوجوان اپنے حلیے اور لباس سے ملازم لگ رہا تھا۔

"کنگ کو کہو۔ ناراک سے بلیک ایگل آیا ہے" ___ ٹرومین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ تشریف لایئے۔ باس آپ کے منتظر ہیں" ___ ملازم نے کہا اور تیزی سے مڑ کر پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ جب کہ ٹرومین واپس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ٹرومین کار اندر لے گیا۔ یہ ایک خاصی بڑی اور جدید انداز کی کوٹھی تھی۔ پورچ میں ایکسٹرے ماڈل کی کار موجود تھی۔ ٹرومین نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا اُسی لمحے برآمدے سے ایک لمبے قد لیکن چھریرے جسم کا نوجوان نمودار

ہوا۔

"ہیلو ٹرومین" ___ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو کنگ" ___ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے بغلگیر ہو گئے۔

"میں تو دو گھنٹوں سے تمہاری آمد کا منتظر تھا" ___ کنگ نے علیحدہ ہو کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اندرونی طرف ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اُسی لمحے کمرے میں ایک نوجوان لڑکی داخل ہوئی۔

"ہیلو ٹرومین" ___ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہیلو تینسی۔ کیسی ہو۔ یہ کنگ تنگ تو نہیں کرتا۔ بڑا وحشی نسل کا کنگ ہے" ___ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے تینسی سے جو کنگ کی بیوی تھی۔ باقاعدہ مصافحہ کیا۔

"کنگ بے چارے نے کیا تنگ کرنا ہے۔ یہاں اس کی کنگ شپ نہیں چل سکتی" ___ تینسی نے ہنستے ہوئے کہا

"بالکل بالکل۔ تینسی کے سامنے تو میں غلام ہوں" ___ کنگ نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور کمرہ ان تینوں کے مشترکہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"آپ لوگ باتیں کریں۔ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کر لوں" ___ تینسی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ اُسی لمحے ملازم ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا اور

اس نے ٹرے میں موجود شراب کی بوتل اور دو جام اٹھائے اور درمیان میں موجود میز پر رکھ دیئے۔ اور پھر واپس چلا گیا۔ کنگ نے بوتل کھولی اور پھر دونوں جام بھر دیئے۔

"لو تمہارے مطلب کی شراب ہے" ـــــ کنگ نے کہا۔

"شکریہ" ـــــ ٹرومین نے کہا اور جام اٹھا کر اس نے چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"تم نے بتایا نہیں کہ ہاسٹن میں تمہارے لئے دلچسپی کا کیا سامان پیدا ہو گیا ہے۔ یہ ریاست تو بالکل ہی مفلس اور قلاش ٹائپ کی ریاست ہے۔ اور تم ٹھہرے ناراک کے شہزادے" ـــــ کنگ نے شراب پیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہاں کوئی علاقہ ہے اڈن سکاٹ" ـــــ ٹرومین نے پوچھا۔

"اڈن سکاٹ علاقہ۔ نہیں۔ یہاں تو اس نام کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ البتہ اس نام کی شراب ضرور یہاں فروخت ہوتی ہے" ـــــ کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ناراک کی ایک تنظیم ہے بگ باس۔ اُسے تو جانتے ہی ہو گے" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ بالکل جانتا ہوں۔ اس کی مادام لزا بڑی خوب صورت عورت ہے۔ یہاں آتی ہے تو میرے پاس ہی ٹھہرتی ہے۔ یہاں اس کا بزنس بھی میرے ساتھ ہی ہے۔ مگر تم تو منشیات کے چکر میں کبھی نہیں پڑے۔ کیا ہوا اس بار" ـــــ کنگ نے پہلے سے بھی زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بگ باس صرف منشیات کا دھندہ نہیں کرتی۔ اس کے اور بھی بے شمار دھندے ہیں۔ اس کی یہاں ایک خفیہ لیبارٹری ہے اڈن سکاٹ لیبارٹری۔ مجھے اس کی تلاش ہے" ـــــ ٹرومین نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اڈن سکاٹ لیبارٹری۔ اور یہاں ہاسٹن میں۔ اوہ تمہیں کسی نے یقیناً غلط بتایا ہے ٹرومین۔ یہ پوری ریاست تو پہاڑی ہے۔ اور پھر میں تو پیدا ہی یہاں ہوا ہوں۔ اور تم میرے کاروبار کے بارے میں بھی اچھی طرح جانتے ہو۔ اگر یہاں کوئی لیبارٹری بنتی تو مجھے یقیناً اس کے بارے میں علم ہوتا۔ یہاں لیبارٹری نام کی کوئی چیز نہیں ہے" کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ سرے سے یہاں لیبارٹری ہی نہیں ہے۔ لیبارٹری تو بہرحال ہے۔ اس کا نام اڈن سکاٹ بتایا گیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ اڈن سکاٹ کسی علاقے کا نام ہو گا۔ بہرحال اب مجھے سوچنا پڑے گا کہ اس لیبارٹری کو کیسے ٹریس کیا جائے" ـــــ ٹرومین نے کہا۔

"تم نے اس لیبارٹری کو کرنا کیا ہے" ـــــ کنگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میں نے وہاں سے ایک اہم سائنسی فارمولے پر مبنی ٹیپ حاصل کرنا ہے" ـــــ ٹرومین نے جواب دیا تو کنگ اور زیادہ چونک پڑا۔

"سائنسی فارمولے کا ٹیپ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ فارمولے

کی کوئی فلم تو ہو سکتی ہے۔ ٹیپ کا کیا مطلب۔ اور تم نے ایسے کام کب سے شروع کر دیئے ہیں۔ پہلے تو تم نے کبھی اس قسم کا کوئی دھندہ نہ کیا تھا" ـــــ کنگ نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور ٹرڈمین نے اُسے بگ باس کے پاکیشیا سے ٹیپ حاصل کرنے سے لے کر یہاں ہاسٹن تک پہنچنے کی ساری جدوجہد مختصر الفاظ میں بتا دی۔ البتہ وہ اس سے اس بات کو چھپا گیا تھا۔ کہ کارلائل ہی بگ باس کا چیف باس تھا۔

" اوہ۔ تو تم نے کارلائل کا خاتمہ کر دیا اور اس سے تم نے یہاں کا پتہ معلوم کیا ہے" ـــــ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا۔ اور میں نے اُسے چیلنج کر دیا ہے۔ کہ اس بار میں خود ٹیپ حاصل کر دوں گا۔ اس کے بعد اُسے تحفے میں دے دوں گا۔ لیکن جس طرز کا وہ آدمی ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ اس کی آمد سے پہلے مجھے اس لیبارٹری کا کلیو نہ ملا تو پھر میں تو کلیو ڈھونڈھتا رہ جاؤں گا اور ٹیپ وہ حاصل کر جائے گا" ـــــ ٹرڈمین نے کہا۔

" اُسے کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ دردِ سر مول لینے کی۔ جب تم نے اُسے کہہ دیا ہے کہ تم ٹیپ حاصل کر کے اُسے تحفے میں دے دو گے۔ اُسے تو بغیر ہاتھ پیر ہلائے یہ ٹیپ مل جائے گا" ـــــ کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹرڈمین بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم اسے جانتے نہیں ہو۔ اس لئے ایسی بات کر رہے ہو۔ اول تو وہ نچلا بیٹھنے والا نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ مجھ سے ٹیپ تحفے میں لینے کی بجائے اُسے خود حاصل کرنا زیادہ مناسب سمجھے گا۔ میں اس کی فطرت سے واقف ہوں۔ میں نے تو یہ بات اس سے صرف اس لئے کہہ دی تھی کہ میں نے اس ٹیپ کی خاطر بے پناہ جدوجہد کی ہے۔ اس لئے نفسیاتی طور پر میں چاہتا ہوں کہ آخری کامیابی کا سہرا بھی میں ہی اپنے سر باندھوں۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جیسے ہی عمران سامنے آیا وہ بہرحال مجھ سے آگے نکل جائے گا" ـــــ ٹرڈمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم جیسا آدمی بھی اس طرح متاثر ہو سکتا ہے۔ تم نے تو آج تک بڑوں بڑوں کو گھاس نہ ڈالی تھی۔ اب تو مجھے بھی اس عمران سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے" کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرڈمین ہنس پڑا۔

" بس ملاقات کی دیر ہے۔ پھر تم ٹرڈمین کی بجائے اس کے گہرے دوست بن جاؤ گے اور بے چارہ ٹرڈمین سوچتا ہی رہ جائے گا کہ کنگ تو میرا دوست تھا" ـــــ ٹرڈمین نے کہا اور کنگ بھی ہنس پڑا۔

" تم مسلسل میرا اشتیاق بڑھاتے جا رہے ہو۔ ٹھیک ہے اسے آنے دو۔ میں اس سے ضرور ملاقات کر دوں گا" ـــــ کنگ نے کہا۔

" بعد میں بے شک ملتے رہنا۔ پہلے یہ مسئلہ حل کرو کہ یہ اڈن سکاٹ

کہاں ہو سکتا ہے اور یہ لیبارٹری کہاں ہو گی۔ اور اس مسئلے کو جلدی بلکہ فوری حل ہونا چاہیئے " ـــــ ٹرومین نے کہا۔

" ایک منٹ۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ یہاں ایک بوڑھا سا سائنسدان رہتا ہے جو کسی زمانے میں ایکریمیا کی کسی لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے۔ آبائی طور پر ہاسٹن کا ہی رہنے والا ہے۔ اب کافی بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس لئے گزشتہ آٹھ دس سالوں سے مستقل طور پر یہاں آکر رہنے لگا ہے۔ ہاسٹن کا معزز آدمی ہے۔ اگر یہاں کوئی لیبارٹری ہو گی تو اُسے اس بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ معلوم ہو گا " کنگ نے کہا۔

" پوچھو۔ کسی سے بھی پوچھو۔ بہر حال مجھے فوری طور پر اس لیبارٹری کا پتہ چاہیئے " ـــــ ٹرومین نے بے چین سے لہجے میں کہا اور کنگ نے اٹھ کر ایک طرف سٹینڈ پر رکھا ہوا فون اٹھایا اور اُسے لا کر اس نے درمیانی میز پر رکھ دیا۔ اور پھر اس کا لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر تک دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دیتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ ڈاکٹر روبر بول رہا ہوں "۔ ـــــ بولنے والے کی آواز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

" ڈاکٹر روبر۔ میں کنگ کلب کا مالک اسٹیفن کنگ بول رہا ہوں آپ میرے کلب میں تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اور اکثر مجھے آپ کی خدمت کا بھی موقع ملا ہے " ـــــ کنگ نے انتہائی مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ ہاں ہاں۔ وہ میرا پسندیدہ کلب ہے۔ وہاں کا ماحول بے حد شریفانہ اور سوبر ہے۔ اور تم سے بھی کئی بار ملاقات ہوئی ہے۔ میں جانتا ہوں تمہیں۔ کیسے فون کیا۔ کوئی کام ہے مجھ سے "۔ ڈاکٹر روبر نے جواب دیا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ میرے ایک دوست ہیں۔ ناراک سے آئے ہیں۔ انہیں کسی نے پتہ دیا ہے کہ یہاں اڈن سکاٹ لیبارٹری میں اُسے سیکورٹی آفیسر کی ملازمت مل سکتی ہے۔ وہ یہاں آگیا ہے۔ لیکن یہاں کسی کو اس نام کی لیبارٹری کا ہی علم نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے معلوم کر دوں۔ آپ کو تو یقیناً معلوم ہو گا " ـــــ کنگ نے کہا اور ٹرومین اس کی بات کرنے کے خوب صورت انداز پر مسکرا دیا۔ کنگ واقعی ذہانت سے بات کر رہا تھا۔

" اڈن سکاٹ لیبارٹری۔ اوہ۔ اس نام کی تو کوئی لیبارٹری یہاں نہیں ہے۔ بلکہ میرے خیال میں تو یہاں سرے سے کوئی لیبارٹری ہی نہیں ہے۔ صرف پلاننگ کو تو بہر حال لیبارٹری نہیں کہا جا سکتا " ڈاکٹر روبر نے کہا۔

چونکہ کنگ نے لاؤڈر آن کیا ہوا تھا۔ اس لئے یہ گفتگو واضح طور پر ٹرومین کو بھی سنائی دے رہی تھی۔ اور لفظ " پلاننگ " سن کر ٹرومین چونک پڑا۔

" اس سے پوچھو کہ پلاننگ کا کیا مطلب ہوا " ـــــ ٹرومین نے بجلی کی سی تیزی سے فون کے مائیک پر ہاتھ رکھ کر اُسے بند کر کے

کنگ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"سر۔ آپ نے لفظ پلاننگ استعمال کیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا" ——— کنگ نے سر ہلاتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"ہاں۔ آٹھ نو سال پہلے ناراک سے ایک آدمی میرے پاس آیا تھا وہ میرے ایک دوست سائنسدان کا رقعہ لے کر آیا تھا۔ وہ ناراک کا کوئی بڑا تعمیراتی ٹھیکیدار تھا۔ اس کا نام ناکھن تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے یہاں ہاسٹن میں حکومت کی طرف سے ایک خفیہ سائنس لیبارٹری بنانے کا ٹھیکہ حاصل کیا ہے۔ اور اس کا نقشہ بھی بنوا کر حکومت سے منظور کرا لیا ہے۔ لیکن حکومت چاہتی ہے کہ یہ لیبارٹری ہاسٹن میں ایسی جگہ بنائی جائے جہاں واقعی اُسے خفیہ رکھا جا سکے۔ اور اس میں ہونے والی سائنسی تحقیقات کو وہاں کے ماحول کی وجہ سے بھی کوئی نقصان نہ پہنچے اور وہاں سے قدرتی پانی بھی وافر مقدار میں مگر خفیہ طریقے سے لیبارٹری کو مہیا ہوتا رہے۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ میں سائنسدان نہیں ہوں۔ بلکہ میں نے سائنسی لیبارٹریوں کی ساخت کے مضمون میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ میں نے حکومت ایکریمیا کے لئے بے شمار سائنسی لیبارٹریاں تعمیر کی ہیں۔ بہرحال اس نے مجھے کثیر معاوضے کی پیش کش کی تو میں اس کے لئے کام کرنے پر رضامند ہو گیا۔ اور پھر میں نے سارے ہاسٹن کا سروے کر کے آخرکار ایک مقام تجویز کر دیا۔ اور یہ مقام اس ناکھن کو بھی پسند آ گیا۔ چنانچہ وہ واپس چلا گیا۔ کہ اپنی کمپنی کو لے کر آئے گا۔ لیکن پھر اس کا فون مجھے ملا کہ حکومت نے

ہاسٹن میں سائنس لیبارٹری بنانے کا منصوبہ ترک کر دیا ہے۔ اس لئے اب یہاں کوئی لیبارٹری نہ بن سکے گی۔ ظاہر ہے میں کیا کر سکتا تھا۔ خاموش ہو گیا۔ اس طرح ایک لیبارٹری کی پلاننگ تو ضرور ہوئی تھی۔ لیکن لیبارٹری بن نہ سکی تھی" ——— ڈاکٹر ردبر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جو مقام منتخب کیا تھا وہ کون سا تھا" ——— کنگ نے پوچھا اور ٹرڈمین کے چہرے پر بھی اشتیاق کے آثار نمودار ہو گئے۔

"وہ ایلرڈے کا علاقہ ہے۔ ٹاکسن جھیل کے قریب کا ویران اور دشوار گزار پہاڑی علاقہ۔ وہ علاقہ جسے بعد میں لارڈ گیرٹ نے خرید لیا۔ اور وہ اس کی پہاڑی شکارگاہ ہے" ——— ڈاکٹر ردبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ڈاکٹر صاحب۔ آپ کو میں نے تکلیف دی ہے معذرت خواہ ہوں" ——— کنگ نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ بہرحال مجھے افسوس ہے کہ تمہارے اس دوست کو کسی نے غلط بتایا ہے۔ کہ یہاں کوئی لیبارٹری ہے۔ ویسے اگر اُسے ملازمت چاہیئے تو اُسے کہنا کہ وہ مجھے مل لے۔ میں اُسے ناراک میں اپنے ایک دوست کے نام رقعہ دے دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے روزگار کا کوئی نہ کوئی بندوبست ہو جائے گا" ——— ڈاکٹر ردبر نے ہمدردانہ لہجے میں کہا اور کنگ نے اس کا ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"اب سن لیا تم نے۔ یہاں واقعی کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ اور جس علاقے کی بات ڈاکٹر روبر نے کی ہے۔ وہاں واقعی لارڈ گیرٹ کی پہاڑی شکارگاہ ہے۔ بے حد وسیع علاقہ اس کی جاگیر بن چکا ہے۔ جہاں وہ کبھی کبھار آکر پہاڑی لومڑیوں کا شکار کھیلتا ہے۔ میں خود کئی بار وہاں جا چکا ہوں" ——— کنگ نے کہا۔

"اڈن سکاٹ کی بوتل تو ہوگی یہاں" ——— اچانک ٹرومین نے کہا۔

"ہاں ہے کیوں۔ یہاں کی تو وہ پسندیدہ شراب ہے" ——— کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"ذرا بوتل لے آنا۔ میرے ذہن میں ایک خیال آرہا ہے۔ میں اسے چیک کرنا چاہتا ہوں" ——— ٹرومین نے کہا اور کنگ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ ٹرومین کی پیشانی پر شکنیں پھیلی ہوئی تھیں تھوڑی دیر بعد کنگ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں شراب کی نئی بوتل تھی۔

"یہ لو بوتل۔ مگر اچانک تمہیں اس کا خیال کیسے آگیا" ——— کنگ نے کہا اور بوتل ٹرومین کی طرف بڑھا دی۔ ٹرومین نے بوتل پر موجود لیبل کو غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"میرا خیال درست ثابت ہوا۔ تو یہ لیبارٹری ایلروے میں ہے۔ گڈ شو" ——— ٹرومین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اس شراب کی بوتل پر تمہارے لئے کچھ لکھا ہوا ہے" ——— کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ دیکھو اڈن سکاٹ شراب بنانے والی کمپنی گیرٹ انٹرپرائزز

ہے" ——— ٹرومین نے لیبل کے نچلے حصے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"مگر اس سے کیا ہوتا ہے۔ ہوگی کوئی کمپنی" ——— کنگ نے حیران ہوکر کہا۔

"دیکھو۔ مجھے کارلائل نے بتایا کہ ہاسٹن میں اڈن سکاٹ لیبارٹری ہے۔ لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ اڈن سکاٹ نام کا کوئی علاقہ نہیں ہے بلکہ شراب کا نام ہے۔ ڈاکٹر روبر نے بتایا کہ کوئی ناتھن یہاں لیبارٹری بنانا چاہتا تھا۔ جس کے لئے انہوں نے ایلروے کا علاقہ منتخب کیا مگر منصوبہ ختم کر دیا گیا۔ اس کے بعد کسی لارڈ گیرٹ نے یہ سارا علاقہ خرید لیا اور اس پر اپنی شکارگاہ قائم کر لی۔ اور اڈن سکاٹ شراب بنانے والی کمپنی کا نام گیرٹ انٹرپرائزز ہے۔ اس ساری بات سے کیا مطلب نکلتا ہے۔ یہی کہ ڈاکٹر روبر سے غلط بیانی کی گئی۔ لیبارٹری حکومت نہیں بنوا رہی تھی۔ بلکہ بگ باس بنوا رہی تھی۔ ڈاکٹر روبر سے ماہرانہ رائے لے کر انہیں یہی کہا گیا کہ منصوبہ ختم ہوگیا۔ اس کے بعد لارڈ گیرٹ کے نام سے یہ سارا علاقہ خرید لیا گیا۔ اس کے بعد لازماً یہاں خفیہ لیبارٹری تیار کی گئی۔ اور اڈن سکاٹ کوڈ نام ہوا۔ دوسرے لفظوں میں گیرٹ لیبارٹری کہہ لو" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا اور کنگ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ کمال ہے۔ تمہارا ذہن خوب چلتا ہے۔ کم از کم میں تو اس طرح یہ نتیجہ کبھی نہ نکال سکتا۔ مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری واقعی موجود ہے اور اس ایلروے کے علاقے میں ہے۔ لیکن یہ علاقہ تو بے حد وسیع ہے۔ کیسے اسے تلاش کیا جائے گا"

کنگ نے توصیفی لہجے میں کہا ۔
" ڈاکٹر دوبر نے یہ مسئلہ بھی حل کر دیا ہے " ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا ۔
" مجھے تو یوں لگ رہا ہے ۔ کہ شرلاک ہومز کی روح تمہارے اندر حلول کر گئی ہے ۔ ڈاکٹر دوبر نے تو سرے سے لیبارٹری کی موجودگی سے ہی انکار کر دیا تھا ۔ تم کہہ رہے ہو اس نے مسئلہ حل کر دیا ہے " ـــــ کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ٹرومین ہنس پڑا ۔
" ڈاکٹر دوبر نے بتایا تھا ۔ کہ اس ناقن کو ایسا علاقہ چاہئے تھا ۔ جہاں سے قدرتی پانی وافر مقدار میں لیبارٹری تک پہنچ سکے اور تم نے خود ہی بتایا ہے کہ یہ ایلروئے کا علاقہ ٹاکسن جھیل کے قریب سے شروع ہوتا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری یا تو اس جھیل کے قریب بنائی گئی ہے یا بہرحال اس جھیل سے وہاں تک پانی پہنچانے کا کوئی انتظام ضرور کیا گیا ہے ۔ اور ایسے انتظامات زیادہ طویل فاصلے تک نہیں کئے جاتے " ـــــ ٹرومین نے کہا ۔
" اوہ اوہ ۔ واقعی ۔ ویری گڈ ٹرومین ۔ واقعی تم نے درست اندازہ لگایا ہے ۔ اب یہ بات طے ہے کہ یہ لیبارٹری ٹاکسن جھیل کے قریب ہے ۔ لیکن میں تو کئی بار وہاں گیا ہوں ۔ وہاں مجھے تو کوئی بات مشکوک نظر نہیں آئی " ـــــ کنگ نے کہا ۔
" اب نظر آ جائے گی ۔ تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ اس پہاڑی شکارگاہ پر کون رہتا ہے ۔ اور مزید کیا انتظامات ہیں " ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ایک بڑا سا کیبن ہے ۔ جس میں شکار پارٹی کا انچارج کنگسٹن رہتا ہے ۔ اور اس سے ذرا ہٹ کر دس بارہ کیبنز ہیں جہاں دوسرے ملازم رہتے ہیں ۔ باقی اس سارے علاقے کو خاردار تاروں سے بنی ہوئی باڑھ سے محدود کر دیا گیا ہے ۔ اور اندر سوائے کنگسٹن کی خاص اجازت کے کسی کو نہیں جانے دیا جاتا ۔ مخصوص نسل کے کتے وہاں پھرتے رہتے ہیں " ـــــ کنگ نے جواب دیا ۔
" کنگسٹن سے تمہاری واقفیت ہے " ـــــ ٹرومین نے پوچھا ۔
" ہاں ہے ۔ کیوں " ـــــ کنگ نے چونک کر پوچھا ۔
" ٹھیک ہے ۔ اسے فون کرو ۔ اور اسے بتاؤ کہ تمہارے کچھ دوست لارڈ گیرٹ کی اس پہاڑی شکارگاہ کی سیر کرنا چاہتے ہیں اور پھر ہمیں وہاں لے جاؤ ۔ اس کے بعد تمہاری ڈیوٹی ختم ۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے " ـــــ ٹرومین نے کہا ۔
" کتنے آدمی جائیں گے " ـــــ کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا ۔
" مجھ سمیت صرف چار ۔ میں زیادہ بھیڑ بھاڑ کا قائل نہیں ہوں " ـــــ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔
" مسئلہ یہ ہے ٹرومین ۔ کہ تم یہاں کے رہنے والے نہیں ہو ۔ تم تو اپنا مشن مکمل کر کے یہاں سے واپس چلے جاؤ گے ۔ لیکن میں نے یہیں رہنا ہے ۔ اور لارڈ گیرٹ کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں ۔ اس لئے سوری ٹرومین میں بذات خود سامنے نہیں آنا چاہتا ۔ البتہ خفیہ طور پر میں تمہاری مدد کے لئے تیار ہوں " ـــــ کنگ نے صاف بات کرتے ہوئے کہا اور ٹرومین مسکرا دیا ۔

"گڈ۔ تمہاری یہ صاف گوئی مجھے پسند آئی ہے۔ تمہیں واقعی سامنے نہیں آنا چاہیئے۔ ویسے تمہاری وجہ سے ڈاکٹر ردبرے سے بات ہوئی ہے اور اس ڈاکٹر ردبرے سے ہونے والی بات چیت سے یہ مسئلہ حل ہوا ہے۔ تم صرف اتنا کرو کہ یہاں کا تفصیلی نقشہ منگوا کر مجھے اس ٹاکسن جھیل اور ایلیدوے کا علاقہ مارک کرا دو۔ اس کے بعد میں یہاں سے چلا جاؤں گا" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ناراض تو نہیں ہوئے" ـــــ کنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں کنگ۔ ایسی کوئی بات نہیں" ـــــ ٹرومین نے کہا تو کنگ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور نقشہ لے آنے کے لئے ایک بار پھر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہاسٹن کے ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی عمران ٹیکسی سٹینڈ کی طرف جانے کی بجائے ایک ایسے راستے پر چل پڑا جو قریب ہی ایک چھوٹے سے بازار کی طرف جاتا تھا۔ اسے ٹاک وڈ بازار کہا جاتا تھا۔ اس بازار میں پہاڑی جڑی بوٹیاں فروخت کرنے والی دکانیں تھیں۔ ایسی جڑی بوٹیاں جو ادویات کے کام آتی تھیں۔ یہ بازار ان جڑی بوٹیوں کی بہت بڑی منڈی تھی۔ یہاں ہر طرف عجیب و غریب جڑی بوٹیوں سے بھری ہوئی بوریوں کے ڈھیر موجود تھے۔

"یہ تم کس طرف آ گئے ہو" ـــــ جولیا نے حیرت سے بازار میں موجود جڑی بوٹیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے سنا ہے یہاں ایسی بوٹی بھی ملتی ہے جسے کھانے کے بعد آدمی قیامت تک جوان رہتا ہے۔ مجھے اس بوٹی کی تلاش ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک دکان

میں داخل ہوگیا۔ دکان کیا تھی ایک بہت بڑا ہال تھا جس میں جڑی بوٹیوں کی عجیب سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طرف بوریاں ہی بوریاں تھیں۔ ایک کونے میں البتہ ایک میز اور اس کے گرد چند کرسیاں موجود تھیں۔ میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا فون پر کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔ جولیا نے بھی ایکریمین میک اپ کیا ہوا تھا۔

"جی فرمائیے" ـــــ اس ادھیڑ عمر آدمی نے ان سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ اس دکان کے مالک ہیں" ـــــ عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"جی ہاں۔ میرا نام گلبرٹ ہے۔ اور میں ہی دکان کا مالک ہوں" گلبرٹ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ کو تو جوان ہونا چاہیئے تھا۔ جب کہ آپ تو ادھیڑ عمر ہیں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو گلبرٹ کا چہرہ حیرت سے بگڑ سا گیا۔

"یہ کیسا مذاق ہے۔ کون ہیں آپ" ـــــ گلبرٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مذاق نہیں ہے مسٹر گلبرٹ۔ ہم نے بڑا طویل سفر طے کیا ہے۔ تاکہ جوان گلبرٹ سے ملاقات ہو سکے لیکن" ـــــ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور کرسی گھسیٹ کر اس طرح بیٹھ گیا جیسے اس نے بقول اس کے طویل سفر صرف یہاں کرسی پر بیٹھنے کے لئے طے کیا ہو۔

عمران کے بیٹھتے ہی جولیا، ٹائیگر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی باقی کرسیوں پر براجمان ہو گئے۔ اور گلبرٹ اس طرح حیرت سے باری باری عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جیسے اُسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر اس کا واسطہ کس قسم کے لوگوں سے پڑ گیا ہے۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر گلبرٹ۔ میرا نام رابرٹ ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمارا ناراک میں کاسمیٹکس کا بہت بڑا کاروبار ہے۔ اور ہم اس کاروبار کو مزید وسعت دینا چاہتے ہیں۔ اور اس لئے ہم نے ناراک سے یہاں کا طویل سفر طے کیا ہے اور ہمیں وہاں ناراک میں بھی بتایا گیا تھا کہ پاسٹن میں جڑی بوٹیوں کے سب سے بڑے تاجر مسٹر گلبرٹ ہیں" ـــــ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے درست سنا ہے۔ پاسٹن میں جڑی بوٹیوں کا نوے فیصد کاروبار میں ہی کرتا ہوں۔ لیکن......" گلبرٹ نے قدرے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو مجھے حیرت ہوئی ہے کہ اس کے باوجود آپ ادھیڑ عمر ہیں۔ مجھے تو یقین تھا کہ آپ جوان ہوں گے۔ لیکن آپ کو ادھیڑ عمر دیکھ کر یقین کریں مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے۔ بلکہ یوں سمجھیں مجھے اپنے کروڑوں ڈالرز کا بزنس بھی ڈوبتا ہوا دکھائی دے رہا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ میری جوانی یا ادھیڑ عمری سے آپ کے بزنس کا کیا تعلق ہے" ـــــ اس بار گلبرٹ نے قدرے غصے

لہجے میں کہا۔

" آپ میکارٹینی نام کی جڑی بوٹی فروخت کرتے ہیں " ــــــ عمران نے پوچھا۔

" ہاں۔ کیوں " ــــــ گلبرٹ نے حیران ہو کر کہا۔

" اور میکارٹینی بوٹی میں یہ خاصیت بتائی گئی ہے کہ اس کا رس استعمال کرنے والا ہمیشہ جوان رہتا ہے " ــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس بار گلبرٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ آپ اس لئے کہہ رہے تھے کہ میں ادھیڑ عمر کیوں نظر آ رہا ہوں۔ میکارٹینی کے معنی واقعی لافانی جوانی بنتا ہے۔ لیکن مسٹر رابرٹ یہ ایسا صرف نام کی حد تک ہے۔ یہ بوٹی تو کینسر کی دوا بنانے کے کام آتی ہے۔ اور بس۔ ویسے یہ انتہائی کم یاب بوٹی ہے۔ اس لئے اس کی قیمت بھی بہت زیادہ ہے۔ اور یہاں ہاسٹن میں اس بوٹی کو صرف میں ہی فروخت کرتا ہوں " ــــــ گلبرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے سارا بزنس پلان ہی چوپٹ ہو گیا۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ کاسمیٹکس جو مصنوعی حسن و جوانی پیدا کرتے ہیں۔ اس کا کاروبار ختم کر کے میکارٹینی کا رس فروخت کروں۔ تاکہ جو بھی اسے استعمال کرے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جوان رہ جائے " ــــــ عمران نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور گلبرٹ مسکرا دیا۔

" آپ کو واقعی مایوسی ہوئی ہے۔ لیکن اس میں میرا کوئی قصور

نہیں ہے۔ آپ نے خود ہی غلط سمجھا ہے " ــــــ گلبرٹ نے کہا۔

" اچھا یہ بتائیں کہ یہ بوٹی کیا سارے ہاسٹن میں پیدا ہوتی ہے " عمران نے کہا۔

" جی نہیں۔ صرف ایک خاص علاقے تک ہی محدود ہے۔ لارڈ گیرٹ کی پہاڑی شکارگاہ کے ایک خاص حصے میں پائی جاتی ہے۔ اور لارڈ گیرٹ باقاعدہ اسے ٹھیکے پہ دیتا ہے۔ دس لاکھ ڈالر سالانہ کا ٹھیکہ ہے۔ اور ٹھیکہ ہمارے پاس ہے " ــــــ گلبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تو بے حد کم مقدار میں ملتی ہو گی " ــــــ عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ لیکن اس کی قیمت اتنی مل جاتی ہے کہ ٹھیکے کے باوجود ہمیں خاصا بزنس مل جاتا ہے " ــــــ گلبرٹ نے جواب دیا۔

" کیا یہاں آپ کے پاس ہے وہ بوٹی۔ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں " ــــــ عمران نے کہا۔

" جی نہیں۔ ابھی اس کا موسم نہیں ہے۔ صرف سال میں تین مہینے ایسے ہیں جب یہ خود رو طور پہ پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ان مہینوں میں بارشیں بے حد ہوتی ہیں۔ اور ابھی اس سیزن کو چار مہینے پڑے ہیں " ــــــ گلبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کی پیداوار کا کون سا علاقہ بتایا ہے آپ نے " ــــــ عمران نے پوچھا۔

" شمال میں ایک علاقہ ہے۔ جسے مقامی طور پر ایلبرڈ کہا جاتا ہے۔ وہاں ٹاکسن نامی ایک قدرتی جھیل ہے۔ اس جھیل کے ساتھ

وسیع علاقہ لارڈ گیرٹ کی ملکیت ہے۔ اس نے یہ وسیع علاقہ حکومت سے خرید کر اسے باقاعدہ اپنی پہاڑی شکار گاہ بنایا ہوا ہے۔ اس وسیع علاقے کے گرد خاردار تاروں کی باڑ ہے۔ اندر باقاعدہ شکاری رہتے ہیں۔ اور کسی اجنبی کو اندر آنے سے روکنے کے لئے وہاں انتہائی خونخوار نسل کے کتے بھی موجود ہیں۔ اس علاقے کے اندر جنوب کی طرف دو پہاڑیاں ہیں جہاں یہ مخصوص بوٹی بارشوں کے موسم میں پائی جاتی ہے" ____ گلبرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا انچارج کون ہے۔ کیا لارڈ گیرٹ صاحب مستقل طور پر وہیں رہتے ہیں" ____ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو نارڈاک میں رہتے ہوں گے۔ یہاں تو صرف شکار کھیلنے آتے ہیں۔ ویسے ان کی شکار گاہ کا انچارج کنگسٹن ہے۔ وہی اس علاقے کا انچارج بھی ہے ٹھیکہ بھی وہی دیتا ہے۔ اور رقم بھی وہی وصول کرتا ہے" ____ گلبرٹ نے کہا۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم اس علاقے کو دیکھ سکیں۔ جہاں یہ جڑی بوٹی پیدا ہوتی ہے" ____ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ کنگسٹن سوائے مخصوص افراد کے کسی کو اپنے علاقے میں داخل نہیں ہونے دیتا۔ جڑی بوٹی کے موسم میں بھی ہمارے آدمی جب وہاں جاتے ہیں تو کنگسٹن اور اس کے ساتھی باقاعدہ ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ لارڈ گیرٹ قطعی پسند نہیں کرتا کہ اس کی جاگیر میں کوئی اجنبی جائے" ____ گیرٹ نے جواب دیا۔

"یہ جھیل کیا نام بتایا ہے آپ نے ٹاکسن۔ یہ جھیل بھی لارڈ گیرٹ کی ملکیت ہے" ____ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ یہ اس علاقے کے قریب ہے۔ ایک قدرتی جھیل ہے۔ لیکن خاصے دشوار گزار راستے پر ہے۔ اس لئے لوگ وہاں نہیں جاتے" ____ گلبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ بہت بہت شکریہ مسٹر گلبرٹ۔ چلو بزنس نہ ہوا آپ جیسے با اخلاق تاجر سے تو ملاقات ہو گئی" ____ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے۔ اگر واقعی اس جڑی بوٹی میں ایسی خاصیت ہوتی۔ تو اسے آپ کے ہاتھ فروخت کرنے پر خوشی ہوتی" ____ اس بار گلبرٹ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے باقاعدہ عمران سے مصافحہ کیا۔ اور عمران خاموشی سے مڑا اور دکان سے باہر آ گیا۔

"یہ کیا چکر چلا دیا ہے تم نے" ____ باہر آتے ہی جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چکر نہیں مس جولیا نافٹز واٹر۔ میں حقیقتاً یہ جڑی بوٹی خریدنے گیا تھا۔ مگر اب کیا کیا جائے۔ خالی نام سے تو لافانی جوانی نہیں مل سکتی" ____ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ لیبارٹری تو اڈن سکاٹ نامی علاقے میں ہے۔ آپ نے اس علاقے کے بارے میں تو گلبرٹ سے کچھ پوچھا ہی نہیں" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کے لئے ہمیں کسی شراب کی دکان کا رخ کرنا پڑے گا"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ اب بازار سے نکل کر دوبارہ ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"شراب کی دکان۔ کیا مطلب" ——— کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ اڈن سکاٹ ایک سستی سی شراب کا نام ہے۔ کسی علاقے کا نام نہیں ہے۔ میں نے پاسٹن کا تفصیلی نقشہ چیک کر لیا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں وہ ایک خالی ٹیکسی کے قریب پہنچ گئے۔

"ہمیں گلاگیر جانا ہے۔ کیا تمہاری ٹیکسی وہاں تک چلی جائے گی" ——— عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گلاگیر۔ اوہ نہیں جناب۔ اس کے لئے آپ کو مخصوص جیپ ہائر کرنی پڑے گی۔ البتہ اس کمپنی تک میں آپ کو لے جا سکتا ہوں۔ جہاں سے معقول ضمانت پر آپ کو جیپ کرائے پر مل سکتی ہے" ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو پھر دو ٹیکسیاں کر لیتے ہیں" ——— عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ایک دوسری ٹیکسی کے ڈرائیور کو اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ دو ٹیکسیوں میں بیٹھے شہر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ٹیکسیوں نے انہیں ایک بڑی کمرشل عمارت کے سامنے اتار دیا۔

"یہاں ماؤنٹین ٹورسٹ کمپنی کا دفتر ہے۔ وہاں سے آپ کو جیپ مل جائے گی" ——— ڈرائیور نے کہا اور عمران نے اُسے

کرایہ ادا کیا۔ پچھلی ٹیکسی کا کرایہ تنویر نے ادا کیا۔ اور پھر وہ سب اس عمارت میں داخل ہو گئے۔ واقعی یہاں ایک بڑا شو روم تھا۔ جس میں پہاڑی علاقوں میں سفر کرنے والی مخصوص ساخت کی انتہائی طاقتور جیپیں موجود تھیں۔ تھوڑے سے بحث مباحثے کے بعد آخرکار عمران نے ایک بڑی جیپ ہائر کر لی۔ اس نے جیپ کی پوری رقم بطور ضمانت کیش دے دی تھی۔ اس لئے جیپ انہیں آسانی سے مل گئی۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ ٹورسٹ تھے۔ اس لئے رجسٹر پر ان کے کاغذات کے نمبروں کا اندراج کر لیا گیا۔ جیپ خاصی بڑی تھی۔ اس لئے ایک ہی جیپ میں وہ سب پورے آ گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران بیٹھ گیا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر تنویر، ٹائیگر اور کیپٹن شکیل براجمان ہو گئے۔ عمران نے جیپ آگے بڑھائی اور پھر اس نے اُسے ایک اور مارکیٹ میں لا کر روک دیا۔

"ٹائیگر۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ باقی لوگ جیپ میں ہی رہیں گے۔ ہم نے اسلحہ لینا ہے" ——— عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر کو ساتھ لئے وہ مارکیٹ کے فٹ پاتھ پر آگے بڑھتا گیا۔ مارکیٹ میں خاصا رش تھا۔ اور یہاں تقریباً ہر قسم کی دکانیں موجود تھیں۔ چونکہ ایکریمیا میں اسلحے کی فروخت پر کوئی پابندی نہ تھی۔ اس لئے ایکریمیا میں ہر جگہ سے ہر قسم کا اسلحہ آسانی سے خریدا جا سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران ٹائیگر سمیت اسلحہ فروخت کرنے والی ایک دکان میں داخل ہو گیا۔ دکان پر ہر قسم کا اسلحہ برائے فروخت موجود تھا۔ عمران نے مخصوص اسلحہ خریدا۔ پھر اسلحے کے بنڈل اٹھائے وہ دکان سے باہر

نکل آئے ۔
" تمہارا آدمی کہاں ملے گا" ــــ عمران نے دکان سے باہر آتے ہی ٹائیگر سے پوچھا ۔
" اسی دکان کا پتہ دیا تھا اس نے" ــــ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔
" تم یہیں ٹھہرو میں جیپ کی طرف جا رہا ہوں ۔ جب وہ آجائے تو اُسے ساتھ لے آنا" ــــ عمران نے کہا اور پھر اسلحے کے دو بنڈل اٹھائے وہ تیزی سے واپس جیپ کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے بنڈل عقب میں بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل اور تنویر کے حوالے کئے اور پھر خود اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ۔
" ٹائیگر کو کہاں چھوڑ آئے ہو" ــــ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا ۔
" وہ گائیڈ کو لے کر آرہا ہے " ــــ عمران نے جواب دیا ۔
" گائیڈ ــــ کیا مطلب" ــــ جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا ۔
" میں نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ یہاں کسی ایسے آدمی کا بندوبست کرے جو ان سارے علاقوں سے اچھی طرح واقف ہو ۔ ٹائیگر کے ناراک کی زیر زمین دنیا میں پاکیشیائی زیر زمین دنیا کے حوالے سے کافی تعلقات ہیں ۔ چنانچہ اس نے اپنے دوستوں کی مدد سے ایک گائیڈ کا بندوبست کر لیا ہے اور اب اس کا انتظار کر رہا ہے" ــــ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔
" عمران صاحب ۔ اصل مسئلہ تو اس لیبارٹری کے علاقے کو

ٹریس کرنا ہے ۔ کیا وہ گائیڈ اس علاقے کو جانتا ہو گا ۔ جب کہ آپ کہہ رہے تھے کہ نقشے میں اس اڈن سکاٹ نام کا کوئی علاقہ ہی موجود نہیں ہے" ــــ کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔
" علاقے کا تعلق مسٹر گلبرٹ کی جوانی سے تھا ۔ چنانچہ جوانی چیک ہوتے ہی علاقہ بھی چیک ہو گیا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔
" آخر تم صاف صاف کیوں نہیں بتاتے ۔ ہر وقت خواہ مخواہ کا سسپنس پھیلائے رکھتے ہو" ــــ جولیا نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔
" کبھی تم نے صاف صاف پوچھا بھی تو نہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار جھینپ کر رہ گئی ۔
" نجانے چیف کو تمہاری کون سی ادا پسند آگئی ہے ۔ سوائے بکواس کرنے کے اور وقت ضائع کرنے کے تمہیں اور آتا ہی کیا ہے" پیچھے بیٹھا ہوا تنویر اس بار بول ہی پڑا ۔ نجانے وہ اب تک کیسے خاموش بیٹھا رہا تھا ۔
" یہی ادا کہ سیکرٹ سروس کے ممبروں کے پاس بہت سا وقت فالتو بچا رہتا ہے ۔ چنانچہ میں اسے ضائع کرتا رہوں ۔ تاکہ فالتو وقت کا بوجھ ان کے دماغوں کے ساتھ ساتھ ان کے جسموں کو بھی شل نہ کر دے" ــــ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا ۔
" تمہارا مطلب ہے ۔ ہم نکمے ہیں ۔ ہم سے کام نہیں ہوتا" ــــ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

"پلیز تنویر ۔ یہ وقت آپس میں الجھنے کا نہیں ہے ۔ عمران صاحب آپ بتا رہے تھے کہ آپ نے علاقہ تلاش کر لیا ہے" ــــ کیپٹن شکیل نے پہلے تنویر سے مخاطب ہو کر اور پھر آخر میں عمران سے بات کرتے ہوئے کہا ۔

"خواہ مخواہ چیک کر لیا ہے جڑی بوٹیوں کی دکان میں ۔ جوانی پیدا کرنے والی جڑی بوٹی کا پوچھنے سے علاقہ چیک ہو جاتا ہے ۔ ہونہہ ۔ خواہ مخواہ کا رعب بنا رہا ہے" ــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا ۔

"کیا واقعی تم نے علاقہ چیک کر لیا ہے کہ یہ گلا گیر کا علاقہ ہے" جولیا نے کہا ۔

"نہیں گلا گیر تو پہاڑی علاقے میں اس قصبے کا نام ہے ۔ جس کے بعد ویران علاقہ شروع ہو جاتا ہے ۔ چلو ٹائیگر کے آنے سے پہلے بتا دیتا ہوں ۔ ورنہ وہ ٹائیگر اور گائیڈ کہیں یہ نہ سمجھیں کہ سیکرٹ سروس کے ممبران بس پوچھتے ہی رہتے ہیں ۔ آخر غیرت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے ۔ کارلائل کی ڈائری میں میکارٹینی نامی جڑی بوٹی کے سودے اور اس کے آگے ایک بھاری رقم لکھی ہوئی میں نے دیکھی تھی ۔ ساتھ ہی گلبرٹ نامی دکان اور ہاسٹن کا بھی حوالہ تھا ۔ مجھے معلوم ہے کہ میکارٹینی ایک انتہائی نایاب قسم کی جڑی بوٹی ہے ۔ جو خاص پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے ۔ کارلائل کی ڈائری میں اس کا اندراج ۔ رقم کا حوالہ اور گلبرٹ نامی دکان اور ہاسٹن کے حوالے سے میں سمجھ گیا کہ یہ جڑی بوٹی یقیناً اس علاقے میں پائی جاتی ہے ۔ جہاں یہ لیبارٹری ہو گی ۔ لیکن اس علاقے کا کوئی حوالہ نہ تھا ۔ ادھر

اڈن سکاٹ نام کا کوئی علاقہ واقعی ہاسٹن کے نقشے میں موجود نہ تھا ۔ اس کا نام بتا رہا تھا کہ یہ کسی شراب کا ہی نام ہو سکتا ہے ۔ چنانچہ میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اڈن سکاٹ نامی شراب ہاسٹن میں خاصی پسند کی جاتی ہے ۔ اور اس کو بنانے والی کمپنی کا نام گیرٹ انٹرپرائزز ہے ۔ چنانچہ میں گلبرٹ سے آ کر ملا ۔ میکارٹینی ایکریمین لفظ ہے جس کا معنی ہے لافانی جوانی ۔ چنانچہ اس نام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے اس سے بات کی تو پتہ چلا کہ یہ بوٹی لارڈ گیرٹ کی پہاڑی شکارگاہ کے ایک حصے میں پائی جاتی ہے اور باقاعدہ اس کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے ۔ اور اس پورے علاقے میں کسی اجنبی آدمی کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا ۔ ویسے اس علاقے کو ایلمرڈ کہا جاتا ہے ۔ اور یہ ہاسٹن سے خاصی دور اور انتہائی ویران پہاڑی علاقہ ہے ۔ اس تک جانے کے لئے ہمارا گلا گیر نامی پہاڑی قصبے تک جانا ضروری ہے ۔ اور جیپ یا سواری بھی گلا گیر تک ہی جا سکتی ہے ۔ اس سے آگے پہاڑی خچر استعمال ہوتے ہیں ۔ یا پھر پیدل سفر کیا جا سکتا ہے ۔ اڈن سکاٹ نامی شراب گیرٹ انٹرپرائزز تیار کرتی ہے ۔ اور میکارٹینی بوٹی بھی لارڈ گیرٹ کی شکارگاہ میں پائی جاتی ہے ۔ اب کم از کم تم یہ بات سمجھ گئے ہو گے کہ یہ لیبارٹری اس شکارگاہ کے کس حصے میں قائم کی گئی ہے ۔ اور اسے محفوظ رکھنے کے لئے کسی لارڈ گیرٹ کی شکارگاہ کا نام دیا گیا ہے ۔ ہو سکتا ہے یہ نام فرضی ہو ۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لارڈ گیرٹ واقعی بگ باس کا اہم آدمی ہو ۔ اب رہی دوسری بات کہ اتنے بڑے پہاڑی

علاقے میں ہم لیبارٹری کو کیسے تلاش کریں گے۔ تو اس کا بھی ایک آسان طریقہ موجود ہے۔ کسی بھی سائنس لیبارٹری کے لئے صاف اور قدرتی پانی کی موجودگی ضروری ہے اور وہاں ٹاکسن نامی قدرتی جھیل موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری اس ٹاکسن جھیل کے کہیں قریب ہی زیر زمین واقع ہے۔ اب یہ گائیڈ ہمیں اس ٹاکسن جھیل تک لے جائے گا۔ اور اس کے بعد باقی کارروائی ہم مکمل کریں گے" ــــ عمران نے اس بار پوری سنجیدگی سے مکمل تفصیل بتائی تو جولیا تو جولیا کیپٹن شکیل اور تنویر کی آنکھوں اور چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"کمال ہے۔ تمہارا دماغ ہے یا شیطان کا کارخانہ۔ بظاہر تو تم بکواس کرتے رہتے ہو۔ لیکن درحقیقت تم اپنا شیطانی جال پھیلائے ہوئے ہوتے ہو" ــــ تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"اچھا تو یہ شیطانی جال ہے۔ اسی لئے تو مینڈکی خود آج تک اس جال میں نہیں آسکی" ــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا ذہن میرے خیال میں اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر بنایا ہے۔ نجانے کہاں کی کڑیاں کہاں جوڑ لیتے ہو۔ اور نتیجہ بھی سو فیصد درست نکلتا ہے" ــــ جولیا نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"بس کڑیاں جوڑنے کا ہی تو سارا مسئلہ ہے۔ بشرطیکہ تنویر جوڑنے دے تو......." ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا ایک بار پھر جھینپ گئی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات چیت ہوتی

ٹائیگر ایک مقامی آدمی کے ساتھ جیپ کی طرف آتا دکھائی دیا۔ مقامی آدمی اپنی جسامت اور قد و قامت کے لحاظ سے پہاڑی ہی لگتا تھا۔

"کیپٹن شکیل اور تنویر۔ تم دونوں مارکیٹ جاؤ۔ اور وہاں سے غوطہ خوری کے مخصوص لباس اور گیس ماسک بھی خرید کر لے آؤ۔ ہم سب کے لئے۔ جاؤ" ــــ عمران نے اچانک مڑ کر کیپٹن شکیل اور تنویر سے کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے جیپ سے نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے مارکیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اس مقامی آدمی کے ساتھ جیپ کے قریب پہنچ گیا۔

"باس۔ یہ فرانڈو ہے۔ اس سارے علاقے کا کیڑا اور با اعتماد آدمی ہے" ــــ ٹائیگر نے قریب آکر عمران سے فرانڈو کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ٹاکسن جھیل دیکھی ہوئی ہے تم نے" ــــ عمران نے فرانڈو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ اچھی طرح۔ مجھ سے زیادہ باسٹن کے پہاڑی علاقے کو اور کون جان سکتا ہے۔ مگر جناب ایک تو یہ جھیل انتہائی دشوار گزار علاقے میں ہے۔ اور دوسری اتنی خوب صورت بھی نہیں ہے کہ سیاح وہاں جائیں" ــــ فرانڈو نے کہا۔

"ہم صرف سیاح ہی نہیں ہیں مسٹر فرانڈو۔ ہم حکومت ایکریمیا کے ایک ایسے محکمے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو ایسے مقامات کو تلاش کرتا ہے جنہیں ڈویلپ کر کے اسے سیاحوں کے لئے پسندیدہ بنایا جا سکے۔ اور اسی سلسلے میں ہم ٹاکسن جھیل تک جانا چاہتے ہیں" ــــ عمران

نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ٹھیک ہے جناب۔ اگر علاقہ ڈویلپ ہو جائے تو واقعی وہ سیاحوں کے لئے ایک پرکشش مقام بن سکتا ہے "۔۔۔ فرانڈ د نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور تنویر واپس آ گئے۔ ان کے پاس چار بڑے تھیلے تھے۔ جو انہوں نے جیپ کی عقبی طرف رکھے۔ پھر عمران بھی ڈرائیونگ سیٹ چھوڑ کر ان کے ساتھ عقبی سیٹوں پر آ گیا۔ ڈرائیونگ فرانڈ د کے حوالے کر دی گئی۔ اور دوسرے لمحے جیپ تیز رفتاری سے گلاگیر کی طرف روانہ ہو گئی۔

بڑا سا ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے پہاڑی علاقے کے اوپر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر ٹرڈ مین تھا جب کہ ساتھ والی سیٹ پر اس کا ساتھی مورس بیٹھا ہوا تھا۔ مورس کلینڈی کا اسسٹنٹ تھا اور کلینڈی کی ہلاکت کے بعد اس نے مورس کو اس کی جگہ دے دی تھی۔ عقبی سیٹوں پر تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی بلیک ایگل گروپ کے خاص آدمی تھے۔

" باس۔ آپ نے بتایا نہیں کہ ہم نے وہاں اس شکار گاہ پر جا کر کرنا کیا ہے "۔۔۔ مورس نے ٹرڈ مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں اب وقت آ گیا ہے کہ میں تمہیں اپنی پلاننگ بتا دوں۔ یہ تو میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ لارڈ گیرٹ کی شکار گاہ میں موجود زیر زمین خفیہ لیبارٹری سے ہم نے فارمولے والی ٹیپ حاصل

کرنی ہے۔ اس کی پلاننگ میں نے یہ بنائی ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر براہِ راست لارڈ گیرٹ کے انچارج شکاری کنگسٹن کے کیبن کے قریب اتاریں گے۔ اور پھر کنگسٹن سے یہی کہیں گے کہ ہم لارڈ گیرٹ کے دوست ہیں۔ اور لارڈ گیرٹ کی طرف سے ہمارے پاس یہاں شکار کھیلنے کا باقاعدہ اجازت نامہ ہے۔ پھر میں اس کنگسٹن کو سنبھالوں گا اور تم نے اس کے دوسرے ساتھیوں کو۔ اور اگر وہاں کتے کھلے ہوئے ہوئے تو انہیں بھی۔ جب وہاں سوائے کنگسٹن کے اور کوئی زندہ آدمی نہ رہے گا۔ تو پھر کنگسٹن سے ہم اس لیبارٹری کا راستہ معلوم کریں گے اور اس کے بعد اس لیبارٹری میں گھس کر وہاں سے فارمولا حاصل کریں گے۔ اس کے بعد ہماری اس ہیلی کاپٹر پر ہاسٹن واپسی ہوگی۔ جہاں ہم ہیلی کاپٹر سٹیفن کنگ کے حوالے کر کے خاموشی سے ناراک واپس چلے جائیں گے" ـــــ ٹرومین نے سیدھی سادھی سی پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ مگر آپ نے بتایا ہے کہ پاکیشیا کے عمران صاحب اور ان کے ساتھی بھی اس ٹیپ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ کیا ان سے بھی ٹکراؤ ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہو جائے تو اس کے لئے کیا احکامات ہیں" ـــــ مورس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اس لئے تو میں نے کنگ سے کہہ کر خصوصی طور پر ہیلی کاپٹر حاصل کیا ہے۔ تاکہ جلد از جلد وہاں تک پہنچ کر کارروائی مکمل کی جا سکے۔ ویسے اگر ہم سے پہلے وہاں وہ پہنچ گئے۔ تو پھر ہم صرف تماشا ہی دیکھ سکیں گے۔ ان سے ٹکرانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" ـــــ ٹرومین

نے جواب دیا اور مورس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر مسلسل پرواز کرتا ہوا آخرکار اس ٹاکسن جھیل پر پہنچ گیا۔ ٹرومین نے چونکہ روانگی سے پہلے اچھی طرح اس سارے علاقے کے بارے میں کنگ سے تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اس لئے اُسے یہاں تک آنے اور اس جھیل کو پہچاننے میں کوئی دقت نہ ہوئی تھی۔

" تیار ہو جاؤ۔ اب ہم ڈینجر رینج میں داخل ہو رہے ہیں" ـــــ ٹرومین نے کہا اور مورس اور دوسرے ساتھی بے اختیار تن کر بیٹھ گئے۔ ٹرومین نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کافی کم کر دی اور اس کی رفتار بھی گھٹا دی۔ اور تھوڑی دیر بعد اُسے ایک پہاڑی کی خاصی مسطح زمین پر ایک بڑا سا کیبن نظر آ گیا۔ اس سے کچھ دور ہٹ کر دس بارہ مزید کیبن بھی بنے ہوئے تھے۔ لیکن وہ سارے کیبن چھوٹے چھوٹے تھے۔

" یہ چھوٹے کیبن دیکھ رہے ہو۔ ان میں کنگسٹن کے آدمی رہتے ہیں" ٹرومین نے مورس سے کہا اور مورس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹرومین نے اس بڑے کیبن کے قریب ہیلی کاپٹر ایک مسطح جگہ پر اتار دیا۔ اُسی لمحے کیبن سے چار مسلح آدمی نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔ ان چاروں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ اور وہ اپنی جسامت اور قد و قامت سے ہی مضبوط جسموں کے مالک اور لڑنے بھڑنے والے نظر آ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر بھی سخت گیری نمایاں تھی۔ ہیلی کاپٹر رکتے ہی ٹرومین نیچے اتر آیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس

کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے ۔ وہ سب خالی ہاتھ تھے ۔

" کون ہو تم ۔ اور کہاں سے آئے ہو " ـــــ ان میں سے ایک نے ٹرڈمین سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اس کے لہجے میں بے پناہ درشتی تھی ۔

" تم میں سے کنگسٹن کون ہے " ـــــ ٹرڈمین نے بھی سخت لہجے میں کہا ۔

" میں ہوں کنگسٹن " ـــــ اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" میرا نام لارڈ ٹیری سمتھ ہے ۔ اور میں لارڈ گیرٹ کا دوست ہوں ۔ یہ میرے ساتھی ہیں ۔ ہم یہاں لارڈ گیرٹ کی خصوصی اجازت سے شکار کھیلنے آئے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ کنگسٹن یہاں کا انچارج ہے ۔ وہ سارے انتظامات کر دے گا " ـــــ ٹرڈمین نے باوقار سے لہجے میں کہا ۔ ویسے بھی وہ اپنے لباس اور ہاتھ میں موجود انتہائی قیمتی سگار کے ڈبے کی وجہ سے لارڈ ہی لگ رہا تھا ۔

" لیکن لارڈ گیرٹ نے ہمیں تو کوئی اطلاع نہیں دی " ـــــ کنگسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" ہمارے پاس تمہارے لئے خصوصی خط ہے ۔ آؤ دکھاتا ہوں میں تمہیں " ـــــ ٹرڈمین نے کیبن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا ۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کنگسٹن کوئی بات کرتا ٹرڈمین اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا ۔

" تم لوگ یہیں رکو گے ۔ ہم کنگسٹن کو مطمئن کر لیں تاکہ کوئی مسئلہ باقی نہ رہے ۔ کیونکہ ان کے اطمینان کے بغیر ہم شکار نہیں

کھیل سکتے " ـــــ ٹرڈمین نے انتہائی باوقار لہجے میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اور پھر دوبارہ کیبن کی طرف مڑ گیا ۔ کنگسٹن ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے چل پڑا ۔ البتہ اس کے تینوں ساتھی وہیں رک گئے تھے ۔

" اجازت نامہ آپ باہر بھی دکھا سکتے تھے " ـــــ کنگسٹن نے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" لارڈ گیرٹ انتہائی بدخط واقع ہوئے ہیں ۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اگر میرے ملازموں نے ان کا خط دیکھ لیا تو خواہ مخواہ ہم لارڈوں کی بے عزتی ہو جائے گی " ـــــ ٹرڈمین نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور کنگسٹن بھی اس کی اس بات پر بے اختیار مسکرا دیا ۔

" یہ لیجئے دیکھئے " ـــــ ٹرڈمین نے جیب سے ہاتھ باہر نکالتے ہوئے کہا ۔ اور دوسرے لمحے سامنے کھڑے کنگسٹن کی ناک پر ایک غبارہ سا پھوٹا اور کنگسٹن لہراتا ہوا نیچے گرنے لگا تو ٹرڈمین نے جلدی سے اسے سنبھالا ۔ اور پھر اطمینان سے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر لٹا دیا ۔

" اب اتنا بھی بدخط نہیں ہے لارڈ گیرٹ کہ تم اس کی تحریر دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے ہو " ـــــ ٹرڈمین نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور پھر جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالے وہ کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ کنگسٹن کے ساتھی اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی خاموش کھڑے تھے کہ ٹھک ٹھک کی

آوازوں کے ساتھ ہی وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے ۔ اس کے ساتھ ہی ٹرومین کے چاروں ساتھی تیزی سے ان کیبنوں کی طرف بڑھ گئے ۔ جہاں دوسرے لوگ رہتے تھے ۔ جب کہ ٹرومین وہیں دروازے کے قریب ہی رک گیا ۔ تھوڑی دیر بعد اُسے دور سے گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے ۔ کیونکہ اس کے ساتھیوں کے پاس بغیر سائیلنسر لگے مشین پسٹل تھے ۔ اس لئے گولیوں کی آوازیں پہاڑی علاقے میں دور دور تک گونج رہی تھیں ۔ کچھ دیر کے لئے خاموشی طاری ہو گئی ۔ اس کے بعد ایک بار پھر گولیاں چلنے اور کتوں کے بھونکنے کی تیز آوازیں سنائی دیں ۔ اور تھوڑی دیر بعد خاموشی طاری ہو گئی ۔ ٹرومین کیبن سے نکل کر باہر آ گیا ۔ کچھ دیر بعد اس کے ساتھی وہیں آ گئے ۔

" باس ۔ چھ آدمی تھے ۔ ہمیں آتا دیکھ کر وہ بھی باہر آ گئے تھے ۔ ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا ہے ۔ بارہ خوفناک نسل کے کتے ایک باڑہ نما جگہ میں بندھے ہوئے تھے ۔ انہیں بھی ختم کر دیا گیا ہے " ——— مورس نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا ۔

" او کے ۔ تم باہر ہی رہو گے ۔ ہو سکتا ہے ان کا کوئی اور ساتھی ادھر ادھر موجود ہو ۔ میں اب اس کنگسٹن سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں " ——— ٹرومین نے مطمئن لہجے میں مورس سے کہا اور پھر مڑ کر وہ کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ کیبن میں کنگسٹن ویسے ہی قالین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا ۔ وہ انتہائی

مضبوط جسم کا مالک اور مقامی آدمی لگتا تھا ۔ شکل و صورت سے زیادہ پڑھا لکھا بھی نہ لگتا تھا ۔ ٹرومین نے جھک کر اُسے اٹھایا اور ایک کرسی پر ڈالنے کے بعد اس نے کیبن کی تلاشی لی اور ایک رسی تلاش کر کے اس نے کنگسٹن کو اس رسی کی مدد سے کرسی سے اس طرح جکڑ دیا کہ کنگسٹن کسی طرح بھی حرکت کرنے کے قابل نہ رہا تھا ۔ ٹرومین نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر شیشی کا دہانہ اس نے کنگسٹن کی ناک سے لگا دیا ۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اُسے واپس جیب میں ڈالا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر باہر نکال لیا ۔ چند لمحوں بعد کنگسٹن کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکل گئی ۔ وہ حیرت سے اپنے بندھے ہوئے جسم اور سامنے کھڑے ٹرومین کو دیکھ رہا تھا ۔

" کون ہو تم ۔ اور یہ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے " ——— کنگسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں ٹرومین سے مخاطب ہو کر پوچھا ۔

" سنو کنگسٹن ۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے قطعی وقت نہیں ہے ۔ یہاں موجود تمہارے ساتھی اور کتے ہلاک ہو چکے ہیں ۔ اس لئے اگر تم یہاں چیختے بھی رہو گے تو کوئی تمہاری مدد کو نہ آئے گا ۔ میں نے تم سے صرف چند سوالات پوچھنے ہیں ۔ اگر تم ان کے صحیح جواب دو گے تو اپنی زندگی بچا لو گے ۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری ایک ایک ہڈی بھی ٹوٹ سکتی ہے " ——— ٹرومین نے غراتے

ہوئے کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ یہاں ایسی کیا چیز ہے جس کے لئے تم یہاں آئے ہو" ـــــ کنگسٹن نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں زیرِ زمین لیبارٹری ہے۔ اور مجھے اس لیبارٹری کا راستہ تم نے بتانا ہے۔ بولو کہاں ہے راستہ" ـــــ ٹرڈمین نے کہا۔ تو کنگسٹن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے چمک سی ابھری۔

"لیبارٹری۔ اور یہاں۔ اس پہاڑی علاقے میں۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہے" ـــــ کنگسٹن نے کہا۔

"اوکے۔ میں نے تو سوچا تھا تم بتا دو گے تو اپنے آپ کو بچا لو گے" ـــــ ٹرڈمین نے سرد لہجے میں کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے خنجر کی نوک کنگسٹن کے نتھنے میں ڈالی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو کنگسٹن کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی۔ اس کا آدھے سے زیادہ نتھنا خنجر نے چیر دیا تھا۔ ٹرڈمین نے دوسرے لمحے اس کا دوسرا نتھنا بھی چیر دیا۔ اور پھر اس نے بڑے مطمئن سے انداز میں خون آلود خنجر کو کنگسٹن کے لباس سے صاف کیا اور اُسے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ کنگسٹن کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ لیکن ٹرڈمین اس طرح مطمئن کھڑا تھا جیسے اس نے کنگسٹن کو ہاتھ بھی نہ لگایا ہو۔ خنجر جیب میں ڈال کر اس نے انگلی موڑ کر اس کا ہک آہستہ سے کنگسٹن کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مارا تو کنگسٹن کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا چہرہ

یک لخت پسینے میں [illegible]ب گیا۔ ٹرڈمین بڑے مشینی انداز میں کام کر رہا تھا۔ دوسری ضرب پر کنگسٹن بے ہوش ہو گیا۔ لیکن پھر دو تھپڑوں نے اُسے ہوش دلا دیا اور تیسری ضرب پر آخرکار کنگسٹن بول پڑا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ یہ کیسا عذاب ہے۔ رک جاؤ" ـــــ کنگسٹن نے ہذیانی انداز میں کہا اور ٹرڈمین مسکرا دیا۔

"بس بولتے جاؤ۔ میں نے پہلے ہی تم پر کافی وقت ضائع کر دیا ہے" ـــــ ٹرڈمین نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری ٹاکسن تھیل کے پاس ہے۔ اس کا دہانہ اس کیبن کے اندر سے ہے۔ اس کیبن کی عقبی دیوار پر ایک گھوڑے کی تصویر لگی ہوئی ہے۔ اس تصویر کو ہٹاؤ اور جس کیل کے ساتھ یہ تصویر لٹکی ہوئی ہے۔ اس کیل کو پہلے اوپر پھر دائیں طرف پھر نیچے اور پھر بائیں طرف کرو تو کیبن کا فرش ہٹ جائے گا۔ اور لیبارٹری کو جانے والا راستہ کھل جائے گا" ـــــ کنگسٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کا انچارج کون ہے" ـــــ ٹرڈمین نے پوچھا۔

"انچارج ڈاکٹر جارج ہے" ـــــ کنگسٹن نے جواب دیا۔

"لیبارٹری میں کتنے افراد ہیں" ـــــ ٹرڈمین نے پوچھا۔

"لیبارٹری میں دس سائنسدان ہیں" ـــــ کنگسٹن نے جواب دیا اور ٹرڈمین نے جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالا۔ اور اس کے ساتھ

ہی ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی سائیلنسر لگے مشین پسٹل کی یکے بعد دیگرے تین چار گولیاں کنگسٹن کی پیشانی میں گھسیں اور اس کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو کر بکھر گئی۔ اور ٹرومین بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ اپنے ساتھیوں کو بلا کر لیبارٹری کا راستہ کھولے اور پھر ان سائنسدانوں کو کور کر کے وہاں سے وہ ٹیپ برآمد کرے۔ اب اس کے نقطہ نظر سے کوئی مسئلہ باقی نہ رہا تھا۔ کیونکہ ظاہر ہے سائنس دان اس قابل نہ تھے۔ کہ ان سے لڑ سکیں اور دوسرا کوئی مداخلت کرنے والا موجود ہی نہ تھا۔ باہر نکل کر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور پھر ایک آدمی کو باہر چھوڑ کر وہ مورس اور تین دوسرے ساتھیوں سمیت کیبن کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ واقعی لیبارٹری کا راستہ کھول لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ یہ ایک سرنگ نما راستہ تھا جو نیچے گہرائی میں چلا جا رہا تھا۔ چاروں تیز تیز قدم اٹھاتے لیبارٹری کی طرف بڑھنے لگے۔ سرنگ کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ اور دروازہ کسی آہنی سیف کے سے انداز میں بنایا گیا تھا۔ بے جوڑ اور فولاد کی موٹی چادروں سے۔ اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

" مورس۔ بم مار کر دروازہ اڑا دو " ــــ ٹرومین نے مورس سے کہا۔ اور مورس نے سر ہلاتے ہوئے اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا کیپسول نما بم نکالا اور پھر کافی پیچھے ہٹ کر مورس نے ہاتھ گھما کر وہ بم دروازے پر مار دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور دوسرے لمحے وہ فولادی دروازہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اندر جا گرا۔

دوسری طرف ایک کمرہ تھا۔ کمرہ میں موجود فرنیچر اور وہاں رکھی ہوئی ایک مشین کے بھی ٹکڑے اڑ گئے۔ اور وہ سب تیزی سے فولادی دروازے کے ٹکڑوں کو پھلانگتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے ہی تھے کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا اس کے دوسرے دروازے سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ ٹرومین کے ایک ساتھی نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔

" تم اسے پکڑے رکھو " ــــ ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس دروازے کی دوسری طرف آ گیا۔ اور ایک چھوٹی سی راہداری کراس کر کے وہ ایک اور کمرے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا۔ کہ اس کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا سا آدمی جس نے سفید رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا تیزی سے باہر نکلا۔

" خبردار ہاتھ اٹھا دو ڈاکٹر جارج " ــــ ٹرومین نے سائیلنسر لگا مشین پسٹل اس کے سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔

" کک ــ کک ــ کون ہو تم " ــــ اس بوڑھے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام ڈاکٹر جارج ہی ہے یا ...... " ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میرا نام ہے ڈاکٹر جارج۔ مگر تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو " ــــ ڈاکٹر جارج نے حیران ہو کر کہا۔

" مورس۔ آگے جاؤ اور جو نظر آئے آف کر دو " ــــ ٹرومین نے ساتھ کھڑے مورس سے کہا۔ اور مورس اپنے دو ساتھیوں

سمیت تیزی سے اس دروازے میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔

" کک ـــ کک ـــ کون ہو تم ۔ یہ دھماکہ کیسا تھا ۔ کہاں سے آئے ہو ۔ کیا چاہتے ہو" ـــ ڈاکٹر جارج اب کافی سنبھل گیا تھا۔

" ابھی معلوم ہو جاتا ہے ۔ خاموش کھڑے رہو ۔ ورنہ ڈھیر کر دوں گا" ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا اور اُسی لمحے اندر سے بے تحاشا گولیاں چلنے اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں ۔ اور ڈاکٹر جارج بے اختیار اچھل پڑا۔

" یہ ـــ یہ کیا ہو رہا ہے" ـــ ڈاکٹر جارج نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے ساتھی سائنس دانوں کو قتل کیا جا رہا ہے" ـــ ٹرومین نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انسانوں کی بجائے کیڑے مکوڑوں کی ہلاکت کی بات کر رہا ہو۔

" قت ـــ قت ـــ قتل" ـــ بوڑھے ڈاکٹر جارج نے ہکلاتے ہوئے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی خوف کی شدت سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور وہ لہرا کر نیچے گر گیا ۔ وہ خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

" انتھونی ۔ اس آدمی کو آف کر کے آجاؤ" ـــ ٹرومین نے مڑ کر پیچھے کمرے میں موجود اپنے ساتھی سے کہا ۔ جو پہلے آنے والے کو پکڑے وہیں رہ گیا تھا ۔ اور چند لمحوں بعد اس کا ساتھی راہداری میں آگیا۔

" میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے" ـــ انتھونی نے راہداری میں آتے ہوئے کہا ۔ اور ٹرومین نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اُسی

لمحے مورس اور اس کے دو ساتھی بھی آگئے۔

" باس ۔ آٹھ آدمی تھے ۔ آٹھوں کو ختم کر دیا ہے" ـــ مورس نے کہا۔

" او ۔ کے ۔ اب اس بوڑھے ڈاکٹر کو اٹھا کر لے آؤ ۔ تاکہ اس سے وہ ٹیپ حاصل کیا جا سکے" ـــ ٹرومین نے کہا ۔ اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ مورس کے ایک ساتھی نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر جارج کو اٹھایا اور ٹرومین کے پیچھے چلنے لگا ۔ راہداری کا اختتام جس کمرے میں ہوا تھا ۔ وہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

" اسے یہاں صوفے پر لٹا دو ۔ میں اس لیبارٹری کا راؤنڈ لگا لوں" ـــ ٹرومین نے کہا ۔ اور آگے موجود ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ لیبارٹری کافی بڑی تھی ۔ اس میں دو بڑے بڑے ہال تھے ۔ ایک بڑا اسٹور تھا ۔ ایک طرف دس رہائشی کمرے بنے ہوئے تھے ۔ لیبارٹری کے دونوں ہالز میں عجیب و غریب ساخت کی مشینیں بڑی بڑی میزوں پر نصب نظر آ رہی تھیں ۔ اور دیواروں کے ساتھ الماریاں تھیں ۔ جن میں ایسے ہی چھوٹے چھوٹے آلات رکھے ہوئے تھے ۔ دونوں ہالز میں سائنس دانوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

ٹرومین سارا راؤنڈ لگا کر واپس اس دفتر نما کمرے میں آیا ۔ جہاں ڈاکٹر جارج کو ایک صوفے پر لٹا دیا گیا تھا ۔ ٹرومین نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر

دیئے۔ دوسرے ہی لمحے ڈاکٹر جارج چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔

" مورس۔ اس کے ساتھی سائنس دانوں کی لاشیں اٹھا کر یہاں لاؤ۔ تاکہ ڈاکٹر جارج کو پتہ لگ جائے کہ اگر اس نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو اس کا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے" ـــــ ٹرومین نے سرد لہجے میں مورس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم ـــ تم کیا چاہتے ہو۔ تم کون ہو" ـــــ ڈاکٹر جارج کی حالت خوف کی شدت سے انتہائی دگرگوں ہو رہی تھی۔

" ابھی ٹھہر جاؤ۔ ذرا اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ لو" ـــــ ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد جب واقعی ڈاکٹر جارج کے آٹھ ساتھیوں کی لاشیں وہاں کمرے میں لا کر رکھی گئیں تو ڈاکٹر جارج کا رنگ پہلے سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا۔ وہ اس قدر خوف زدہ نظر آ رہا تھا کہ جیسے ابھی دوبارہ بے ہوش ہو جائے گا۔

" تم نے دیکھ لیا ڈاکٹر جارج کہ انسانی جانوں کی ہمارے نزدیک کیا حیثیت ہے۔ اگر تم نے ہم سے تعاون کیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ اور صحیح سلامت چھوڑ دیا جائے گا۔ ورنہ ان کی موت تو فوری ہو گئی ہے۔ مگر تمہاری موت آسان نہ ہو گی۔ تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں ایک ایک کر کے توڑ دی جائیں گی" ـــــ ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" مم ـــ مم ـــ مجھے مت مارو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے مت مارو۔ میں نے کیا قصور کیا ہے۔ مجھے مت مارو" ـــــ ڈاکٹر جارج نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

" سنو ڈاکٹر جارج۔ تم ایک مجرم تنظیم بگ باس کی لیبارٹری میں کام کر رہے ہو۔ اس لئے زیادہ پارسا بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ بگ باس کے چیف کی طرف سے تمہیں ایک ٹیپ بھجوایا گیا تھا۔ جس میں پاکیشیا کے سائنس دان سرداور اور شوگرانی سائنسدان کے درمیان ایک سائنسی فارمولے کے بارے میں تفصیل سے بات چیت ریکارڈ تھی۔ اور تم نے اس بات چیت سے وہ فارمولا اخذ کر کے اس کی تکمیل یہاں لیبارٹری میں کرنی تھی۔ بولو میں درست کہہ رہا ہوں" ـــــ ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم درست کہہ رہے ہو" ـــــ اس بار ڈاکٹر جارج نے ڈوبتے ہوتے لہجے میں کہا۔

" تو یہ فارمولا اب تکمیل کی کس سٹیج پر ہے" ـــــ ٹرومین نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

" اس فارمولے پر تو ابھی کام کا آغاز بھی نہیں ہوا۔ کیونکہ چند روز پہلے یہ ٹیپ مجھ تک پہنچایا گیا تھا۔ اس وقت ہم ایک اور ہتھیار پر کام کر رہے تھے۔ جو تکمیل کے قریب تھا۔ اس لئے میں نے اس پر کام نہیں کیا۔ کل اس ہتھیار پر کام مکمل ہوا ہے تو میں نے لنگسٹن کے ذریعے اس کا مکمل فارمولا سپر لیبارٹری کو بھجوایا ہے۔ آج ہمارا ریسٹ تھا۔ کل سے ہم نے اس ٹیپ والے فارمولے پر کام شروع کرنا تھا" ـــــ ڈاکٹر جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سپر لیبارٹری کہاں ہے" ـــــ ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم کہ کہاں ہے ـــــ یہ دراصل مکمل لیبارٹری

نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک لحاظ سے ریسرچ سنٹر ہے۔ یہاں ہم سائنسی بنیادوں پر ادھورے یا نامکمل فارمولوں پر کام کرتے ہیں۔ جب فارمولا سائنسی طور پر ہر لحاظ سے مکمل ہو جاتا ہے تو پھر اس پر عمل کے لئے اسے سپر لیبارٹری بھجوا دیا جاتا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر جارج نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ ٹیپ کہاں ہے۔ مجھے وہ ٹیپ چاہیئے"۔۔۔ ٹرومین نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ ٹیپ ایسی جگہ پر ہے کہ تم لاکھ کوشش کرو تمہیں ٹیپ نہیں مل سکتا۔ صرف میں ہی وہ ٹیپ حاصل کر سکتا ہوں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم نے ٹیپ حاصل کرتے ہی مجھے بھی گولی مار دینی ہے۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ جب تک تمہیں ٹیپ نہ ملے تم بہر حال مجھے زندہ رکھنے پر مجبور ہو گے"۔۔۔ ڈاکٹر جارج نے اب حیرت اور خوف کے جھٹکے سے نکل کر سمجھداری کی باتیں شروع کر دی تھیں۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ تم ہم سے وہ جگہ چھپا لینے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اگر ہم یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو تم سے ہمیں ٹیپ اگلوانی بھی آتی ہے"۔۔۔ ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مورس کی طرف مڑا۔

"مورس۔ خنجر نکال کر پہلے ڈاکٹر جارج کی ایک آنکھ نکال دو۔ پھر دوسری پھر اس کی ہڈیاں توڑنا شروع کر دو۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ کیسے نہیں بتاتا"۔۔۔ ٹرومین نے سخت لہجے میں مورس کو حکم

دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ مورس نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو ڈاکٹر جارج چیخ پڑا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے اندھا مت کرو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مگر وعدہ کرو کہ مجھے زندہ یہاں سے جانے دو گے۔ پلیز وعدہ کرو" ڈاکٹر جارج نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو وعدہ"۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔

"سامنے والی دیوار پر جو سوئچ بورڈ لگا ہوا ہے۔ اس کا سب سے نچلا سفید رنگ کا بٹن دباؤ تو اس دیوار میں ایک خفیہ سیف نمودار ہو گا۔ ٹیپ اس کے اندر ہے۔ اٹھا لو۔ مگر مجھے مت مارو"۔۔۔ ڈاکٹر جارج نے کہا۔ اور ٹرومین کے اشارے پر مورس آگے بڑھا۔ اور اس نے وہ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر ہوتی چلی گئی۔ اور اب وہاں واقعی ایک سیف نظر آنے لگ گیا تھا۔

"یہ کیسے کھلتا ہے"۔۔۔ ٹرومین نے ڈاکٹر جارج سے پوچھا۔

"اس کے نچلے حصے پر تین بار زور سے ہاتھ مارو۔ اس کے بعد دوبارہ وہی سفید بٹن دبا دو یہ کھل جائے گا"۔۔۔ ڈاکٹر جارج نے کہا۔ اور ٹرومین کے اشارے پر مورس نے ویسے ہی کیا۔ اور واقعی سیف کھل گیا۔ سیف کے دو خانے تھے۔ جن میں فائلیں بھری ہوئی تھیں۔ البتہ ایک کونے میں ایک مائیکرو ٹیپ بھی موجود تھا۔ جسے مورس نے اٹھا کر ٹرومین کو دے دیا۔

"کیا یہی ہے وہ ٹیپ جس میں فارمولا ہے" ـــــ ٹرڈمین نے مائیکرو ٹیپ کو الٹ پلٹ کر غور سے دیکھتے ہوئے ڈاکٹر جارج سے پوچھا۔

"ہاں۔ یہی ہے وہ ٹیپ جو مجھے بھجوایا گیا تھا" ـــــ ڈاکٹر جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں یقیناً ٹیپ ریکارڈ ہوگا۔ اُسے تلاش کرو۔ میں اس میں یہ ٹیپ لگا کر اُسے سننا چاہتا ہوں تاکہ پوری تسلی ہو جائے۔ کہ یہ واقعی اصل ٹیپ ہے" ـــــ ٹرڈمین نے مورس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میز کی نچلی دراز میں موجود ہے" ـــــ ڈاکٹر جارج نے کہا۔ اور ٹرڈمین کے ایک ساتھی نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھ دیا۔ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر قطعی جدید ساخت کا تھا۔

"یہ کیسا ٹیپ ریکارڈر ہے۔ بظاہر تو ٹیپ ریکارڈر ہی لگتا ہے مگر......" ٹرڈمین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہماری اپنی ایجاد ہے۔ انتہائی حساس ٹائپ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر ہے۔ تم سے آپریٹ نہ ہو سکے گا۔ اگر تم اجازت دو تو میں اسے آپریٹ کر دوں" ـــــ ڈاکٹر جارج نے کہا۔

"پہلے کوئی دوسری ٹیپ اٹھا کر اس میں لگاؤ۔ پھر یہ ٹیپ لگانا ایسا نہ ہو کہ یہ ڈاکٹر سب کچھ چوپٹ کر دے" ـــــ ٹرڈمین نے کہا۔ اور پھر واقعی دراز میں سے ہی ایک اور مائیکرو ٹیپ نکال لی

گئی۔ ٹرڈمین نے ڈاکٹر جارج سے کہا کہ وہ اسے آپریٹ کرے اور ڈاکٹر جارج اٹھ کر اس ٹیپ ریکارڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے دراز سے نکلنے والی ٹیپ اس میں فٹ کی اور پھر اُسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ڈاکٹر جارج کی آواز گونجنے لگی۔ وہ کسی سائنسی فارمولے پر لیکچر دے رہا تھا۔

"او۔ کے۔ اب یہ ٹیپ لگاؤ" ـــــ ٹرڈمین نے مطمئن لہجے میں کہا اور ڈاکٹر جارج نے ٹیپ ریکارڈر آف کر کے اس کے اندر موجود مائیکرو ٹیپ نکال کر ایک طرف رکھی اور پھر ٹرڈمین کے ہاتھ سے سیف سے نکلنے والی ٹیپ لے کر اس نے ریکارڈر میں فٹ کی اور پھر اُسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ایک آواز گونج اٹھی۔ گو بولنے والا انگریزی میں بات کر رہا تھا۔ لیکن بہرحال لہجہ ایکیشیائی ہی تھا۔ پھر دوسری آواز سنائی دی۔ اس کے بعد جب سر داور کا نام سنا گیا تو ٹرڈمین مکمل طور پر مطمئن ہو گیا۔

"او۔ کے۔ ڈاکٹر جارج۔ تم نے درست ٹیپ دی ہے۔ اب اسے بند کر کے ٹیپ مجھے نکال دو" ـــــ ٹرڈمین نے کہا اور ڈاکٹر جارج نے سر ہلاتے ہوئے بٹن آف کئے اور چند لمحوں بعد اس نے ٹیپ نکال کر ٹرڈمین کے ہاتھ میں دے دی۔

"شکریہ ڈاکٹر جارج۔ تم نے واقعی ہم سے تعاون کیا ہے۔ لیکن مجبوری یہ ہے کہ ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتے۔ ورنہ تم بگ باس کو ہماری نشاندہی کر دو گے" ـــــ ٹرڈمین نے ٹیپ

جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔

"مم ـــ مم ـــ مگر تم نے وعدہ کیا تھا" ـــ ڈاکٹر جارج نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہنا شروع کیا۔ اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی مشین پسٹل سے نکلنے والی کئی گولیاں ڈاکٹر جارج کے سینے میں گھس گئیں۔ اور ڈاکٹر جارج چیخ مار کر میز پر گرا۔ اور پھر اس سے ٹکراتا ہوا نیچے قالین پر جا گرا۔ چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔

"آؤ اب نکل چلیں" ـــ ٹرومین نے مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس لیبارٹری کو ڈائنا میٹ سے نہ اڑا دیں۔ ہمارے پاس ڈائنا میٹ موجود ہے" ـــ مورس نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح بہت بڑا دھماکہ ہو گا۔ جس کی گونج پہاڑی علاقے کی وجہ سے دور تک جا سکتی ہے۔ اور ہو سکتا ہے یہاں کوئی سرکاری ڈیفنس پوسٹ وغیرہ ہو۔ اس طرح ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔ ہمارا مشن ٹیپ حاصل کرنا تھا۔ وہ مشن مکمل ہو گیا۔ اور سب سے زیادہ میرے لئے مسرت کی بات یہ ہے کہ یہ مشن میں نے خود مکمل کیا ہے۔ اور عمران سے پہلے" ـــ ٹرومین نے جواب دیا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے سرنگ کے ذریعے اوپر بڑے کیبن میں پہنچ گئے۔ کیبن کے باہر ان کا ساتھی اور ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر انہیں لئے فضا میں بلند ہوا۔

اور پھر تیزی سے باسٹن شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ٹرومین کا چہرہ کامیابی اور مسرت بھرے اطمینان سے چمک رہا تھا۔

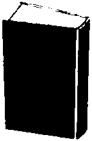

عمران اور اس کے ساتھی گلاگیر سے پیدل ہی ٹاکسن جھیل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کی رہنمائی فرانڈو کر رہا تھا۔ چونکہ جیپ گلاگیر قصبے سے آگے نہ جا سکتی تھی۔ اس لئے عمران نے فاصلہ دیکھتے ہوئے پہاڑی خچروں کا بندوبست کرنا چاہا۔ لیکن جب فرانڈو نے انہیں بتایا کہ وہ ایسا شارٹ کٹ راستہ جانتا ہے جہاں سے وہ پیدل جلد ہی جھیل تک پہنچ سکتے ہیں تو عمران نے پیدل چلنے کا فیصلہ کیا۔ اور اب وہ سب اپنی پشت پر اسلحے اور دوسرے سامان سے بھرے ہوئے تھیلے اٹھائے پہاڑی راستوں پر پیدل چلتے ہوئے ٹاکسن جھیل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ارے۔ وہ ہیلی کاپٹر" ـــ اچانک ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

اور وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔ جدھر واقعی ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پرواز کرتا ہوا ہاسٹن شہر کی طرف جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر چند لمحوں بعد ہی ایک پہاڑی کے پیچھے غائب ہو گیا۔

"ہیلی کاپٹر تو پرائیویٹ لگتا ہے۔ سرکاری نہیں ہے۔ کہیں لارڈ گیرٹ صاحب تو اپنی شکارگاہ سے واپس نہیں جا رہے"۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پرائیویٹ ہیلی کاپٹر۔ اوہ تو یہاں ہاسٹن میں پرائیویٹ ہیلی کاپٹر بھی مل سکتے ہیں۔ کیوں فرانڈو"۔۔۔ عمران نے چونک کر فرانڈو کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"ایک کمپنی ہے تو سہی۔ جو ہیلی کاپٹر کرائے پر دیتی ہے۔ تفصیلات کا تو مجھے علم نہیں"۔۔۔ فرانڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ہم سے حماقت ہوئی ہے۔ ہمیں ہیلی کاپٹر حاصل کرنا چاہیئے تھا۔ اس طرح ہم آسانی سے اس جھیل تک پہنچ سکتے تھے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تاکہ شکارگاہ میں موجود شکاریوں کو ہماری وہاں موجودگی کا پوری طرح علم ہو جاتا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"واقعی یہ خطرہ تو ہو سکتا تھا۔ ٹھیک ہے۔ اس طرح انہیں ہماری یہاں آمد کا پتہ نہ چل سکے گا"۔۔۔ جولیا نے فوراً ہی اپنے خیال میں ترمیم کر لی۔ اور عمران مسکرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔ شاید وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن شاید فرانڈو کی موجودگی کی وجہ سے وہ خاموش رہا تھا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وہ ٹاکسن جھیل پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹی سی قدرتی جھیل تھی۔ لیکن اس کا منظر خاصا دلکش تھا۔ لیکن اس تک پہنچنے کے لئے راستہ جس قدر دشوار گزار تھا ظاہر ہے اس قدر دشوار گزار راستہ اس جھیل کو دیکھنے کے لئے طے کرنا سیاحوں کے لئے ناممکن تھا۔ یہی وجہ تھی کہ خوبصورت منظر ہونے کی بجائے یہاں دور دور تک کوئی سیاح نظر نہ آ رہا تھا۔ سیاح تو ایک طرف انہیں گلاگیر سے جھیل تک راستے میں کوئی آدمی بھی نہ ملا تھا۔

"یہاں سے لارڈ گیرٹ کی شکارگاہ کتنی دور ہے"۔۔۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ دور ہے۔ مگر وہاں کسی کو نہیں جانے دیا جاتا"۔۔۔ فرانڈو نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں اس جھیل میں غوطہ لگا کر اس کی گہرائی چیک کرتا ہوں آپ لوگ یہیں ٹھہریں"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کی پشت پر لدے ہوئے تھیلے سے ایک جدید انداز کا غوطہ خوری کا لباس نکالا اور اسے پہن کر اس نے جھیل میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ عمران کی پلاننگ کیا ہے۔ غوطہ خوری کے لباس منگوانے سے تو انہوں نے یہی سمجھا تھا کہ عمران اس جھیل کے اندر اترنا چاہتا ہے۔ لیکن کیوں۔ یہی بات ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس پانی کی سطح پر نمودار ہوا۔ اور چند لمحوں بعد وہ باہر آ گیا۔ اس نے لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے آثار

نمایاں تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب" ـــــ کیپٹن شکیل نے اس کے چہرے پر مایوسی دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال تھا کہ اس جھیل سے لیبارٹری کے لئے پانی لینے کا راستہ اس قدر کھلا ضرور ہوگا کہ اس راستے سے ہم لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن ایک پائپ ہے ضرور لیکن وہ اس قدر چھوٹا ہے کہ اس سے صرف پینے کا پانی تو لیبارٹری تک جا سکتا ہے۔ سائنسی عمل کے لئے نہیں۔ اور اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری صرف محدود پیمانے پر تیار کی گئی ہے۔ صرف ریسرچ کی غرض سے" ـــــ عمران نے لباس اتارتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری ـــ کون سی لیبارٹری" ـــــ پاس کھڑے فرانڈو نے چونک کر کہا۔ لیکن عمران یا کسی اور ساتھی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"اب ہمیں بہرحال اس شکارگاہ میں داخل ہونا پڑے گا" ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"شکارگاہ میں۔ اوہ نہیں۔ وہ لوگ اجنبی کو ہلاک کر دیتے ہیں" فرانڈو نے قدرے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم شکارگاہ میں داخل نہ ہونا۔ صرف ہمیں وہاں تک لے چلو۔ اور بس" ـــــ عمران نے کہا اور فرانڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور ایک بار پھر ان کا سفر شروع ہوگیا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ واقعی ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں خاردار تاروں سے مضبوط

باڑ پہاڑی میں دور تک جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک پہاڑی ڈھلوان پر ایک بڑا سا کیبن اور اس سے کچھ ہٹ کر دس بارہ چھوٹے کیبن بنے ہوئے نظر آرہے تھے۔ لیکن فاصلہ اس قدر تھا کہ بڑا کیبن بھی چھوٹا سا نظر آرہا تھا۔ اور چھوٹے کیبن تو بالکل ہی نقطے سے نظر آرہے تھے۔

"ٹائیگر۔ دوربین دکھانا" ـــــ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے تھیلے میں سے دوربین نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"تنویر۔ فرانڈو صاحب کو اب مکمل آرام کرنے کا موقع دو۔ بیچارہ ہمیں گائیڈ کرتے کرتے بہت تھک گیا ہوگا۔ مگر خیال رکھنا تھکاوٹ میں شور بہت برا لگتا ہے" ـــــ عمران نے ٹائیگر سے دوربین لیتے ہوئے ـــــ فرانڈو کے قریب کھڑے تنویر سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے میں کہا جیسے واقعی فرانڈو سے بے حد ہمدردی محسوس ہو رہی ہو۔

"میں تو ٹھیک ہوں تھکا نہیں ہوں" ـــــ فرانڈو نے چونک کر کہا مگر دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا تنویر کے سینے سے جا لگا۔ اور اس کے بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ـــــ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ اور اس کا بے جان جسم تنویر کے بازوؤں میں جھول رہا تھا۔

"کیا ضرورت تھی اسے مارنے کی۔ یہ ہمارا دشمن تو نہیں تھا" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے فرانڈو کے اس طرح سرد انداز میں مارے جانے پر غصہ آگیا تھا

"یہ جرائم کی دنیا سے تعلق رکھنے والا آدمی تھا۔ اور ہم اسے مزید اپنے ساتھ لٹکائے رکھتے تو یہ ہمارے لئے مسائل پیدا کر سکتا تھا۔ اس لئے مجبوری تھی"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ مگر جولیا کے ہونٹ بھنچے ہی رہے۔

"ارے لاشیں۔ اوہ چار آدمیوں کی لاشیں"۔۔۔ یک لخت عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور لاشوں کا سن کر سارے بے اختیار چونک پڑے۔

"لاشیں۔ کیسی لاشیں"۔۔۔ سب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بڑے کیبن کے سامنے چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ ان کے پاس مشین گنیں بھی پڑی ہوئی ہیں۔ اور کوئی آدمی بھی نظر نہیں آ رہا۔ اس کا مطلب ہے۔ کوئی لمبی گڑبڑ ہوئی ہے یہاں"۔۔۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر باری باری سب نے ان لاشوں کو دوربین سے چیک کیا۔

"یہاں کیا ہوا ہوگا"۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں جانے پر ہی پتہ چلے گا آؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اس خاردار تار کی باڑ کی طرف بڑھنے لگے۔ فرانڈو کی لاش وہیں چھوڑ دی گئی۔ خاردار تار کاٹ دی گئی اور وہ سب تیزی سے اس بڑے کیبن کی طرف بڑھنے لگے۔ ویسے انہوں نے اسلحہ ہاتھوں میں لے لیا تھا۔ تاکہ اچانک کسی طرف سے ہونے والی کارروائی کا جواب دیا جا سکے۔ لیکن اس بڑے کیبن تک پہنچنے کے باوجود نہ ہی کوئی آدمی نظر آیا اور نہ کسی نے انہیں روکا۔

کیبن کے سامنے چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ یہاں ہیلی کاپٹر بھی کھڑا ہوا ہے۔ یہ وہی ہیلی کاپٹر ہوگا جسے ہم نے جھیل کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مگر یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"۔۔۔ تنویر نے حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تنویر، ٹائیگر۔ تم دونوں ان چھوٹے کیبنوں کی طرف جا کر دیکھو کہ ادھر کیا پوزیشن ہے۔ پھر ہم اس کیبن میں داخل ہوں گے۔ جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے تنویر اور ٹائیگر سے کہا اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے چھوٹے کیبنوں کی طرف بڑھ گئے۔

"ہم اس کیبن کے اندر تو دیکھیں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"دروازہ بند ہے۔ اندر نجانے کیا مسئلہ ہو۔ اس لئے باہر سے پہلے تسلی ہونی ضروری ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور ٹائیگر دونوں ہی بھاگتے ہوئے واپس آئے۔

"وہاں بھی دس بارہ لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں گولیاں ماری گئی ہیں۔ ایک باڑہ نما جگہ میں خوفناک کتے بھی مرے پڑے ہیں۔ انہیں بھی گولیاں ماری گئی ہیں"۔۔۔ تنویر نے قریب آ کر کہا۔

"کس نے یہاں اس طرح قتل عام کیا ہوگا۔ کہیں یہ کام گاڈ باس کی کسی تنظیم کا تو نہیں۔ انہوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر یہاں سب کچھ ختم کر دیا ہو"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ سامنے ہی کرسی پر ایک مقامی آدمی کی بندھی ہوئی لاش موجود تھی جس کی کھوپڑی گولیوں سے اڑا دی گئی تھی۔ البتہ اس کا چہرہ سالم تھا۔ اور اس لاش کے چہرے پر نظر پڑتے ہی عمران چونک پڑا۔

" اوہ۔ اب سمجھا۔ یہ ساری کارروائی ٹرڈمین کی ہے" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ٹرڈمین ۔ تو کیا اس جگہ کا ہیڈ ٹرڈمین تھا" ——— جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ہاں۔ پہلے مجھے صرف شک تھا۔ اب اس لاش کا چہرہ دیکھ کر یقین ہو گیا ہے۔ ٹرڈمین نے اس کار لائل پر بھی نتھنے کاٹ کر پیشانی والی رگ پر ضربیں لگانے والا مخصوص تشدد کیا تھا اور یہاں بھی اس نے یہی کارروائی دوہرائی ہے۔ اس کا مطلب ہے اس بار وہ ہم سے بازی لے گیا" ——— عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کیبن کے عقبی حصے میں جاتی ہوئی سرنگ کے دہانے پر موجود تھے۔

" اگر واقعی یہ کارروائی ٹرڈمین کی ہے تو وہ میرے ہاتھوں اب زندہ نہ بچ سکے گا" ——— تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس نے سیکرٹ سروس کے نہ صرف آڑے آنے کی کوشش کی ہے بلکہ سیکرٹ سروس کا شکار بھی چھین لیا ہے اس کا یہ جرم ناقابل معافی ہے" ——— جولیا کے لہجے میں بھی غصہ تھا۔

" اس کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ کہ اگر اس نے واقعی وہ ٹیپ حاصل کر لیا ہے تو وہ اس کا کیا کرتا ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر

وہ سب تیزی سے اس سرنگ میں اترتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک تباہ شدہ کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک بھاری فولادی دروازہ ٹکڑوں میں تبدیل ہوا پڑا تھا۔ اور اس دروازے نے ہی وہاں موجود سامان کو تباہ کیا تھا۔ دروازے کے ٹکڑے بتا رہے تھے کہ اسے کسی طاقتور بم سے اڑایا گیا ہے۔ وہاں بھی ایک آدمی کی لاش اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی۔ جس کی ٹیڑھی گردن صاف بتا رہی تھی۔ کہ اسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا تھا۔ اس کمرے کے دوسرے دروازے سے نکل کر وہ ایک اور چھوٹی سی راہداری میں پہنچے جس کا اختتام ایک اور دروازے پر ہو رہا تھا۔ جب اس دروازے کو کراس کر کے وہ دوسری طرف گئے تو حیرت سے ساکت ہو گئے۔ یہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا کمرہ تھا۔ جہاں آٹھ لاشیں اکٹھی پڑی ہوئی تھیں۔ ان سب کے جسموں پر سفید اوور آل تھے۔ جب کہ ایک بوڑھے کی لاش میز کی سائیڈ پر پڑی تھی۔ ایک طرف دیوار میں ایک کھلا ہوا سیف نظر آ رہا تھا۔ جو دو خانوں پر مشتمل تھا اور دونوں خانے فائلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ میز پر ایک قطعی جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر بھی پڑا نظر آ رہا تھا۔ ساتھ ہی ایک مائیکرو ٹیپ بھی پڑی ہوئی تھی۔

" آگے جا کر چیک کرو۔ شاید کوئی آدمی ابھی زندہ مل جائے۔ اس سے تفصیلات حاصل ہو سکیں" ——— عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ عمران نے آگے بڑھ کر سیف میں موجود فائلوں کو نکال کر باہر رکھنا شروع کر دیا۔ ساری فائلیں نکال لینے کے باوجود اسے سیف میں وہ مائیکرو

ٹیپ نظر نہ آیا۔ پھر اس نے میز کی درازیں کھول کر چیک کرنی شروع کر دیں لیکن نتیجہ صفر ہی رہا۔

" اندر دو ہال ہیں۔ سٹور ہے۔ اور رہائشی کمرے ہیں۔ لیکن وہاں کوئی لاش یا زندہ آدمی موجود نہیں ہے۔ البتہ وہاں خون کے دھبے ہیں۔ شاید ان سائنسدانوں کو پہلے وہاں گولیاں ماری گئیں پھر ان کی لاشیں اٹھا کر یہاں لائی گئیں" ——— کیپٹن شکیل نے واپس آ کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی نمایاں تھی۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھا ہوا جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اٹھایا اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ یہ واقعی بالکل جدید ساخت کا تھا۔

" اس بوڑھے کے جسم کے نیچے ایک مائیکرو ٹیپ موجود ہے" ——— اچانک تنویر نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران سمیت سب بُری طرح چونک پڑے۔

" ٹیپ۔ اوہ کہاں ہے" ——— عمران نے کہا۔ اُسی لمحے تنویر نے جو میز کی سائیڈ پر پڑے مردہ بوڑھے پر جھکا ہوا تھا اس کے جسم کو ہٹا کر ایک مائیکرو ٹیپ اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران نے ٹیپ اس ٹیپ ریکارڈر میں فٹ کی اور پھر اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ پھر ایک بٹن دباتے ہوئے وہ بُری طرح چونک پڑا۔ اس نے جھک کر بٹن کے اوپر لکھے ہوئے باریک سے الفاظ کو غور سے پڑھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر چمک سی ابھر آئی۔ اس نے اس بٹن کو چھوڑ کر اس سے آگے والا بٹن دبایا تو

ٹیپ ریکارڈر سے آواز نکلنی شروع ہو گئی۔ آواز سے لگ رہا تھا کہ کوئی بوڑھا آدمی بول رہا ہے۔ وہ کسی سائنسی مسئلے پر لیکچر دے رہا تھا۔ عمران کافی دیر تک اُسے سنتا رہا پھر اس نے بٹن آف کرنے کے بعد اس ٹیپ کو باہر نکال لیا۔

" یہ کوئی اور ٹیپ ہے۔ ہمارا مطلوبہ ٹیپ نہیں ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ اصل ٹیپ ٹرومین لے گیا ہے۔ اس ٹیپ اور اس ٹیپ ریکارڈر کی موجودگی اور پھر اس کھلے سیف کا مطلب ہے کہ اس میں ٹیپ موجود تھی۔ یہ بوڑھا ہی یقیناً یہاں کا انچارج ہو گا۔ ٹرومین نے پہلے اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا اور پھر اس سے یہ ٹیپ حاصل کیا۔ لیکن پوری تسلی کے لئے اس نے پہلے اس بوڑھے سے یہ ٹیپ چلوائی ہو گی۔ پھر اصل ٹیپ سنی ہو گی۔ جب اس کی تسلی ہو گئی ہو گی تو اس نے بوڑھے کو بھی گولی ماری اور نکل گیا" ——— عمران نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے۔ اب ہمیں اس سے ٹیپ برآمد کرنی ہو گی" ——— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" دیکھو برآمد کرنی پڑتی ہے یا وہ خود تحفے میں دے دیتا ہے۔ اس کا فیصلہ تو اب ہو گا۔ بہرحال یہ جدید ٹیپ ریکارڈر مجھے پسند آیا ہے۔ اس لئے ٹیپ نہ سہی ٹیپ ریکارڈر ہی سہی۔ کوئی نہ کوئی نشانی تو ہونی ہی چاہیئے" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر ٹیپ ریکارڈر اٹھائے وہ واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" تمہیں یقین ہے کہ ٹرومین وہ ٹیپ واقعی تمہیں تحفے میں دے دے گا" ——— جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس نے صرف اپنی انا کی تسکین کے لئے ہم سے آگے رہ کر یہ کارروائی کی ہے۔ لیکن اُسے بھی معلوم ہے کہ ہمارا مال اُسے ہضم نہیں ہو سکتا" ____ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور اگر اس کی نیت خراب ہو گئی تو ____" تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو آدمی کو اس کی نیت کا ہی پھل ملتا ہے۔ جس طرح تمہیں اب تک کڑوا پھل ہی مل رہا ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کڑوا پھل۔ کیا مطلب" ____ تنویر نے اور زیادہ چونک کر کہا۔

"ایک تو صبر کا پھل کڑوا ہوتا ہے۔ دوسرا نیت خراب ہو تو بھی پھل کڑوا ہی رہتا ہے۔ اب یہ تمہیں پتہ کہ تمہاری نیت خراب ہے یا تم صبر کر رہے ہو۔ اگر خود کوئی فیصلہ نہ کر سکو تو جولیا سے پوچھ لینا" عمران نے جواب دیا۔

"تمہیں بس ہی بکواس کرنی آتی ہے۔ وہ ٹرومین تمہیں واضح شکست دینے میں کامیاب ہو گیا ہے اور تم ڈھیٹوں کی طرح ہنس رہے ہو" ____ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ معاملہ ہی ایسا ہے کہ اس میں ڈھیٹ بنے بغیر میٹھا پھل مل بھی نہیں سکتا" ____ عمران نے کن انکھیوں سے ساتھ چلنے والی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ وہ اب اچھی طرح سمجھ گئی تھی کہ عمران کس پیرائے میں بات کر رہا ہے۔

"باس ____ کیا آپ واقعی اپنا کیا ہوا شکار عمران کے حوالے کر دیں گے" ____ میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے مورس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت اپنے ہیڈ کوارٹر کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"کرنا پڑے گا مورس۔ تم نے صرف عمران کا نام سنا ہوا ہے۔ کبھی اس سے ٹکرائے نہیں ہو۔ عمران یقیناً ہمارے پیچھے اس لیبارٹری تک پہنچ جائے گا اور پھر اُسے معلوم ہو جائے گا کہ ٹیپ وہاں سے اڑا لیا گیا ہے" ____ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اُسے یہ کیسے معلوم ہو گا کہ یہ کام ہم نے کیا ہے۔ ہم تو اپنا کوئی نشان وہاں چھوڑ کر نہیں آئے" ____ مورس نے کہا۔

"وہ ہزار آنکھیں رکھتا ہے مورس۔ تم اُسے ____ جانتے ہی

نہیں۔ اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہو" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" باس۔ اگر میری بات مانیں تو اس بار آزما لیں۔ مجھے یقین ہے کہ اُسے کسی صورت بھی پتہ نہیں چل سکتا" ـــــ موریس نے حتمی لہجے میں کہا۔ اور ٹرومین نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

" اگر اُسے پتہ نہ چلا تو میرا وعدہ موریس کہ میں ٹیپ اس کے حوالے نہ کر دوں گا" ـــــ ٹرومین نے کہا اور موریس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

ٹرومین کو واپس ناراک پہنچے ہوئے آج دوسرا روز ہو گیا تھا۔ اور ٹرومین نے اپنے سیکشن کے تمام افراد کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے پر لگا رکھا تھا۔ لیکن اس دوران نہ ہی عمران کی کال آئی تھی اور نہ ہی عمران یا اس کے ساتھی ٹریس ہو سکے تھے۔ مگر ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور ٹرومین نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ بلیک ایگل" ـــــ ٹرومین نے تیز لہجے میں کہا۔

" مانکی بول رہا ہوں باس۔ میں نے ایک عورت اور چار مردوں کے ایک گروپ کو چیک کیا ہے۔ وہ ہاسٹن سے آنے والی پرواز سے ناراک ایئر پورٹ پہنچے ہیں۔ لیکن وہ سب ایکریمی ہیں۔ البتہ ان میں سے ایک جوان کا لیڈرنگ رہا ہے۔ اس کا قد و قامت بالکل عمران جیسا ہے" ـــــ دوسری طرف سے مانکی نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" ہوشیاری سے نگرانی کرتے رہو۔ لیکن تم نے ان سے کوئی رابطہ نہیں کرنا" ـــــ ٹرومین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اگر یہ عمران اور اس کا گروپ ہو گا تو یقیناً وہ مجھ سے خود ہی رابطہ کرے گا" ـــــ ٹرومین نے موریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور موریس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر کافی دیر بعد مانکی نے انہیں فون پر بتایا کہ یہ گروپ پارکین کالونی کی ایک کوٹھی میں چلا گیا ہے۔ جو شاید پہلے سے ان کے پاس تھی۔ کیونکہ اس کے پھاٹک پر موجود تالا انہوں نے چابی سے کھولا تھا۔ ٹرومین نے مسلسل نگرانی جاری رکھنے کا کہہ دیا تھا لیکن مزید ایک روز گزر جانے کے باوجود جب عمران نے اس سے رابطہ نہ کیا تو ٹرومین سوچ میں پڑ گیا کہ کہیں عمران اس سے ناراض تو نہیں۔ اُسے شاید یہ بات بُری لگی ہو کہ ٹرومین نے اس سے آگے بڑھ کر مشن مکمل کر لیا ہے۔ اس لئے وہ سوچنے لگا کہ اب اسے خود ہی عمران سے رابطہ قائم کر لینا چاہئے لیکن ابھی وہ کوئی فیصلہ نہ کر سکا تھا کہ ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی۔ اس وقت ٹرومین دفتر میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی۔ لہجہ ویسے ہی شگفتہ اور چہکتا ہوا تھا۔

" یس۔ بلیک ایگل اٹنڈنگ یو اوور" ـــــ ٹرومین نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بڑی لمبی پرواز کی ہے بلیک ایگل نے۔ اب تک تھکن اتری ہے یا نہیں اوور" ——— دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹرومین بے اختیار مسکرا دیا۔

"بلیک ایگل کبھی نہیں تھکتا پرنس۔ آپ سنائیں کیا مصروفیات ہیں اوور" ——— ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو واپس جا رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ جانے سے پہلے بلیک ایگل کو مشن کی کامیابی کی مبارک باد تو دے دوں اوور" ——— عمران نے جواب دیا اور ٹرومین بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ آپ شاید میری کال کے منتظر رہے ہیں۔ حالانکہ مجھے آپ کی رہائش کا بھی علم نہیں تھا اور نہ ہی آپ ن یہاں کوئی سپیشل فریکونسی میرے پاس تھی اوور" ——— ٹرومین نے کہا۔

"تمہارے آدمی شاید تمہیں رپورٹ دینے کا تکلف نہیں کرتے حالانکہ ان سے ملاقات ایئرپورٹ پر ہی ہو گئی تھی۔ اور اس وقت بھی وہ کوٹھی کے باہر موجود ہیں اور باقاعدہ شفٹوں میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ اگر اجازت دو تو ان کو کہہ دوں کہ اپنے باس کو تو رپورٹ دے دیا کرو۔ آخر وہ باس ہے۔ رپورٹ لینا تو اس کا فرض ہے اوور" ——— عمران کی آواز سنائی دی اور ٹرومین کے چہرے پر بے اختیار ندامت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"رپورٹ تو انہوں نے مجھے دے دی تھی۔ لیکن میری فریکونسی تو آپ کے پاس تھی۔ میں تو آپ کی طرف سے کال کا منتظر رہا تھا اوور"

ٹرومین نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں دراصل واپسی کا پروگرام بنانے میں مصروف رہا۔ اب پروگرام فائنل ہوا ہے تو میں نے سوچا کہ کیسے آدمی کو ٹرانسمیٹر پر ہی مبارک باد دے دوں۔ شاید ائیرپورٹ پر ہمیں سی آف کرنے آ جائے" ———

عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آئی ایم سوری پرنس۔ آپ کو خواہ مخواہ میرے رویے کی وجہ سے کوفت ہوئی۔ میں آ رہا ہوں تحفے سمیت اوور اینڈ آل" ——— ٹرومین نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اُسے الماری میں رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے موریس کو اپنے پاس آنے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ موریس کو ساتھ لے جانا چاہتا تھا تاکہ موریس کا تعارف عمران سے کرا دے۔ کیونکہ ایک لحاظ سے وہی اب اس کا نمبر ٹو تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے ایک خفیہ سیف میں وہ مائیکرو ٹیپ موجود تھی۔ جو اس نے لیبارٹری سے حاصل کی تھی۔

"ٹیپ تو وہ ٹرومین لے گیا۔ اب کیا پروگرام ہے" ـــــ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب ابھی ناشتے سے فارغ ہو کر ایک کمرے میں اکٹھے آکر بیٹھے تھے۔

"پروگرام کیا ہوتا ہے۔ بے نیل و مرام واپسی۔ مطلب ہے ٹائیں ٹائیں فش۔ ویسے ایک بات میری سمجھ میں آج تک نہیں آئی۔ کہ آخر یہ ٹائیں ٹائیں فش کیا محاورہ ہے۔ ٹائیں ٹائیں تو ہوئی طوطے کی آواز لیکن اس کے ساتھ انگریزی میں فش۔ آخر یہ کیا اٹکل بے جوڑ ٹائپ محاورہ ہے" ـــــ عمران کی زبان چل پڑی۔

"یہ محاورہ تمہارے لئے بنایا گیا ہے۔ تم ٹائیں ٹائیں یعنی بکواس بہت کرتے ہو۔ لیکن نتیجہ کچھ نہیں۔ اب دیکھو ہم یہاں آئے ہیں مشن مکمل کرنے۔ بھاگ دوڑ بھی بہت ہوئی۔ نتیجہ کیا نکلا۔ یہی کہ ٹیپ لے گیا ٹرومین اور اب تم بیٹھے ہو اس کی طرف سے تحفے کے انتظار

میں" ـــــ تنویر نے بڑی طرح جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا کروں۔ اب بچے آدمی سے لڑا بھی تو نہیں جا سکتا۔ لوگ کہیں گے بچے سے لڑتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا واقعی تم بغیر مشن مکمل کئے واپس جانا چاہتے ہو" جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مشن تو مکمل ہو گیا۔ جہاں ٹیپ تھی۔ وہاں موجود نہیں ہے۔ بس یہی رپورٹ جا کر چیف کو دے دوں گا۔ پھر اگر چیف نے کوئی نئی جگہ بتائی تو نیا چیک بن جانے کا سکوپ بن جائے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے اب ہمیں خود ہی جا کر ٹرومین کا کریا کرم کرنا پڑے گا۔ چلو اٹھو کیپٹن شکیل۔ میں دیکھتا ہوں کیسے نہیں ملتی وہ ٹیپ" ـــــ تنویر نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"تم اس کا ٹھکانہ جانتے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں اسے ڈھونڈھ لوں گا۔ اب یہاں بیٹھے رہنے سے تو نہیں ملے گا وہ" ـــــ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے۔ کل سے اس کے آدمی ہماری نگرانی کر رہے ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا اور کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے۔

"نگرانی کر رہے ہیں۔ اوہ۔ ٹرومین کے آدمی۔ اس کے باوجود

تم یہاں اطمینان سے بیٹھے ہو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں" ——— جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں کہ کون ہیں یہ۔ میں اس ٹرومین کی ہڈیوں سے بھی وہ ٹیپ برآمد کر لوں گا" ——— تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ تنویر۔ اگر عمران صاحب اس طرح مطمئن بیٹھے ہیں جب کہ انہیں معلوم بھی ہے کہ ٹرومین کے آدمی ہماری نگرانی کر رہے ہیں تو اس کی تہہ میں ضرور کوئی مقصد ہو گا" ——— کیپٹن شکیل نے اٹھ کر تنویر کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ بتائے کہ کیا مقصد ہے۔ خواہ مخواہ ہمیں سسپنس میں مبتلا کر رکھا ہے اس نے" ——— تنویر نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے دانت پیستے ہوئے بات کر رہا ہو۔

"کیا تم کل ٹرومین سے ملے تھے" ——— جولیا نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹرومین سے۔ نہیں۔ جب سے ہم ناراک آئے ہیں۔ اس سے ٹرانسمیٹر پر تو بات ہوئی تھی۔ وہاں کارلائل کے اڈے میں لیکن ملاقات تو نہیں ہوئی" ——— عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر کل تم تین چار گھنٹے کہاں رہے تھے۔ یہاں آنے کے بعد تم واپس چلے گئے اور پھر تمہاری واپسی کافی رات گئے ہوئی تھی"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ تم جاگ رہی تھیں۔ لاحول ولا قوۃ۔ میں سمجھا

تم گہری نیند میں ہو۔ اس لئے میں جوتیاں اتار کر دبے قدموں تمہارے کمرے کے سامنے سے گزرا تھا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ کہاں رہے تھے" ——— جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا اب واپس جانا تو بہرحال ٹھہر گیا ہے۔ اس لئے کیوں نہ ناراک کے دو تین نائٹ کلبوں کی سیر ہی کر لی جائے۔ آدمی ناراک آئے اور نائٹ کلبوں کی سیر کئے بغیر واپس چلا جائے۔ اس کا شمار یقیناً بدذوقی میں ہی ہو گا" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یہ یونہی بکواس کرتا رہے گا مس جولیا۔ آپ ڈپٹی چیف ہیں۔ ضروری نہیں کہ آپ اس کی باتیں مانیں۔ آپ خود بھی حکم دے سکتی ہیں۔ آپ حکم دیں تو میرا دعویٰ ہے کہ میں ایک گھنٹے کے اندر ٹرومین کو ٹریس کر کے اس سے ٹیپ برآمد کرا لوں گا" ——— تنویر نے کہا۔

"اگر ٹرومین کو ٹریس کرنا ہے تو یہ کون سا مشکل کام ہے۔ میں اسے یہیں بلوا لیتا ہوں۔ باقی رہا ٹیپ برآمد کرنے والا کام اس کی میں کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر لانے کے لئے کہا۔ ٹائیگر خاموشی سے اٹھا۔ اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ لیکن ماحول میں اسی طرح تناؤ موجود تھا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سپیشل ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس

نے ٹرانسمیٹر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے اس پر ٹرومین کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر کے اس نے کال دینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹرومین نے کال رسیو کی اور عمران نے اسے بھی یہی بتایا کہ وہ واپس جا رہا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا۔ کہ اُسے معلوم ہے کہ اس کے آدمی نگرانی کر رہے ہیں جس پر ٹرومین نے کہا کہ وہ خود ملنے آ رہا ہے تحفے سمیت اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین نے کال آف کر دی۔

"لو بھئی تنویر۔ تمہیں خواہ مخواہ تکلیف ہوئی۔ نہ صرف ٹرومین خود آ رہا ہے بلکہ وہ تحفہ بھی لے آ رہا ہے" ـــــ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس نے خود ہی یہاں آنے اور ٹیپ دینے کی حامی بھر لی ہے۔ اس طرح اس نے اپنی جان بچا لی ہے" تنویر نے جواب دیا۔

"تو کیا واقعی وہ یہ ٹیپ تمہیں تحفے میں دے دے گا۔ اگر اس نے ایسا ہی کرنا تھا تو پھر اُسے خود اس قدر جدوجہد کرنے کی کیا ضرورت تھی" جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ بعض لوگوں کی انا کو اسی طرح تسکین ملتی ہے کہ وہ خود کامیابی حاصل کریں۔ اور پھر اپنی کامیابی کا ثمر دوسروں کو دے کر ان پر احسان کر دیں۔ یہ ٹرومین بھی مجھے اسی قبیل کا آدمی لگتا ہے" کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

اور پھر آدھے گھنٹے بعد کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔ تو

عمران نے ٹائیگر کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور ٹائیگر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد ٹرومین ایک اور مقامی آدمی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔ ٹرومین کے چہرے پر کامیابی کی بھرپور مسکراہٹ واضح نظر آ رہی تھی۔

"یہ میرے ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے۔ موریس۔ میرا نمبر ٹو" ـــــ ٹرومین نے اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یعنی لائٹ بلیک ایگل" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ تعارف کے بعد وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ٹرانسمیٹر پر مجھے مبارک باد دی تھی۔ کیا آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں مشن میں کامیاب ہو گیا ہوں" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا کہ ہیلی کاپٹر میں واپس جانے والا ٹرومین ہے تو مجھے تسکادر گاہ اور لیبارٹری میں جا کر لاشیں تو نہ دیکھنی پڑتیں۔ میں ذرا کمزور دل واقع ہوا ہوں۔ اس لئے لاشیں دیکھ لوں تو کئی کئی دن کھانا نہیں کھا سکتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جب آپ کو یہ پتہ نہ چل سکا تھا کہ ہیلی کاپٹر پر کون جا رہا ہے۔ تو پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ تسکادر گاہ اور لیبارٹری میں سب کچھ باس نے کیا ہے" ـــــ موریس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا باس ہونہار طالب علم ہے۔ اس لئے اپنا سبق یاد رکھتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب ـــــ کیسا سبق" ـــــ موس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ سچا آدمی پوچھ گچھ کے لئے پرانے زمانے والا طریقہ استعمال کرتا تھا۔ تھپڑ۔ مکے۔ گھونسے۔ لاتیں مار مار کر پوچھ گچھ کرتا تھا۔ میں نے اسے ذرا جدید سبق دے دیا۔ کہ نتھنے کاٹ کر اور پیشانی کی رگ پر ضربیں لگا کر آسانی سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔ اور پوچھ گچھ کرنے والے کو بھی بعد میں مالش نہیں کرانی پڑتی۔ تمہارے باس نے یہ سبق یاد رکھا۔ کارلائل سے پوچھ گچھ بھی اس نے اسی طرح کی اور وہاں کیبن میں موجود لاش کے بھی نتھنے کٹے ہوئے تھے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی تو ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے درست کہا ہے عمران صاحب۔ واقعی یہ طریقہ اس قدر آسان اور موثر ہے۔ کہ اب میں یہی طریقہ استعمال کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ بہرحال موس کا چیلنج تھا کہ آپ کو کسی طور بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ لیبارٹری میں ہونے والی کارروائی ہم نے کی ہے۔ لیکن میں نے اسے کہا تھا کہ عمران صاحب ہزار آنکھیں رکھتے ہیں۔ یہ نہ مان رہا تھا۔ اس لئے میں اسے ساتھ ہی لے آیا ہوں" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور موس کھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"مجھے صرف ایک افسوس ہے کہ تم نے وہاں بیچارے سائنسدانوں کا قتل عام کر دیا۔ کیا ضرورت تھی انہیں قتل کرنے کی۔ وہ تو عام سے سائنسدان تھے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک تو یہ کہ ان کا تعلق مجرم تنظیم سے تھا اور دوسرے ہم نے بھی یہیں ناراک میں رہنا ہے اور اس لیبارٹری کے

خاتمے سے بگ باس جیسی بین الاقوامی تنظیم ختم نہیں ہو جاتی تھی۔ یہ لوگ ہماری نشاندہی کر کے ہمیں مصیبت میں مبتلا کر سکتے تھے۔ اس لئے میرے نقطہ نظر سے ان کا خاتمہ ضروری تھا" ـــــ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر اس نے عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"یہ لیجئے وہ مائیکرو ٹیپ جسے بگ باس نے پاکیشیا سے اڑایا تھا۔ اسے میری طرف سے تحفے کے طور پر قبول کر لیجئے" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا تو یہ ہے وہ مائیکرو ٹیپ جس کی خاطر تم نے اس قدر قتل و غارت گری کی تھی۔ کیا واقعی یہ وہی ٹیپ ہے" ـــــ عمران نے ٹیپ اٹھا کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بالکل وہی ٹیپ ہے۔ میں نے اسے وہاں باقاعدہ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں سنا تھا۔ پوری تسلی کی تھی۔ جب میں نے سردادر کا نام سنا تب مجھے یقین آیا کہ یہی مطلوبہ ٹیپ ہے" ـــــ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم وہ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر تو وہیں چھوڑ آئے تھے۔ خاصا جدید قسم کا تھا۔ اس سے آواز یقیناً صاف نکلتی ہو گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تھا وہ خاصا جدید قسم کا۔ لیکن میں اسے کہاں اٹھائے پھرتا۔ یہاں مارکیٹ میں ایک سے ایک جدید چیزیں مل جاتی ہیں" ـــــ

ٹرومین نے جواب دیا۔ اور عمران ہنس پڑا۔

" ٹرومین۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم نے اس ٹیپ کے حصول کے لئے واقعی بے پناہ جدوجہد کی ہے۔ اس لئے یہ تمہارا حق ہے کہ تم اسے رکھو۔ اور میں ویسے بھی خود شکار کرنے کا عادی ہوں۔ دوسروں کا کیا ہوا شکار مجھے کبھی ہضم نہیں ہوتا" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ٹیپ اٹھا کر اس نے میز پر ٹرومین کے سامنے رکھ دی۔

" آپ شاید اس بات پر ناراض ہیں کہ آپ کی کال ملنے کے باوجود میں نے آگے بڑھ کر کام کیوں کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب آپ کی کال آئی تھی اس وقت تک میں اس قدر جان لیوا اور بھیانک جدوجہد سے گزر چکا تھا کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اب اس قدر جدوجہد کر لی ہے تو اسے انجام تک بھی پہنچا دوں۔ ورنہ میرے دل میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ کہ میں آپ سے آگے نکلوں یا آپ کو پیچھے چھوڑ دوں" ـــــ ٹرومین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" کیپ کارلائل کے نتھنے چیرنے اور اس کی پیشانی پر اس قدر زوردار ضربیں لگانا کہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ ہی پھٹ جائے اس کو تم جان لیوا اور بھیانک جدوجہد کہتے ہو" ـــــ عمران نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔ یہ بات تو سرے سے جدوجہد میں شمار بھی نہیں ہوتی۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں تاکہ آپ کو میری اصل کیفیت

کا علم ہو سکے۔ جب آپ نے مجھے ٹیلی فون پر کال کیا تھا۔ تو میں نے آپ کو تفصیل سے بتایا تھا کہ مجھے جب یہ اطلاع ملی کہ راس فیلڈ کا ایک قاتل گروپ کلرز پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنا چاہتا ہے۔ تو میں نے راس فیلڈ جا کر ان کا خاتمہ کیا۔ پھر ان سے مجھے آرجمنڈ قصبے کے گمن کا پتہ چلا جس نے یہ مشن انہیں ریفر کیا تھا۔ میں نے گمن کو تلاش کیا۔ اور اس پر تشدد سے ناراک کی ایک خفیہ مجرم تنظیم سکاربین کا پتہ چلا جس کا چیف بالڈون تھا۔ اور بالڈون سے مجھے پتہ چلا کہ یہ سارا سیٹ اپ بگ باس تنظیم کا ہے۔ اس کے ایک آدمی متھیوز کا بھی میں نے پتہ چلا لیا تھا۔ اس وقت تک مجھے یہی معلوم تھا کہ پاکیشیا کے سائنسدان سرداور کو انہوں نے اغوا کیا ہے۔ اور میں نے سرداور کو برآمد کرنا ہے۔ لیکن آپ نے بتایا کہ سرداور سرے سے اغوا ہی نہیں ہوئے تو حقیقتاً مجھے بے حد افسوس ہوا کہ میں نے خواہ مخواہ اس قدر بھرپور جدوجہد کی ہے۔ اس کیفیت میں میرے منہ سے واقعی ایسی باتیں نکلیں کہ آپ ناراض ہو گئے۔ مجھے آپ کے ناراض ہونے پر احساس ہوا کہ واقعی میں نے ایسی باتیں کر کے زیادتی کی ہے۔ چنانچہ میں نے آپ سے معذرت کی تو آپ نے مجھے بتایا کہ سرداور کے اغوا کی بجائے سرداور اور شوگرانی سائنسدان کے درمیان اہم سائنسی فارمولے پر ہونے والی بات چیت کا مائیکرو ٹیپ تیار کر کے ایکریمیا پہنچا دیا گیا ہے۔ تو میں نے اس ٹیپ کے حصول کی بات کی تو آپ نے اس میں کسی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ چنانچہ میں نے اپنے طور پر سوچا کہ میں خود یہ ٹیپ حاصل کر دوں گا۔ اور پھر اسے حاصل کرنے کے بعد سوچوں گا کہ اس کا کیا

کیا جائے۔ چونکہ آپ نے بتایا تھا کہ یہ ٹیپ کسی رچرڈ گروپ نے پاکیشیا سے اڑایا ہے۔ چنانچہ میں نے اس رچرڈ گروپ کو ٹریس کیا۔ تب پتہ چلا کہ رچرڈ گروپ کو بگ باس کے ایک ایجنٹ تھامسن نے ہلاک کر دیا ہے۔ کیونکہ رچرڈ نے اس ٹیپ کی بنا پر بگ باس کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی۔ بہرحال تھامسن کو پکڑا گیا تو پتہ چلا کہ ٹیپ بگ باس کے ایک اہم آدمی کارلائل کے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔ اس کے بعد میں کارلائل کو تلاش کرتا ہوا اپنے چار ساتھیوں سمیت اس کے خاص اڈے پر پہنچ گیا" ——— ٹرومین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے کارلائل کے مقابلے میں اپنے ساتھیوں کی ہلاکت اور کارلائل کا اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو آدم خور خونخوار کتوں کے حوالے کرنے سے لے کر خود ان کتوں کے ساتھ ہونے والے خوفناک اور جان لیوا مقابلے اور آخر میں کارلائل پر قابو پانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔ یہ تفصیل اس قدر خوفناک تھی کہ عمران تو عمران۔ تنویر۔ جولیا۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل سب کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ ٹرومین کے لئے بے اختیار تحسین کے آثار ابھر آئے۔

"بہت خوب۔ واقعی تم نے انتہائی جان لیوا جدوجہد کی ہے"۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اور ٹرومین کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"شکریہ۔ کارلائل پر تشدد کر کے میں نے معلوم کر لیا کہ وہی بگ باس کا پرائمری چیف ہے اور اس نے یہ ٹیپ ہاسٹن میں اڈن سکاٹ لیبارٹری میں بھجوا دیا ہے۔ اور میں اس سے معلومات حاصل کر رہی

رہا تھا کہ مجھ سے ضرب زوردار لگ گئی اور اس کی پیشانی کی رگ پھٹ گئی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ بہرحال میں اپنے ہیڈ کوارٹر واپس آیا اور وہاں سے مورس اور دوسرے تین ساتھیوں کو ساتھ لے کر میں ہاسٹن پہنچ گیا۔ وہاں مجھے آپ کی کال موصول ہوئی۔ تب مجھے پتہ چلا کہ آپ بھی اس ٹیپ کو حاصل کرنے کے لئے ٹیم سمیت ناراک آئے ہوتے ہیں۔ لیکن اب آپ خود ہی بتائیں کہ جب میں اس ٹیپ کے لئے اس طرح جدوجہد کرتا ہوا ہاسٹن پہنچ چکا تھا تو میری ذہنی کیفیت کیا ہو گی۔ چنانچہ میں نے آپ کا انتظار کرنے کی بجائے آگے بڑھ کر خود ہی ٹیپ حاصل کرنے کا سوچا۔ پھر وہاں موجود ایک بوڑھے سائنسدان سے مجھے لارڈ گیرٹ کی شکارگاہ اور ٹاکسن جھیل کا پتہ چلا۔ اڈن سکاٹ شراب کا نام تھا۔ اور اسے بنانے والی کمپنی کا نام بھی گیرٹ انٹرپرائزز تھا۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ یہ خفیہ لیبارٹری لارڈ گیرٹ کی شکارگاہ میں ہی ہو گی۔ میں نے ہاسٹن میں اپنے دوست کی مدد سے ہیلی کاپٹر حاصل کیا اور براہِ راست اس شکارگاہ پہنچ گیا۔ وہاں موجود لارڈ گیرٹ کے شکاریوں کو ختم کیا۔ اور ان کے چیف پر تشدد کر کے میں نے لیبارٹری کا راستہ معلوم کیا جو اس کیبن کے اندر سے جاتا تھا۔ اس طرح میں لیبارٹری پہنچ گیا۔ اس کا انچارج بوڑھا ڈاکٹر جارج تھا۔ اس ڈاکٹر جارج کے علاوہ ہم نے وہاں موجود ہر شخص کو ہلاک کر دیا ہے۔ پھر اس ڈاکٹر جارج نے بتایا کہ ابھی ٹیپ میں موجود فارمولے پر کام شروع نہیں ہوا۔ اور ٹیپ اسی طرح سیف میں موجود ہے۔ سیف کھلوایا گیا۔ اس سے میں نے ٹیپ برآمد

کیا۔ لیکن میں تسلی کرنا چاہتا تھا کہ یہی وہ ٹیپ ہے جو مجھے مطلوب ہے۔ چنانچہ اس ڈاکٹر جارج نے وہ جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میز کی دراز سے نکالا۔ اس ٹیپ ریکارڈر کی جدید ساخت دیکھ کر پہلے تو مجھے یقین ہی نہ آیا کہ یہ واقعی ٹیپ ریکارڈر ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر جارج نے پہلے ایک اور ٹیپ اس کے ذریعے سنوائی۔ جب مجھے یقین ہو گیا۔ کہ یہ واقعی ٹیپ ریکارڈر ہے۔ تو پھر میں نے یہ ٹیپ سنی۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ جب میں نے اس میں سردادر کا نام سنا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہی اصل ٹیپ ہے۔ سردادر کی آواز تو میں نہ پہچانتا تھا۔ اس لئے ان کا نام سن کر مجھے یقین ہو گیا۔ پھر ڈاکٹر جارج کا خاتمہ کر کے ہم ہیلی کاپٹر سے واپس ہاسٹن پہنچے۔ اور وہاں سے نارک آ گئے۔ اور اب آپ کے سامنے موجود ہوں اور یہ ٹیپ بھی پڑا ہے"۔۔۔ ٹرومین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے واقعی اس ٹیپ کے لئے بے پناہ جدوجہد کی ہے۔ ٹرومین اور مجھے بے حد خوشی ہے کہ تم نے پاکیشیا کے ایک مشن کے لئے اپنی جان کو بھی یقینی خطرے میں ڈالا۔ لیکن اس کے باوجود مجھے افسوس ہے کہ میں یہ ٹیپ نہیں لے سکتا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا آپ اب بھی مجھ سے ناراض ہیں"۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔

"عمران صاحب۔ واقعی ٹرومین نے بے مثال کام کیا ہے۔ اب آپ کو یہ ٹیپ ضرور لے لینی چاہئے"۔۔۔ تنویر نے اسے یاد

ٹرومین کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری سفارش کے باوجود میں یہ ٹیپ نہیں لوں گا بلکہ میں ٹرومین کو خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ وہ یہ ٹیپ اپنے پاس رکھے۔ اور اس سے جو مفاد بھی اٹھانا چاہے اٹھائے مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ پاکیشیا کی ملکیت ہے۔ سمجھے۔ اس لئے یہ ٹیپ پاکیشیا ہی جائے گا۔ اور مسٹر ٹرومین آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے پاکیشیا کی خاطر اس قدر جدوجہد کی ہے۔ میں آپ کی اس جدوجہد کی پوری رپورٹ چیف کو دوں گی۔ ہو سکتا ہے۔ حکومت پاکیشیا کی طرف سے آپ کا سرکاری طور پر شکریہ ادا کیا جائے"۔۔۔ جولیا نے میز سے ٹیپ اٹھا کر ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سرکاری طور پر شکریہ کا خط آنے کی بجائے یہ ٹیپ ہی واپس ٹرومین کو بھجوا دیا جائے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا یہ ٹیپ اصلی نہیں ہے"۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہے تو اصلی۔ اور ٹرومین نے واقعی عقلمندی سے کام لیا کہ اُسے لیبارٹری سے لے آنے سے پہلے پوری تسلی کر لی۔ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ یہ ہے ٹرومین۔ مطلب ہے سچا آدمی۔ اور سچے آدمی کا یہ بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ چونکہ خود سچا ہوتا ہے۔ اس لئے سب کو بھی اپنی طرح سچا ہی سمجھتا ہے۔ اب میں کیا کہوں جسے ٹرومین اصل ٹیپ کہہ رہا ہے وہ خالی ٹیپ ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

" نہیں نہیں عمران صاحب۔ آپ بے شک اسے سن لیں یہ خالی نہیں ہے۔ آپ کو شاید اس لئے اس پر یقین نہیں آ رہا کہ میں نے اسے حاصل کیا ہے" ــــ ٹرڈ مین نے اس بار ہونٹ بھینچتے ہوئے ناگوار سے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اُسے عمران کی یہ بات بے حد بُری لگی ہے۔

" ٹائیگر۔ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے آؤ" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی مائیکرو ٹیپ ریکارڈر تھا جو عمران شکارگاہ والی لیبارٹری سے لے آیا تھا۔

" یہ تو وہی مائیکرو ٹیپ ریکارڈر ہے۔ جو ڈاکٹر جارج نے میز کی دراز سے نکالا تھا" ــــ ٹرڈ مین نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ میں اسے نشانی کے طور پر لے آیا تھا تاکہ تمہیں یقین دلایا جا سکے کہ لیبارٹری تک ہم بھی پہنچ گئے تھے۔ اب یہ اور بات ہے کہ وہاں سوائے اس مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اور لاشوں کے اور کچھ نہ تھا" ــــ عمران نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ٹائیگر سے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے کر تنویر سے ٹیپ لیا اور اُسے ٹیپ ریکارڈر میں فٹ کر کے اس نے اُسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیپ ریکارڈر سے ایک آواز نکلنے لگی۔ آواز کے نکلتے ہی ٹرڈ مین کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ وہ فاتحانہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران کے ساتھی بھی اور خاص

طور پر تنویر بڑی طنزیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

" ارے یہ تو واقعی سر داور کی آواز ہے۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ اتنی آسانی سے جو ٹیپ ٹرڈ مین نے حاصل کر لیا ہے تو یہ خالی ہی ہوگا" ــــ عمران نے بڑے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹیپ ریکارڈر کے بٹن آف کر دیئے۔ آواز نکلنی بند ہوگئی۔

" آپ نے ٹیپ خالی ہونے والی بات یقیناً مذاق میں کی ہوگی لیکن عمران صاحب آپ کے اس مذاق نے میرا آدھا خون خشک کر دیا تھا" ــــ ٹرڈ مین نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آدھا خشک ہوگیا تو پھر باقی آدھا کیوں تر رہ جائے۔ لو سنو اپنا ٹیپ" ــــ عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دوبارہ سر داور اور ایک اجنبی شوگرانی کی آواز سنائی دینے لگی۔

" آخر یہ کیا مذاق ہے۔ کیوں تم ٹرڈ مین کو تنگ کرنے پر اتر آئے ہو" ــــ جولیا نے جھلا کر کہا۔

" اس لئے کہ میں ٹرڈ مین کو تنگ نہیں کر رہا بلکہ اُسے اس شرمندگی سے بچا رہا ہوں جب تم یہ ٹیپ لے جا کر اپنے چیف کو دوگی اور ساتھ ہی ٹرڈ مین کی بے مثال جدوجہد کی قصیدہ گوئی بھی کر دوگی اور پھر تعریفی سرٹیفکیٹ کی بجائے ٹیپ ہی واپس ٹرڈ مین کو وصول ہو جائے تو اس سے فائدہ" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ آخر کیوں۔ یہ ٹیپ بھری ہوئی ہے اور تم نے خود تصدیق کی

ہے کہ یہ سرداور کی آواز ہے"۔۔۔ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ تنویر کے چہرے پر بھی غصہ اور جھلاہٹ موجود تھی۔ جب کہ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر کے چہروں پر حیرت تھی۔ کیونکہ ان میں سے کسی کو بھی عمران کے عجیب وغریب اور پراسرار رویے کی سمجھ نہ آ رہی تھی۔

"سرداور کا نام تو آیا تھا۔ ٹرڈ مین نے تو سرداور کا نام سن کر ہی ٹیپ بند کر دیا تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر واقعی چند لمحوں بعد سرداور کا نام شوگرانی سائنسدان نے لیا اور اس کے ایک دو لمحوں بعد یک لخت آواز نکلنی بند ہو گئی۔ اب صرف خالی سرر سرر کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ ٹیپ تو چل رہا ہے۔ لیکن آواز نہیں آ رہی۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ آواز کیوں نہیں آ رہی"۔۔۔ ٹرڈ مین نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور وہ بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ مورس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس لئے کہ اس کے بعد یہ ٹیپ خالی ہے۔ ڈاکٹر جارج نے ٹرڈ مین سے اپنے ساتھی سائنسدانوں کی ہلاکت کا انتقام لیا ہے۔ اس مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں ٹیپ کو ریز کرنے یعنی آواز کو یک لخت صاف کر دینے کا سسٹم موجود ہے۔ چنانچہ جب ٹرڈ مین کی تسلی ہو گئی اور اس نے ڈاکٹر جارج کو ٹیپ بند کرنے کا کہا۔ اس نے ٹیپ بند کرنے کے ساتھ ساتھ اُسے ریز کرنے کا بٹن بھی دبا دیا۔ نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ اور جتنی گفتگو ٹیپ میں بچ گئی ہے۔ اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

اسی لئے تو کہہ رہا تھا کہ تعریفی سرٹیفکیٹ کی بجائے یہ خالی ٹیپ ہی واپس آجائے گا۔ اور ٹرڈ مین کو خواہ مخواہ شرمندگی اٹھانی پڑے گی"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ٹرڈ مین کا چہرہ یک لخت بجھ سا گیا۔

"یہ تفصیل آپ کو کیسے معلوم ہوئی۔ جب آپ وہاں گئے تو کیا ڈاکٹر جارج زندہ تھا"۔۔۔ ٹرڈ مین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ مر چکا تھا۔ میرے ساتھیوں سے بے شک پوچھ لو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک اور مائیکرو ٹیپ نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا۔

"یہ ہے وہ ٹیپ جس میں سرداور اور شوگرانی سائنسدان کی مکمل گفتگو موجود ہے۔ میں سنواتا ہوں تمہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹیپ ریکارڈر میں موجود پہلے والی ٹیپ نکال کر اُسے ٹرڈ مین کے سامنے رکھا اور پھر اپنے والی ٹیپ اس نے ٹیپ ریکارڈر میں ڈالی۔ اور اُسے آن کر دیا۔ دوسرے لمحے وہی گفتگو جو پہلے والی ٹیپ سے نکلی تھی ٹیپ ریکارڈر سے نکلنے لگی۔ اور وہاں موجود سب افراد دم سادھے یہ گفتگو سنتے رہے۔ پھر جب سرداور کا نام آیا تو ٹرڈ مین سمیت سب افراد بے اختیار چونک کر سیدھے ہو گئے۔ لیکن ٹیپ چلتی رہی۔ اور گفتگو باقاعدہ سنائی دیتی رہی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آخر یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ٹیپ آپ نے کہاں سے لی"۔۔۔ ٹرڈ مین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو بہرحال مشن مکمل کرنا تھا۔ اب میں تمہارے تحفے کے انتظار میں تو نہ بیٹھا رہتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ٹیپ سے گفتگو مسلسل سنائی دے رہی تھی۔

"تم نے ٹرومین کی ٹیپ کے ساتھ کوئی چکر تو نہیں کھیلا۔ کہ وہ سردادر کا نام آتے ہی بند ہوگئی ہو۔ تم سے ایسی شعبدہ بازی کچھ بعید نہیں"۔۔۔۔ تنویر نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ ایک دوسرا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر بھی یہاں موجود ہے۔ وہ لے آؤ۔ وہ عام سا ٹیپ ریکارڈر"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ٹائیگر خاموشی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ ٹیپ سے گفتگو مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ ٹرومین ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک عام اور سادہ سا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر پہلے والا ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔ لیکن اس میں سے ٹیپ نہ نکالی۔

"یہ اپنے والی ٹیپ تم خود اس ٹیپ ریکارڈر میں لگاؤ اور اسے آن کر دو"۔۔۔۔ عمران نے ٹرومین سے کہا اور ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر اپنے والا ٹیپ اٹھایا۔ اور اسے دوسرے ٹیپ ریکارڈر میں فٹ کر کے اُسے ریورس کرنے کے بعد آن کر دیا۔ دوسرے لمحے ٹیپ ریکارڈر سے سردادر کی آواز نکلنے لگی۔ آواز نکلتی رہی۔ لیکن جب سردادر کا نام آیا۔ اس کے چند لمحوں بعد واقعی ٹیپ سے آواز نکلنی بند ہوگئی۔ اور اس بار ٹرومین کا چہرہ دہشت سے تاریک پڑ گیا۔ کیونکہ اُسے اب

مکمل یقین آگیا تھا کہ جس ٹیپ کو اس نے اس قدر جدوجہد کے بعد حاصل کیا ہے۔ وہ واقعی خالی ہے۔

"او۔ کے عمران صاحب۔ میں شرمندہ ہوں۔ واقعی یہ ٹیپ خالی ہے۔ لیکن کیا اس ڈاکٹر جارج نے دو ٹیپیں رکھی ہوئی تھیں۔ یہ دوسری ٹیپ آپ کو کہاں سے ملی"۔۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔

"ٹیپ تو یہی تھی جو تم لے آئے تھے۔ اس کی کوئی کاپی وہاں موجود نہ تھی۔ میرے ساتھی تمہیں بتا سکتے ہیں کہ میں نے وہاں سے کوئی ٹیپ نہیں اٹھائی تھی۔ لیکن مسٹر ٹرومین میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ اتنی جلدی کسی پر اعتماد نہ کر لیا کرو۔ اب میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا تھا۔ اور یہ دوسری ٹیپ کہاں سے آگئی ہے۔ جب میں لیبارٹری پہنچا تو تم وہاں سے ٹیپ لے جا چکے تھے۔ اور وہاں لیبارٹری میں ایسا کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ جو مجھے تفصیلات بتاتا۔ لیکن یہ جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر وہاں میز پر پڑا تھا۔ میں نے اسے چیک کیا۔ اور پھر مجھ پر ایک عجیب انکشاف ہوا۔ کہ اس ٹیپ ریکارڈر کے ریزنگ ڈائل پر یہ کاشن موجود تھا کہ اس میں کسی ٹیپ کو آخری بار ریز کیا گیا ہے۔ اس میں ایک اور جدید سسٹم بھی موجود ہے۔ کہ جو ٹیپ ریز کی جاتی ہے وہ ریز ہونے سے پہلے اس کے اندر موجود میموری میں محفوظ ہو جاتی ہے۔ اس میموری ڈائل میں بھی یہ کاشن موجود تھا۔ کہ اس کے اندر کوئی چیز محفوظ کی گئی ہے۔ چنانچہ میرے ذہن میں ایک خیال آیا اور میں اس ٹیپ ریکارڈر کو اٹھا کر ساتھ لے آیا۔ یہاں پہنچ کر میں باہر نکلا تو تمہارے آدمی نگرانی پر موجود تھے۔ بہرحال

میں ایک الیکٹرونک کے ماہر کی جدید ورکشاپ پہنچا اور پھر وہاں مزید تجربات کرنے پر میرے خیال کی تصدیق ہو گئی۔ وہ ٹیپ جو آخری بار اس میں فٹ کی گئی تھی۔ اس کا بیشتر حصہ ریز کر دیا گیا تھا اس کے ساتھ ہی اس کی میموری میں مکمل ٹیپ بھی محفوظ تھی۔ جسے مشینوں کی مدد سے اس میموری سے دوبارہ اس ٹیپ میں منتقل کیا گیا۔ اس طرح یہ مکمل ٹیپ تیار ہو گئی۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ جو ٹیپ تم لے کر گئے ہو۔ اس کو ریز کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ باقی اندازہ میں نے خود لگا لیا کہ وہاں کیا ہوا ہو گا۔ وہ بوڑھا میز کے قریب گرا پڑا تھا۔ جب کہ باقی لاشیں میز سے دور پڑی ہوئی تھیں۔ تم نے یقیناً اس بوڑھے کو جس کا نام اب تم نے ڈاکٹر جارج بتایا ہے یہی کہا ہو گا کہ اگر وہ تم سے تعاون کرے تو تم اُسے زندہ چھوڑ دو گے۔ چنانچہ ڈاکٹر جارج نے ٹیپ کو محفوظ کر لینے کے ساتھ ساتھ تمہارا ٹیپ ریز کر کے اپنے ساتھیوں کی موت کا انتقام بھی لے لیا۔ اس نے سوچا ہو گا کہ جب تم مطمئن ہو کر ٹیپ لے کر چلے جاؤ گے تو وہ اس ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے دوسرا مکمل ٹیپ تیار کرے گا۔ مگر تم نے اُسے ہلاک کر دیا۔ اس طرح یہ ٹیپ اس ٹیپ ریکارڈر میں ہی محفوظ رہ گئی" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ اوہ۔ میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ وہ بوڑھا اس طرح کی حرکت کر رہا ہے۔ کاش مجھے اندازہ ہو جاتا تو مجھے آج شرمندگی نہ اٹھانی پڑتی۔ بہرحال عمران صاحب یہ ٹھیک ہے کہ میں مشن کے آخری لمحات میں مار کھا گیا ہوں۔ لیکن اس سے مجھے یہ سبق ضرور

مل گیا ہے۔ کہ ایسے سائنسی معاملات میں دوسروں پر کسی طور بھی اعتماد نہ کیا جائے" ——— ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تو تم جو کل تین چار گھنٹے غائب رہے تھے یہی کچھ کرتے رہے تھے۔ اس لئے تم مطمئن تھے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب کیا کروں۔ تمہیں تو بہرحال تنخواہیں مل جاتی ہیں۔ میں اگر خالی ٹیپ لے جاتا تو مجھے تمہارا چیف وہ چھوٹا سا چیک بھی دینے سے انکار کر دیتا۔ اس لئے روزی کی خاطر بہت کچھ کرنا پڑتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہاری سائنس کی ڈگریاں تمہارے کام آ جاتی ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے تو تمہارا اطمینان دیکھ کر ہی غصہ آ رہا تھا کہ مشن مکمل ہوا نہیں اور تم اس طرح مطمئن ہو جیسے سب کچھ مکمل ہو چکا ہو" ——— تنویر نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

" یہی بات مجھے لکھ کر دے دو۔ تو میرا بھی بھلا ہو جائے گا۔ کم از کم میں آغا سلیمان پاشا کو تو بتا سکتا ہوں کہ سائنس کی تعلیم اور ڈگریاں بھی کسی کام آ سکتی ہیں۔ وہ مجھے ہر وقت طعنے دیتا رہتا ہے کہ سائنس میں ڈگریاں لے کر میں نے صرف وقت ضائع کیا ہے" عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اوکے عمران صاحب۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو شاباش دیتا رہا کہ میں نے آپ سے پہلے میدان مار لیا ہے۔ یہ بات تو اب سمجھ آئی ہے کہ میں چاہے دس بار مزید پیدا

ہو جاؤں تب بھی آپ کا مقابلہ بہرحال نہیں کر سکتا" ـــــ ٹرومین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ٹرومین۔ تم نے پاکیشیا کے مفاد میں جس پرخلوص انداز میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان خطرے میں ڈال کر بے مثال جدوجہد کی ہے۔ اور پھر جس طرح تم نے یہ ٹیپ لاکر میرے سامنے رکھ دی تھی۔ اس سے میرے دل میں تمہاری عزت پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور میں اس کے لئے تمہارا ذاتی طور پر بھی مشکور ہوں۔ بیٹھو۔ دوپہر کا کھانا ہم اکٹھے کھائیں گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران کی اس تعریف سے ٹرومین کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"باس۔ آج واقعی مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں دنیا کے عظیم ترین انسان سے ملا ہوں۔ حالانکہ جب آپ عمران صاحب کی تعریفیں کرتے تھے تو مجھے حقیقتاً دل ہی دل میں غصہ آتا تھا۔ کہ آپ خواہ مخواہ عمران صاحب کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ آج مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ عمران صاحب واقعی ہیں ہی تعریف کے قابل" ـــــ مورس نے کہا۔

"سن لیا مس جولیا نافٹزواٹر۔ سارے زمانے میں ہماری دھوم ہے۔ مگر تم نے کبھی جھوٹے منہ بھی تعریف نہیں کی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش۔ تم ......" جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہنا شروع کیا مگر پھر فقرہ ادھورا چھوڑ کر وہ اٹھی اور تیزی سے مڑ کر دروازے

کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے۔ تنویر کچھ نہیں کہے گا۔ کہہ دو آج جو کچھ کہنا ہے۔ کیوں تنویر ......" عمران نے اونچی آواز میں دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی جولیا سے کہا اور پھر تنویر سے مخاطب ہو گیا۔

"جولیا کا مطلب تھا کہ کاش تم تعریف کے قابل ہوتے" ـــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اور تنویر کے اس بے ساختہ اور خوب صورت جواب کی وجہ سے ان قہقہوں میں عمران کی بے ساختہ ہنسی بھی شامل تھی۔

ختم شد

افریقہ کے گھنے جنگلات میں مکمل ہونے والا دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر
—— عمران سیریز میں ایک یادگار اضافہ ——

بلیک فیس

مصنف —— مظہر کلیم ایم اے

بلیک فیس —— یہودیوں کی خفیہ بین الاقوامی تنظیم —— جس نے پُراسرار طور پر پاکیشیا میں اہم مشن مکمل کرنا چاہا۔ لیکن —— ؟

بلیک فیس —— جس کا ہیڈکوارٹر افریقہ کے انتہائی گھنے اور خوفناک جنگلوں میں تھا —— جہاں وحشی قبائل اور خونخوار درندوں کی کثرت تھی۔

بلیک فیس —— جس کے خلاف کارروائی کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو خونخوار اور وحشی قبائلیوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔

بلیک فیس —— جس کے ہیڈکوارٹر کے نیچے دنیا کے انتہائی خوفناک کاسمک میزائلوں کی لیبارٹری تھی —— لیکن عمران نے ہیڈکوارٹر اور لیبارٹری کی تباہی کے لئے کام کرنے سے انکار کر دیا —— کیوں —— ؟

انتھونی —— بلیک فیس کا ایک ایسا ایجنٹ —— جو ذہانت اور کارکردگی میں عمران سے بھی دو قدم آگے تھا اور عمران کو بھی اُسے ہر لحاظ سے برتر تسلیم کرنا پڑا —— کیا واقعی وہ ایجنٹ ایسا تھا —— یا —— ؟

بلیک فیس —— جس کے ہیڈکوارٹر میں داخلہ اس حد تک ناممکن تھا کہ عمران کو بھی ناکامی کا اعلان کرنا پڑا —— کیوں اور کیسے —— ؟

جوزف —— افریقہ کے گھنے اور خوفناک جنگلات میں جوزف کی حیرت انگیز صلاحیتیں اور کارکردگی۔

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھی جنگل میں اندھی موت کا شکار ہو گئے —— کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کا مدفن افریقہ کا جنگل بنا —— یا —— ؟

بلیک فیس —— انتھونی اور عمران کے درمیان ہونے والے مقابلے میں آخری فتح کسے حاصل ہوئی —— ؟

انتہائی دلچسپ منفرد اور انوکھے واقعات سے بھرپور —— تیز اور خوفناک ایکشن کے ساتھ ساتھ بے پناہ اور جان لیوا سسپنس

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں فورسٹارز سلسلے کا نیا اور منفرد ناول

مکروہ جُرم

مصنف :- مظہر کلیم ایم۔ اے

- ۔ جعلی اور نقلی ادویات —— جس سے ہزاروں لاکھوں بے گناہ مریض تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیتے ہیں۔
- ۔ جعلی اور نقلی ادویات —— جو ایسا مکروہ جُرم ہے جسے کوئی بھی معاشرہ کسی صورت بھی قبول نہیں کر سکتا۔
- ۔ مکروہ جُرم —— جس کے خلاف فورسٹارز اپنی پوری قوت سے میدان میں نکل آتے۔
- ۔ جعلی اور نقلی ادویات —— جس کا جال پورے ملک میں پھیلا ہوا تھا اور کھلے عام جعلی اور نقلی ادویات فروخت کی جا رہی تھیں۔
- ۔ مکروہ جُرم —— جس کا پھیلاؤ دیکھ کر عمران اور فورسٹارز بھی حیران رہ گئے —— کیا یہ سب کچھ حکومتی سرپرستی میں ہو رہا تھا —— ؟
- ۔ ایسے مجُرم —— جو بظاہر انتہائی معزز تھے لیکن دراصل وہ مکروہ اور انتہائی قابلِ نفرت مجُرم تھے۔
- ۔ وہ لمحہ —— جب سب سے بڑے مجُرم کے خلاف قدرت کا قانونِ مکافاتِ عمل حرکت میں آ گیا —— پھر کیا ہوا —— انتہائی حیرت انگیز اور عبرت ناک نتیجہ —— ؟
- ۔ وہ لمحہ —— جب فورسٹارز نے سوپر فیاض کو بھی اس مکروہ جُرم کے مجرموں کے ساتھ اغوا کرا لیا اور پھر موت کے بے رحم پنجے سوپر فیاض کی طرف بڑھنے لگے —— کیا سوپر فیاض بھی اس جُرم میں شریک تھا —— کیا وہ بھی ہلاک ہو گیا —— یا —— ؟
- ۔ سماجی بُرائی کے اس قابلِ نفرت جال کو فورسٹارز نے کس طرح توڑا —— توڑ بھی سکے یا نہیں —— ؟
- ۔ انتہائی خونریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا۔

- —— تیز اور مسلسل ایکشن
- —— لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات
- —— اعصاب شکن سسپنس

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ڈائمنڈ پاوڈر

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

ڈائمنڈ پاوڈر ایسا پاوڈر جس کے چند ذرّوں سے انتہائی قیمتی ترین ہیرے تیار کئے جا سکتے تھے۔

ڈائمنڈ پاوڈر جس کے چند ذرّوں سے بنائے گئے ہیروں نے قیمتی پتھروں کی بین الاقوامی مارکیٹ میں طوفان برپا کر دیا۔

ڈائمنڈ پاوڈر جس سے بھرے ہوئے ڈبے کے حصول کے لئے انتہائی خوفناک اور طاقتور ریڈ سنڈیکیٹ میدان میں اُتر آیا۔

ڈائمنڈ پاوڈر جس کے حصول کے لئے عمران بھی میدان عمل میں کود پڑا۔ کیوں — ؟ کیا عمران کا مقصد دولت کا حصول تھا۔ یا؟

ریڈ سنڈیکیٹ انتہائی خوفناک اور طاقتور مجرموں کا سنڈیکیٹ — جس کے خوف سے عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت مجبوراً واپس اپنے ملک فرار ہونا پڑا۔ کیا عمران اس کا مقابلہ نہ کرسکتا تھا — ؟

ریڈ سنڈیکیٹ جس نے آخر کار ڈائمنڈ پاوڈر حاصل کرلیا۔ لیکن کیا ریڈ سنڈیکیٹ اپنا اصل مقصد حاصل کرسکا۔ کیا ڈائمنڈ پاوڈر سے ہیرے بنائے جا سکے یا نہیں۔ ؟

ریڈ سنڈیکیٹ جو ڈائمنڈ پاوڈر حاصل کرلینے کے باوجود اس سے فائدہ نہ اٹھا سکا — کیوں — ؟

- وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں پورا ریڈ سنڈیکیٹ تباہ ہوگیا — کیسے اور کیوں — ؟
- وہ لمحہ — جب ریڈ سنڈیکیٹ کو تباہ کر دینے کے باوجود ڈائمنڈ پاوڈر نقلی ثابت ہوا — کیا عمران بھی دھوکہ کھا گیا — یا — ؟

انتہائی دلچسپ، تحیر انگیز اور جان لیوا ہنگاموں سے پُر منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں عالمی سطح پر ہونے والی پس پردہ جدوجہد کی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ٹریٹی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ٹریٹی — اقوام متحدہ کے تحت ایک ایسی کمیٹی جس کی وجہ سے ایکریمیا نے پوری دنیا کے مسلم بلاک کو عالمی سطح پر ابھرنے اور اتحاد کرنے سے روک رکھا تھا۔

ٹریٹی — جو اقوام متحدہ کے تحت ملکوں کے آپس میں ہونے والے اہم معاہدوں کو منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔

ٹریٹی — جس کی صدارت پر ایکریمیا کا مستقل قبضہ تھا جسے مسلم بلاک نے ختم کرنے کا منصوبہ بنایا۔

ٹریٹی — جس کی صدارت پر قبضہ برقرار رکھنے کیلئے عالمی سطح پر انتہائی خوفناک اور بھیانک پس پردہ سازشیں شروع ہو گئیں۔

ٹریٹی — جس کی صدارت ایکریمیا نے ایک چھوٹے سے افریقی ملک کو دلا دی اور اس طرح اس پر اپنا بلاواسطہ قبضہ برقرار رکھا — لیکن اس چھوٹے افریقی ملک نے ایکریمیا کے غلبے کے خلاف بغاوت کر دی — کیوں اور کیسے — ؟

ٹریٹی — جس کی صدارت پر ایکریمی قبضے کو روکنے اور مسلم بلاک کے عالمی اتحاد کی خاطر عمران اور پاکیشیا سروس میدان میں کود پڑی اور پھر ایکریمیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ایک ناقابل یقین اور خوفناک طویل جدوجہد کا آغاز ہو گیا۔ انجام کیا ہوا — ؟

سرگشاکا — ایک چھوٹے سے افریقی ملک کے چیف سیکرٹری — جو عالمی سطح پر ایکریمیا اور مسلم بلاک دونوں کے لئے مرکزی اہمیت اختیار کر گئے — کیوں — ؟

سرگشاکا — جن کی حفاظت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنے ذمے لے لی جبکہ ان کو زندہ یا مردہ اپنی تحویل میں لینے کے لئے ایکریمیا نے اپنی تمام طاقت میدان عمل میں جھونک دی۔

ٹریٹی — جس پر قبضہ کیلئے سر سلطان پر حملہ کیا گیا اور سر سلطان کی موت یقینی بنا دی گئی — کیا سر سلطان ہلاک ہو گئے — ؟

نارذوک — ایکریمیا کا ایک ایسا ایجنٹ جو ایکریمی حکام کی نظروں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا صحیح مدمقابل ثابت ہو سکتا تھا۔ کیا نارذوک عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل کامیاب رہا۔ یا — ؟

- پس پردہ ہونے والی انتہائی خوفناک اور بھیانک عالمی سازشوں کی تفصیل۔
- عالمی سطح پر ہونے والی ایک ایسی جدوجہد — جس پر پوری دنیا کے مستقبل کا انحصار تھا۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور قطعی منفرد ناول

مثالی دُنیا

مُصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

مثالی دنیا ـــ کائنات سے بالاتر ایک ایسی دنیا جو اسرار و تحیر کے دھندلکوں میں لپٹی ہوئی ہے ۔

مثالی دنیا ـــ جہاں کرہ ارض کی طرح زمان و مکان کی کوئی قید نہیں ہے ۔ انتہائی پُراسرار، دلچسپ، انوکھی اور منفرد دنیا ۔

مثالی دنیا ـــ جہاں پہنچنے کے لئے روسیاہ کی یونیورسٹی کے پروفیسر یونوکوف نے ایک انتہائی آسان طریقہ دریافت کر لیا ـــ ایسا طریقہ کہ کرہ ارض کا ہر آدمی وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا ۔

پروفیسر نورس ـــ جس نے یہ طریقہ چوری کر لیا اور پھر اس نے علی الاعلان مثالی دنیا میں آمد و رفت شروع کر دی ۔

فاسٹ کلرز ـــ پیشہ ور قاتلوں کا ایک ایسا گروہ جس نے یہ طریقہ حاصل کرنے کے لئے پروفیسر نورس کو ہلاک کر دیا ـــ مگر اس طریقے کے حصول کی بنا پر انہیں بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑا ۔

ڈاکٹر رونالڈ ـــ جس نے مثالی دنیا سے ایک خاتون کو کرہ ارض پر آنے پر مجبور کر دیا ـــ یہ خاتون کون تھی ـــ ؟ کس طرح کی تھی ـــ ؟ اور ڈاکٹر رونالڈ اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا ـــ انتہائی پُراسرار اور حیرت انگیز سچوایشن ۔

پروفیسر ارنسٹائن ـــ ایک یہودی ماہر روحانیات ـــ جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کی بنا پر پوری دنیا سے مسلمانوں کے خاتمے اور یہودی سلطنت کے قیام کا منصوبہ بنایا اور پھر اس پر عمل شروع کر دیا ـــ کیا وہ اپنے اس بھیانک منصوبے میں کامیاب ہوا ـــ یا ـــ ؟

نوفرتیت ـــ مثالی دنیا سے آنے والی ایک دوشیزہ ـــ جو اچانک عمران کے فلیٹ پر پہنچی اور اس سے امداد کی خواہش کی اور پھر اچانک ہی فضا میں تحلیل ہو گئی ـــ وہ کون تھی ـــ ؟

عمران ـــ جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کو حاصل کرنا چاہا تو اسے لمحہ بہ لمحہ موت کے خلاف جنگ لڑنی پڑی ۔

وہ لمحہ جب عمران کو اس طریقے کی وجہ سے ایکسٹو کی حیثیت ظاہر ہونے کا یقینی خطرہ پیش آ گیا ـــ کیا واقعی ایکسٹو کی اصلیت سیکرٹ سروس پر ظاہر ہو گئی ـــ ؟

مثالی دنیا ـــ میں پہنچنے کا پروفیسر یونوکوف کا دریافت کردہ طریقہ کیا تھا ـــ کیا عمران اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا یا نہیں ؟

انتہائی تحیر خیز، قطعی انوکھی اور منفرد کہانی ـــ ایک ایسی کہانی جو روحانی اسرار و رموز اور جاسوسی ایکشن و سسپنس کا حسین امتزاج ہے ۔

یوسف برادرز ـ پاک گیٹ ملتان

عمران فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

زگ زیگ مشن

مصنف — مظہر کلیم ایم۔اے

- اسلامی ملک مراسک میں ہونے والی اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کیلئے دنیا کے خوفناک دہشت گرد گروپ کی خدمات حاصل کرلی گئیں۔
- کانفرنس ہال کو میزائلوں سے اڑانے اور وفد کو گولیوں سے چھلنی کر دینے کی خوفناک دھمکیاں۔
- اسلامی سکیورٹی کونسل کا کرنل فریدی کانفرنس ہال کی حفاظت اور دہشت گرد گروپ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے میدان میں کود پڑا۔
- علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے دہشت گرد گروپ کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے اور اس کے سربراہ کی ہلاکت کا اعلان کر دیا۔
- اری زونا کے خوفناک جنگلوں میں واقع دہشت گرد گروپ کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے کیلئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سرتوڑ کوششیں۔
- خوفناک جنگلوں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ دہشت گردوں کے انتہائی جان لیوا ایسے مقابلے جن کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا۔
- وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھی اری زونا کے جنگلوں میں دہشت گردوں کے گھیرے میں آکر بے بس ہو گئے۔
- کیا عمران اور اس کے ساتھی دہشت گردوں کے سربراہ اور اس کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکے یا خود بھی بھیانک موت کا شکار ہو گئے —؟
- مراسک میں کانفرنس ہال کو تباہ کرنے کیلئے دہشت گردوں کی خوفناک سازشیں — ایسی سازشیں کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ان سازشوں کے مقابل بے بس ہو کر رہ گئے۔
- وہ لمحہ — جب عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کرنل فریدی۔ اس کی زیرو فورس اور مراسک کی فوجی سکیورٹی سب دہشت گردوں کے مقابل آگئے لیکن دہشت گرد اپنے خوفناک مقاصد میں کامیاب ہوتے چلے گئے۔ کیوں اور کیسے —؟
- وہ لمحہ — جب دہشت گرد اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور کرنل فریدی اور علی عمران دونوں اس خوفناک تباہی کو روکنے پر قادر نہ رہے۔
- آخری لمحات تک ہونے والی انتہائی اعصاب شکن اور جان لیوا جدوجہد کہ سانس لینا بھی دشوار ہو گیا۔ اعصاب شکن سسپنس اور تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ایک ایسی کہانی جو ہر لحاظ سے یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان